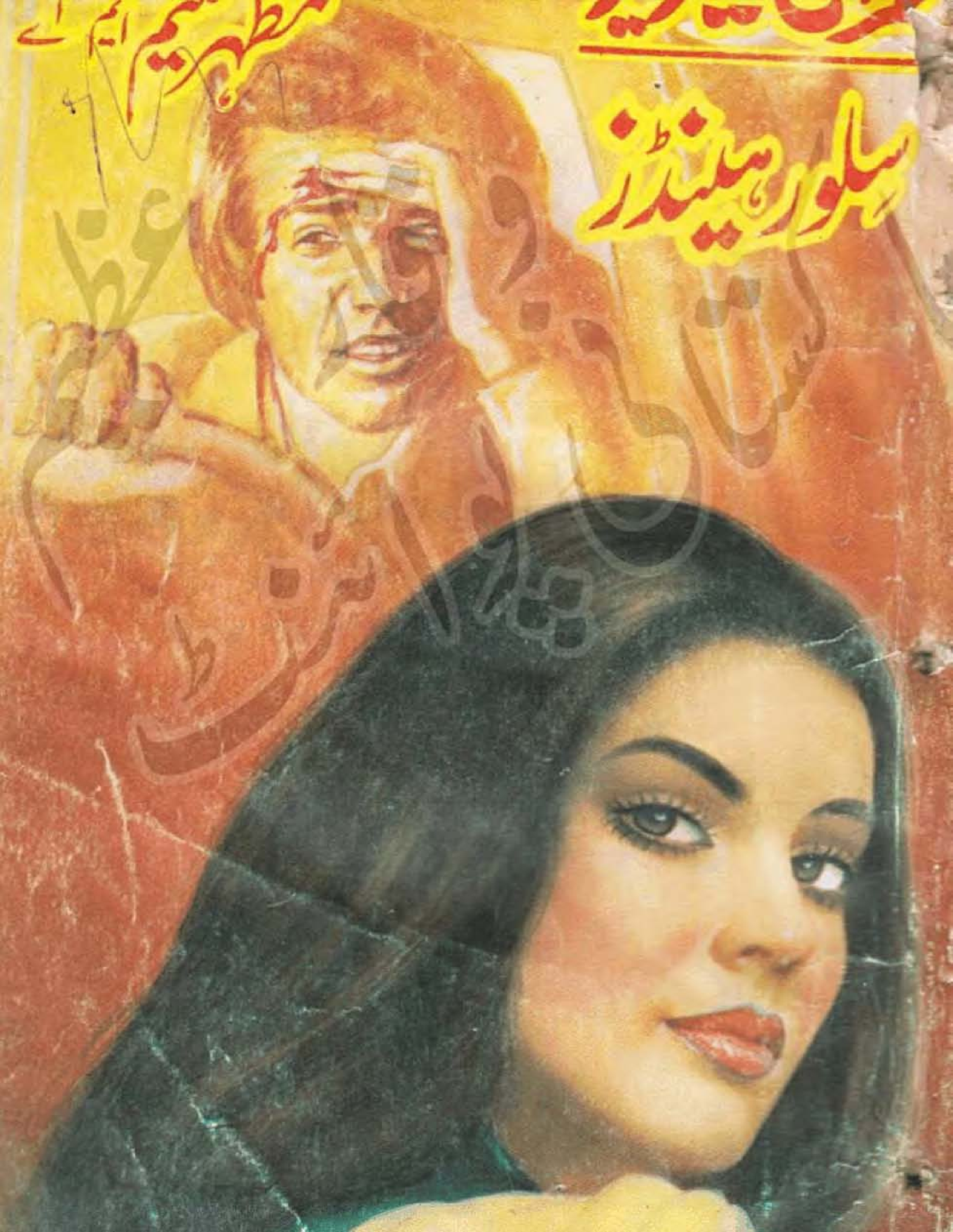
سلور ہینڈز
مظہر کلیم ایم اے

کردیتے ہیں اور جو مجرم پہلے ہی خوفزدہ ہو جائیں وہ بیچارے عمران سے کیا مقابلہ کریں گے اس لئے آپ ایسے نڈر مجرم کیوں سامنے نہیں لاتے جو عمران کی ٹکر کے ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ایک ناول کا پلاٹ بھی لکھ کر بھیجا ہے جس میں پاکیشیا کے ایک دوست ملک کے صدر کو مجرم قتل کر کے اس کی جگہ لے لیتے ہیں وغیرہ وغیرہ "۔

عثمان یوسف صاحب! آپ نے واقعی خط لکھنے میں بے حد محنت کی ہے میں اس محنت کے لئے آپ کا مشکور ہوں۔ محنت کرنا ایک اچھی عادت ہے اور اس عادت کو برقرار رہنا چاہیئے کیونکہ زندگی کے ہر میدان میں کامیابی کا دارومدار محنت پر ہی ہوتا ہے باقی رہی بات عمران کے رعب اور دبدبے اور مجرموں کے خوفزدہ ہونے کی، تو آپ نے نتیجہ ایک دوسرے زاویے سے نکالا ہے۔ مجرم عمران کی صلاحیتوں کا علم کر کے خوفزدہ نہیں ہوتے بلکہ وہ مزید محتاط اور فعال ہو جاتے ہیں۔ ویسے بھی اگر مخالف کی صلاحیتوں کا پہلے سے علم ہو جائے تو آدمی بے خبری میں نہیں مارا جاتا۔ آپ نے کسی ناول میں بھی نہ پڑھا ہوگا کہ مجرم خوفزدہ ہو کر مشن مکمل کرنے کی کوشش کئے بغیر ہی بھاگ گئے ہوں۔ باقی رہا آپ کے ناول کا پلاٹ! تو محترم اگر ایسا ممکن ہوتا کہ کسی ملک کے صدر کو قتل کر کے اس کی جگہ مجرم اپنے آدمی لے آئیں تو پھر اب تک پوری دنیا پر مجرموں کی ہی حکومت ہوتی۔ انہیں لمبے چوڑے پلان بنانے، بے پناہ بھاگ دوڑ کرنے۔ اپنے آدمی مروانے کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ ویسے پلیز! آپ یہ آسان سا نسخہ مجرموں تک نہ پہنچا دیجیے گا ورنہ ——"

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی جولیا نے چونک کر ہاتھ میں موجود اخبار ایک طرف رکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا سپیکنگ" —— جولیا کا لہجہ بے حد خوشگوار تھا کیونکہ صبح صبح وہ ابھی چائے پی کر اخبار پڑھنے میں مصروف تھی اور یہ ایسا وقت ہوتا ہے جب جولیا کا ذہن بالکل فریش ہوتا ہے۔

"ایکسٹو" —— دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی اور جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"یس سر" —— جولیا نے اس بار مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"آج شام شیرٹن ہوٹل کے ہال میں ایک فیشن شو ہو رہا ہے —— تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی سیٹیں بک ہو چکی ہیں" —— ایکسٹو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ لیکن جولیا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی انہونی ہونی ہو گئی ہو۔ ایکسٹو اور انہیں نہ صرف فیشن شو میں بھیج رہا تھا بلکہ اس نے

خود ہی سیٹیں بھی بک کرالی تھیں۔

"یس سر! ـــــ ہم نے وہاں کسے چیک کرنا ہے" ـــــ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ اس کے ذہن میں فوری طور پر یہی خیال آیا تھا کہ لازماً اس فیشن شو میں کوئی مجرم بھی شرکت کر رہا ہوگا اس لئے انہیں بھیجا جا رہا ہے۔

"کسی کو چیک نہیں کرنا ـــــ فیشن شو دیکھنا ہے تم لوگوں نے، اور بس" ـــــ ایکسٹو نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ ـــــ مم ـــــ مم ـــــ مگر سر ـــــ" جولیا کی زبان سے بے پناہ حیرت کی وجہ سے الفاظ ہی نہ نکل سکے۔

یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز بات تھی کہ ایکسٹو جیسا آدمی انہیں صرف فیشن شو دیکھنے کے لئے بھیج رہا تھا۔

"میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں ـــــ میں نے محسوس کیا ہے کہ جب کوئی کیس نہیں ہوتا تو تم لوگ اپنے اپنے فلیٹوں میں گھسے رہتے ہو ـــــ یا پھر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے رہتے ہو ـــــ حالانکہ ایسا ہونا نہیں چاہئے ـــــ سیکرٹ سروس کے ارکان کو بھرپور معاشرتی اور سماجی زندگی گذارنی چاہئے تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ تجربات حاصل ہو سکیں ـــــ کتابوں کے مطالعے سے زیادہ انسانوں کا مطالعہ تم لوگوں کے لئے فائدہ مند رہے گا ـــــ گڈ بائی" ـــــ ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جولیا چند لمحے تو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اور منہ سیٹی بجانے کے سے انداز میں کھولے رسیور پکڑے بیٹھی رہ گئی۔

ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ یہ فون ایکسٹو کا نہیں ہو سکتا۔ لیکن پھر

اس نے خیال بدل دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دل میں خود بخود بے پناہ مسرت کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ اسے ایکسٹو پہلے سے زیادہ عظیم نظر آنے لگا جو اپنے ماتحتوں کا ہر پہلو سے خیال رکھتا ہے۔ اس نے کریڈل دبا کر جلدی جلدی صفدر کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"صفدر سپیکنگ" ـــــ چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں ـــــ کیا ہو رہا ہے" ـــــ جولیا کا موڈ واقعی بے پناہ خوشگوار ہو گیا تھا۔

"اوہ مس جولیا! ـــــ ہونا کیا ہے ـــــ ابھی ناشتہ کیا ہے اور اب ایک کتاب پڑھ رہا ہوں" ـــــ صفدر کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ابھی چیف باس کا فون آیا ہے" ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ تو کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے" ـــــ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں ـــــ بلکہ ایکسٹو نے ہمیں معاشرتی اور سماجی زندگی میں بھرپور طور پر حصہ لینے کا حکم دیا ہے" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب مس جولیا! ـــــ یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں ـــــ؟ میں سمجھا نہیں" ـــــ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں بھی پہلے نہیں سمجھی تھی ـــــ ایکسٹو نے فون کر کے کہا ہے کہ آج شام کو شیرٹن ہوٹل کے ہال میں فیشن شو منعقد ہو رہا ہے ـــــ اور سیکرٹ سروس کے ارکان کے لئے سیٹیں بک ہو چکی ہیں" ـــــ جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ! ـــــ تو پھر واقعی کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے" ـــــ صفدر

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ——— میں بتا تو رہی ہوں کہ پہلے میں بھی یہی سمجھی تھی چنانچہ میں نے پوچھا کہ وہاں کسے چیک کرنا ہے ——— تو معلوم ہے چیف باس نے کیا جواب دیا" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ تو پہیلیاں بجھوا رہی ہیں" ——— صفدر نے جواب دیا اور جولیا کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"واقعی یہ پہیلی ہے ——— ایکسٹو نے جواب دیا کہ ہم نے صرف اور صرف فیشن شو دیکھنا ہے اور بس" ——— جولیا نے جواب دیا وہ تصور ہی تصور میں صفدر کی حالت سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"میں نہیں مانتا ——— بغیر کسی چکر کے وہ ہمیں صرف فیشن شو دیکھنے کبھی نہیں بھیج سکتا" ——— صفدر نے کہا۔

"نہیں ——— اس بار واقعی ایسا نہیں ہے ——— چیف باس نے کہا ہے کہ اس نے محسوس کیا ہے کہ جب کوئی کیس سیکرٹ سروس کے پاس نہ ہو تو وہ اپنے فلیٹوں میں بند ہو جاتے ہیں ——— یا آپس میں باتیں کرتے رہتے ہیں ——— حالانکہ انہیں بھرپور معاشرتی اور سماجی زندگی گذارنی چاہیئے ——— اس طرح زندگی کے تجربات حاصل ہوتے ہیں ——— ایکسٹو نے کہا ہے کہ کتابوں کے مطالعے سے زیادہ انسانوں کا مطالعہ ہم لوگوں کے لئے فائدہ مند رہے گا" ——— جولیا نے ایکسٹو کی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ——— حیرت ہے ——— یہ آج سورج کہیں مغرب سے تو طلوع نہیں ہو گیا" ——— صفدر کے لہجے میں یقین نہ کرنے والے

تاثرات واضح طور پر موجود تھے۔ اور جولیا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"ہے نا حیرت انگیز بات ——— ویسے ایک بات ہے صفدر! چیف باس کتنا عظیم ہے کہ اسے ہماری زندگی کے ہر پہلو کا خیال رہتا ہے" ——— جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واقعی مس جولیا! ——— لیکن سچی بات یہ ہے کہ مجھے اب تک اس بات کا یقین نہیں آ رہا کہ ایکسٹو بغیر کسی کیس کے ہمیں صرف فیشن شو دیکھنے بھیج رہا ہو" ——— صفدر نے کہا۔

"اسے جھوٹ بولنے کی آخر ضرورت ہی کیا ہے" ——— جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ہاں! ——— واقعی اگر کوئی بات ہوتی تو وہ کیوں چھپاتا۔ بہرحال ٹھیک ہے ——— میرے خیال میں بڑا عرصہ ہو گیا ہے کہ ہم اس قسم کی تفریحات سے یکسر کٹے ہوئے تھے ——— آج واقعی لطف آئے گا ——— اب پروگرام کیا ہے" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پروگرام تو اب بنانا ہے ہم نے ——— تم ایسا کرو کہ سب کو فون کر کے اکٹھا کرو اور میرے پاس آ جاؤ ——— یہاں بیٹھ کر باقاعدہ پروگرام بنا لیں گے ——— آج کا لنچ میری طرف سے ہو گا" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— ویری گڈ مس جولیا! ——— یہ واقعی بہترین آفر ہے لیکن ایک شرط ہے کہ آج آپ ہمیں خود اپنے ہاتھوں سے پکا کر لنچ کھلائیں گی ——— اور وہ بھی سویٹ ڈشز کا لنچ" ——— صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ اتنی جلدی ۔۔۔ اس کے لئے تو بازار سے سامان خریدنا ہوگا" جولیا نے کہا۔

"کوئی بات نہیں ۔۔۔ ہم لنچ لیٹ کرلیں گے ۔۔۔ ویسے آپ سامان مجھے لکھا دیں۔ میں بازار سے لیتا آؤں گا ۔۔۔ اور پھر ہم آپ کے اسسٹنٹ باورچی بن جائیں گے ۔۔۔ ہدایات آپ دیں گی۔ پکائیں گے ہم" ۔۔۔ صفدر بھی پوری طرح موڈ میں تھا۔

"اوہ نہیں ۔۔۔ سامان میں لے آؤں گی ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔ آج ایسے ہی سہی" ۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ عمران کو بھی بلانا ہے" ۔۔۔؟ صفدر نے اچانک ایک خیال آتے ہی پوچھا۔

"ہاں ہاں بلا ۔۔۔ کیوں نہیں" ۔۔۔ جولیا نے فوراً جواب دیا۔

"لیکن یہ معلوم نہیں کہ ایکسٹو نے اس کی سیٹ بک کرائی ہے یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آخری لمحات میں پتہ چلے کہ اس کی سیٹ ہی بک نہیں ہوئی ۔۔۔ تو پھر سارا مزہ ہی کرکرا ہو جائے گا" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ۔۔۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں ۔۔۔ آخر وہ ہمارا ساتھی ہے ۔۔۔ اگر ایکسٹو نے نہیں بھی کرائی ہوگی تو اب کرا دیگا۔ اس کے لئے سیٹ بک کرانا کونسا مشکل ہے" ۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"ویسے تو عمران خود ایسے کاموں میں ماہر ہے ۔۔۔ لیکن پھر بھی کچھ اچھا نہیں لگتا کہ وہ اپنے لئے خود سیٹ بک کراتا پھرے" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو ۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا ۔۔۔ تم سب ساتھیوں کو لے کر ایک گھنٹے بعد پہنچ جاؤ ۔۔۔ میں اس دوران سٹور سے سامان لے آؤں گی" ۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر خدا حافظ کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے دل میں واقعی بے پناہ مسرت کی لہریں سی اٹھ رہی تھیں وہ چند لمحے بیٹھی سوچتی رہی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ پہلے عمران کو فون کرے یا ایکسٹو سے پوچھ لے۔

آخر اس نے فیصلہ کیا کہ پہلے ایکسٹو سے بات کرلی جائے۔ چنانچہ اس نے رسیور اٹھایا اور ایکسٹو کے مخصوص نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔

"جولیا بول رہی ہوں باس ۔۔۔ میں نے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا ہے کہ کیا آپ نے ہمارے ساتھ عمران کی سیٹ بھی بک کرا دی ہے یا نہیں" ۔۔۔ جولیا نے بڑے محتاط لفظوں میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے سیکرٹ سروس کے ارکان کی سیٹیں بک کرائی ہیں ۔۔۔ عمران سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے ۔۔۔ ویسے وہ اپنے طور پر تم لوگوں کے ساتھ جانا چاہتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" ۔۔۔ ایکسٹو نے سرد لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے عمران کے معاملے میں ایکسٹو کی سرد مہری سے ہمیشہ شکوہ رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ وہ ایکسٹو کو کچھ کہہ نہ سکتی تھی ۔ اس لئے ہمیشہ خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتی تھی بہرحال اتنا معلوم ہو گیا کہ عمران کی سیٹ بک نہیں ہے۔ اس نے کریڈل دبا کر

انکوائری سے شیرٹن ہوٹل کے نمبر معلوم کئے اور پھر شیرٹن ہوٹل کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔۔ شیرٹن ہوٹل" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کاروباری سے لہجے میں جواب ملا۔

"میں رات کے فیشن شو کے لئے ایک سیٹ بک کرانا چاہتی ہوں۔ سپیشل انکلوژر میں" ۔۔۔ جولیا نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری محترمہ! ۔۔۔ آپ نے بہت لیٹ فون کیا ہے۔ فیشن شو کی تمام سیٹیں ایک ہفتہ پہلے ہی بک ہو چکی ہیں ۔۔۔ ہم معذرت خواہ ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا جولیا نے رسیور رکھا اور بیٹھی ہونٹ کاٹتی رہی۔ پھر اس نے کچھ سوچتے ہوئے جلدی سے دوبارہ رسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ارے بھائی ناشتہ تو کر لینے دو ۔۔۔ بڑی مشکل سے باورچی صاحب کی منتیں کر کے ناشتہ ملتا ہے" ۔۔۔ اور اب آپ فون کر کے اسے بھی ٹھنڈا کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی بھنائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں جولیا بول رہی ہوں" ۔۔۔ جولیا نے ہونٹ دباتے ہوئے کہا۔

"تولیہ ۔۔۔ کمال ہے ۔۔۔ اب بولنے والے تولیئے بھی بن گئے ہیں ۔۔۔ چلو اچھا ہے۔ ورنہ ہوٹل میں لٹکے ہوئے تولیئے سے ایک ہزار آدمی ہاتھ صاف کرتے رہتے ہیں ۔۔۔ اور تولیئے کی شکل بگڑتی رہتی ہے لیکن وہ بیچارہ بول ہی نہ سکتا تھا ۔۔۔ اب کم از کم گالیاں

تو دیتا رہے گا ۔۔۔ ویسے میں ناشتے کے بعد ٹشو پیپر سے ہاتھ پونچھ لیتا ہوں ۔۔۔ اس لئے اگر کوئی بولنے والا ٹشو مل جائے تو مجھے بھجوا دینا باتیں ہی کریں گے" ۔۔۔ عمران کی زبان ظاہر ہے چل پڑے تو بریک آسانی سے نہ لگتی تھی۔

"تم نے بکواس کر لی ۔۔۔ اب ناشتہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا" ۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ناشتہ اور ٹھنڈا ۔۔۔ لاحول ولا ۔۔۔ کیا بدذوقی کی بات ہے۔ ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے تو وہ ناشتہ کی بجائے بدناشتہ ہو جاتا ہے ۔۔۔ یا سلیس لفظوں میں اسے ینخاشتہ بھی کہہ سکتے ہیں ۔۔۔ ویسے آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں ناشتہ کرتا ہی نہیں ۔۔۔ بلکہ ناشتہ مجھے کرتا ہے ۔۔۔ اس لئے وہ بے چارہ مجھے ٹھنڈا نہیں ہونے دیتا ۔۔۔ البتہ اگر آپ نے ناشتہ کرنا ہو اور وہ بھی ٹھنڈا ۔۔۔ تو آپ ایسا کریں کہ رس ملائی کا ناشتہ کر لیں ۔۔۔ صحت بھی اچھی رہے گی اور ناشتہ بھی ٹھنڈا ہو گا ۔۔۔ لیکن ایک بات ہے ناشتہ مذکر ہوتا ہے اور رس ملائی مونث ۔۔۔ اس لئے رس ملائی والے ناشتے کو ناشتہ کی بجائے ناشتی کہنا مناسب ہو گا ۔۔۔ واہ کیا خوبصورت لفظ ہے ناشتی" ۔۔۔ عمران نے خود ہی مزے لینے شروع کر دیئے۔

"خدا کی پناہ! ۔۔۔ تمہاری زبان تو میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیز ہے میری بات سنو! ۔۔۔ آج ہم سب شیرٹن ہوٹل میں ہونے والے فیشن شو دیکھنے جا رہے ہیں ۔۔۔ ایکسٹو نے ہماری سیٹیں بک کرائی ہیں۔ اور تم نے بھی ساتھ جانا ہے اس لئے تم فوراً اپنی سیٹ بک کرا لو ۔۔۔ اور ہاں!

آج دوپہر کو میں نے سیکرٹ سروس کے ارکان کو لنچ اپنے فلیٹ میں کھانے کی دعوت دی ہے ـــ میں خود پکاؤں گی اور سویٹ ڈشز ـــ تم آجانا" ـــ جولیا نے جلدی جلدی کہا اور پھر بغیر عمران کی بات سنے اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ عمران کی بکواس اسی طرح سنتی رہی تو پھر لنچ ہو گیا۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ اب عمران سیٹ تک کرالے گا اور لنچ کرنے بھی آجائے گا۔ چنانچہ وہ اٹھی اور باتھ روم میں گھس گئی تاکہ لباس بدل کر بازار جاکر سامان لے آئے۔

سُرخ رنگ کی کار ہوٹل سلور سینڈ کی پارکنگ میں رکی اور پھر باوردی ڈرائیور نے جلدی سے نیچے اتر کر بڑے احترام بھرے انداز میں کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔ اور کار میں سے ایک خوبصورت لڑکی باہر نکلی اس نے گہرے سُرخ رنگ کا بڑا خوبصورت سکرٹ پہن رکھا تھا وہ غیر ملکی تھی لیکن حسن کا ایک مجسم نمونہ تھی۔

لڑکی کے باہر نکلتے ہی پارکنگ اور اس سے ملحقہ علاقے میں موجود ہر شخص کی نظریں اس پر جیسے چپک کر رہ گئیں۔ اسی لمحے دوسری طرف سے کار کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا خاصے مضبوط جسم اور وجیہہ شخصیت کا حامل نوجوان باہر نکلا۔ اس کے جسم پر جدید تراش اور انتہائی قیمتی کپڑے کا گرم سوٹ تھا ہلکے نیلے رنگ کے اس سوٹ نے اس کی وجاہت میں کچھ اور اضافہ کر دیا تھا۔

"آو جم ـــ میں نے سنا ہے کہ یہ پاکیشیا کا سب سے خوبصورت

ہوٹل ہے" ـــــ لڑکی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمارت اور ڈیزائن تو واقعی شاندار ہے" ـــــ نوجوان نے تعریف بھرے انداز میں کہا۔ اس کی نظریں عمارت پر جمی ہوئی تھیں۔

اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ انتہائی شاندار جوڑا تھا۔ اس لئے ہر شخص انہیں تعریف بھرے انداز میں دیکھ رہا تھا۔

سلور سینڈ ہوٹل کے خوبصورت مین ہال میں گہما گہمی واقعی کافی سے زیادہ تھی۔ شہر کے اعلیٰ طبقے کے افراد وہاں موجود تھے ان میں عورتوں کی تعداد قدرے زیادہ تھی اور یہ سب عورتیں بہترین میک اپ اور انتہائی خوبصورت اور جدید لباس پہنے ہوتے تھیں۔ اسی طرح مرد بھی اپنی طرف سے بہترین تراش کے سوٹوں میں ملبوس تھے۔ لیکن یہ جوڑا جیسے ہی ہال میں داخل ہوا سب کی توجہ ان کی طرف ہو گئی۔ اور پھر مردوں اور عورتوں دونوں اصناف کی نگاہوں میں تحسین کے ساتھ ساتھ رشک کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے۔

"آپ کا ریزرویشن نمبر" ـــــ ایک سپروائزر نے جلدی سے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نوجوان نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک کارڈ نکال کر سپروائزر کی طرف بڑھا دیا۔

"واقعی مادام بـ ـــ انتہائی خوبصورت ہال ہے یہ" ـــــ جم نے کارڈ سپروائزر کو دیتے ہوئے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن اس کے لہجے میں بے تکلفی کی بجائے ہلکا سا مؤدبانہ پن موجود تھا۔

"مجھے خوشی ہوئی ہے یہاں آکر ـــــ میں نے اس کی تعریف تو سنی تھی لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ اس قدر شاندار اور خوبصورت بھی ہو سکتا ہے" ـــــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تشریف لائیے جناب! ـــــ ادھر آپ کی میز ہے۔ انتہائی شاندار موقع پر ـــــ وہاں سے آپ پورے ہال کی سجاوٹ سے محظوظ ہو سکیں گے" ـــــ سپروائزر نے اسی طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے ہوٹل کی تعریف کی بجائے اس کی اپنی تعریف کی جا رہی ہو۔ اور پھر وہ انہیں ایک کونے میں موجود ایک میز کی طرف لے گیا۔ یہ میز واقعی ایسے موقع پر تھی کہ یہاں سے ہال کو چاروں طرف سے دیکھا جا سکتا تھا۔ اور سپروائزر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں مینو ان کے سامنے رکھ دیا۔

"آرڈر سر" ـــــ سپروائزر نے کہا۔

"آپ کے ہوٹل کا جو سب سے اچھا مشروب ہے وہ لے آؤ" ـــــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ـــــ سپروائزر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"مادام! ـــــ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر آپ نے اچانک اس ملک میں آنے کا پروگرام کیوں بنا لیا ـــــ یہاں ایسے ہوٹلز کتنے ہوں گے ـــــ میں نے تو بہرحال یہ دیکھا ہے کہ یہ خاصا پسماندہ ملک ہے" ـــــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن لہجہ مؤدبانہ ہی تھا۔

"تمہاری بات درست ہے جم ـــــ یہ واقعی ایک پسماندہ ملک ہے ـــــ لیکن میں نے یہاں آنے کا فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے اور تمہیں جلد ہی اس بارے میں معلوم ہو جائے گا" ـــــ لڑکی

نے کہا اور پھر سامنے رکھے ہوئے مینو کو اٹھا کر پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔ جم خاموش بیٹھا اِدھر اُدھر دیکھتا رہا۔

تھوڑی دیر بعد باوردی ویٹر نے سنہرے رنگ کے مشروب کے دو گلاس لا کر ادب سے ان کے سامنے رکھ دیئے۔ اور وہ دونوں اس مشروب کو گھونٹ گھونٹ کر کے پینے لگے۔

"اوہ! ——— بہت شاندار اور ذائقہ دار ہے یہ" ——— لڑکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جم نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

ابھی انہوں نے آدھے گلاس ہی خالی کئے ہوں گے کہ اچانک لڑکی ہال کے مین گیٹ میں داخل ہونے والے ایک آدمی کو دیکھ کر چونک پڑی۔ اس آدمی کا قد کافی نکلتا ہوا تھا اس نے گہرے رنگ کا اوور کوٹ پہن رکھا تھا۔ سر پر اسی رنگ کا فلیٹ تھا جس کو اس نے آنکھوں تک جھکایا ہوا تھا۔ جم نے بھی اُسے دیکھا لیکن وہ اس کا چہرہ نہ دیکھ سکا تھا۔

"کون ہے مادام! ——— آپ اسے دیکھ کر چونکی ہیں" ——— جم نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ لیکن لڑکی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بدستور دروازے کی طرف دیکھتی رہی۔

وہ آدمی پہلے تو سرسری طور پر ہال کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کاؤنٹر گرل سے کوئی بات کی تو کاؤنٹر گرل نے سر ہلاتے ہوئے ایک ویٹر کو بلایا اور ویٹر اس آدمی کو لے کر جم اور مادام کی میز کی طرف بڑھنے لگا۔

اب جم چونکا ہو کر بیٹھ گیا۔ لیکن لڑکی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اُسے شاید اس آدمی کی آمد کی پہلے سے توقع

تھی۔ ویٹر نے قریب آ کر ان کی میز کی طرف اشارہ کیا اور پھر واپس مڑ گیا۔ وہ لمبا تڑنگا آدمی آگے بڑھ آیا۔ قریب آ کر اس نے فلیٹ اتارا اور تدرے جھک گیا۔

"میرا نام جانسن ہے ——— اور مجھے ریڈ اسکوائر سے بھیجا گیا ہے"۔ آنے والے نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ یس ——— ویل کم مسٹر جانسن! ——— میرا نام مارسیلا ہے۔ اور یہ میرے ساتھی مسٹر جم ہیں ——— تشریف رکھیں" ——— لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تھینک یو مادام! ——— اور مسٹر جم! ——— آئی ایم ویری گلیڈ ٹو میٹ یو" ——— جانسن نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ فلیٹ اس نے دوبارہ سر پر جما لیا۔ لیکن اب اس کا کنارہ زیادہ جھکا ہوا نہ تھا۔ شکل و صورت سے وہ کوئی عام سا کاروباری آدمی لگتا تھا۔ اس کے جسم پر لباس بھی بس متوسط درجے کا تھا۔ نہ زیادہ قیمتی۔ اور نہ زیادہ کم قیمت کا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے مسٹر جانسن!" ——— لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو آپ پی رہی ہیں ——— میں بھی وہی پینا اپنی خوش بختی سمجھوں گا" ——— جانسن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور لڑکی مسکرا کر قریب کھڑے ویٹر کی طرف مڑ گئی۔ جب کہ جم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔

"مسٹر جانسن! ——— آپ ہمارے لئے کیا تحفے لائے ہیں؟ ———"

لڑکی نے مسکراتے ہوئے جانسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری کیا حیثیت ہے مادام! ــــ کہ میں آپ کے لئے تحفہ لے آؤں ــــ البتہ ریڈ اسکوائر سے یہ پیکٹ مجھے دیا گیا ہے کہ میں اسے آپ تک پہنچا دوں" ــــ جانسن نے کہا اور اس نے اوور کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا بند پیکٹ نکالا اور بڑے مؤدبانہ انداز میں مادام کی طرف بڑھا دیا۔

"جم! ــ پیکٹ لے کر رکھ لو" ــــ مادام نے جم سے مخاطب ہو کر کہا اور جم نے جانسن کے ہاتھ سے پیکٹ لیا اور جلدی سے اُسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے ویٹر نے مشروب کا گلاس لا کر جانسن کے سامنے رکھ دیا۔

"واہ! ــ بہت شاندار مشروب ہے ــــ تھینک یو مادام ــــ آپ کی وجہ سے آج یہ مشروب کچھ اور بھی زیادہ خوش ذائقہ محسوس ہو رہا ہے" ــــ جانسن نے کہا۔

"تھینک یو مسٹر جانسن! ــ آپ اپنے باس کو میری طرف سے شکریہ کہہ دیں ــ اور انہیں کہہ دینا کہ میں جلد ہی ان سے خود ہی رابطہ کروں گی" ــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس مادام ــ ضرور ــ ویسے اس پیکٹ میں باس کا فون نمبر بھی موجود ہے" ــــ جانسن نے مشروب کے گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ ــــ واقعی تمہارے باس کی کارکردگی بے مثال ہے ــ تھینک یو" ــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے اجازت دیجئے ــــ ویسے تو آپ کی صحبت سے جانا

بدذوقی ہے لیکن ــــ" جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی آمد پر میں بے حد مشکور ہوں مسٹر جانسن! ــ امید ہے کہ ہماری ملاقات دوبارہ جلد ہی ہو گی" ــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جانسن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور فلیٹ کو سر سے اتار کر اس نے بڑے وضع دارانہ انداز میں سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"میں ایسے لوگوں سے الرجک ہوں مادام! ــ خوامخواہ منافقت کرتے رہتے ہیں" ــــ جانسن کے جانے کے بعد جم نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مادام بڑے مترنم انداز میں ہنس پڑی۔

"یہ ان کا پیشہ ہے جم" ــــ مادام نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پیشہ ــ کیا مطلب! ــ کیسا پیشہ" ــــ؟ جم نے چونک کر پوچھا۔

"یہ صاحب گائیڈ کا کام کرتے ہیں ــــ یہاں غیر ملکی سیاحوں کو تاریخی مقامات دکھانے کا کام کرتے ہیں" ــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں۔

"اوہ! ــــ لیکن یہ پیکٹ" ــــ جم نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ابھی اسے مت نکالو ــــ ابھی ایک اور پیکٹ بھی آنا ہے۔ اس کے بعد اکٹھے ہی کھولیں گے انہیں" ــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"دوسرا پیکٹ ــــ لیکن مادام! ــ آخر یہ چکر کیا ہے ــ کیا ہے ان پیکٹوں میں" ــــ؟ جم نے حیران ہو کر کہا۔

"جب یہ کھلیں گے تو تم خود دیکھ لو گے ——— فی الحال خاموش رہو۔" اس بار مادام نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور جم ہونٹ دبا کر خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد ایک خوبصورت سی لڑکی ایک ویٹر کے ہمراہ چلتی ہوئی ان کی میز کی طرف آنے لگی اور جم چونک کر اُسے دیکھنے لگا۔ لڑکی غیر ملکی تھی۔ اور اس نے خاصا جدید قسم کا لباس پہنا ہوا تھا۔ گو وہ اپنی حد تک خاصی قبول صورت تھی۔ لیکن مادام کے سامنے اس کا حسن واضح طور پر پھیکا پڑ گیا تھا۔

ویٹر میز کی طرف اشارہ کر کے واپس چلا گیا اور لڑکی آگے بڑھ آئی اس کی نظروں میں جم اور مادام دونوں کے لئے پسندیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میرا نام مارگریٹ ہے ——— اور مجھے آپ کے پاس ٹن تھاؤ زنڈ کی طرف سے بھیجا گیا ہے" ——— لڑکی نے قریب آ کر مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"اوہ! ——— ویل کم مس مارگریٹ! ——— میرا نام لوسیل ہے ——— اور یہ میرے ساتھی جم ہیں" ——— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ سے مل کر حقیقت میں بے پناہ مسرت ہوئی ہے ——— شکریہ" ——— مارگریٹ نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا اور پھر خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"شکریہ! ——— آپ کیا پینا پسند کریں گی" ——— ؟ مادام نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"شیری ——— میں اس وقت شیری پینا پسند کرتی ہوں" ——— مارگریٹ نے بڑے بے تکلفانہ سے لہجے میں کہا۔

اور مادام نے قریب کھڑے ویٹر کو شیری کا ایک جام لانے کا آرڈر دیا اور ویٹر سر جھکا کر سلام کرتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"مس مارگریٹ! ——— آپ میرے لئے یقیناً کوئی تحفہ لے کر آئی ہوں گی" ——— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس مادام! ——— یہ باس نے بھیجا ہے ——— انہوں نے کہا ہے کہ آپ کو یقیناً یہ پسند آئے گا" ——— مارگریٹ نے جیب سے سنہرے رنگ کی ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال کر مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تھینک یو ——— جم! ——— یہ لے کر رکھ لو" ——— مادام نے کہا اور جم نے وہ ڈبیہ مارگریٹ سے لے کر کوٹ کی جیب میں رکھ لی۔

اسی لمحے ویٹر نے شیری کا پیگ لا کر مارگریٹ کے سامنے رکھ دیا اور مارگریٹ اُسے سپ کرنے لگی۔

"آپ میری طرف سے اپنے باس کا شکریہ ادا کر دیں ——— اور انہیں کہہ دیں کہ میں جلد ہی خود ان سے رابطہ کروں گی" ——— مادام نے کہا۔

"یس مادام! ——— باس کے فون نمبر کی چٹ ڈبیہ کی اندرونی سطح پر چسپاں ہے" ——— لڑکی نے آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھا ٹشو پیپر اٹھا کر اس سے ہونٹ صاف کرنے لگی۔

"اب مجھے اجازت دیجئے" ——— مارگریٹ نے اجازت طلب نظروں

سے مادام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مس مارگریٹ ۔۔۔ مجھے امید ہے کہ جلد ہی آپ سے دوبارہ ملاقات ہوگی" ۔۔۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکی سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور پھر مسکراتی ہوئی واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"مادام! ۔۔۔ اب مجھ سے یہ سسپنس برداشت نہیں ہو رہا" ۔۔۔ جم نے کہا۔

"واقعی تمہارے لئے یہ سسپنس ہے ۔۔۔ لیکن میرے لئے نہیں۔ بہرحال آؤ چلیں" ۔۔۔ مادام نے اٹھتے ہوئے کہا اور جم نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک بھاری بٹوا نکالا اور اس میں سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر ایش ٹرے کے نیچے دبایا اور مادام کے پیچھے چلتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد ان کی کار خاصی تیز رفتاری سے ایک بارونق سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ مادام اور جم دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مادام نے ایک چھوٹا آئینہ نکال کر اپنا میک اپ درست کرنا شروع کر دیا تھا جب کہ جم خاموش بیٹھا کھڑکی سے باہر عمارتوں اور چلتے ہوئے لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔

کار مختلف سڑکوں سے گذر کر ایک ایسی رہائشی کالونی میں داخل ہوئی جہاں انتہائی شاندار قسم کی کوٹھیاں موجود تھیں۔ ڈیزائن اور خوبصورتی میں ایک دوسری سے بڑھ چڑھ کر۔ اور ہر کوٹھی خاصے وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی تھی۔

کار ایک شاندار اور خوبصورت کوٹھی کے بڑے سے مین گیٹ کے

سامنے رک گئی اور ڈرائیور نے تین بار ہارن بجایا تو پھاٹک آٹومیٹک انداز میں کھلتا گیا۔ ڈرائیور کار اندر لے گیا اور ڈرائیو وے سے ہوتا ہوا اس نے انتہائی شاندار اور وسیع پورچ میں جا کر کار روکی اور جلدی سے اتر کر اس نے مادام والی طرف کا عقبی دروازہ کھول دیا۔

مادام نیچے اتری اور دوسری طرف سے جم بھی نیچے اتر آیا اور وہ دونوں برآمدے کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں سوٹ پہنے ایک بھاری جسامت کا آدمی بڑے مودبانہ انداز میں کھڑا تھا۔

"کوئی فون تو نہیں آیا رچرڈ" ۔۔۔ مادام نے قریب جا کر اس بھاری جسم والے سے تحکمانہ انداز میں پوچھا۔

"اوہ نو مادام" ۔۔۔ رچرڈ نے مودبانہ انداز میں جواب دیا۔

"او کے! ۔۔۔ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے" ۔۔۔ مادام نے کہا اور برآمدہ کراس کر کے راہداری میں داخل ہو گئی۔ جم اس کے پیچھے پیچھے مودبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ اور پھر ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ کر مادام ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"دروازہ بند کر کے ساؤنڈ پروف بٹن آن کر دو" ۔۔۔ مادام نے جم سے مخاطب ہو کر کہا اور جم سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اس نے دروازہ لاک کیا اور پھر سائیڈ پر لگے ہوئے پینل پر ایک بٹن دبایا اور واپس آ گیا۔

"اب نکالو وہ پیکٹ اور ڈبیہ" ۔۔۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم پہلے تو سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے وہ پیکٹ اور ڈبیہ نکال کر درمیانی میز پر رکھ دی۔

"پہلے پیکٹ کھولو" —— مادام نے کہا اور جم نے پیکٹ پر بندھا ہوا خوبصورت ربن کھولنا شروع کر دیا۔ اوپر والے کاغذ ہٹے تو اندر ایک چھوٹا سا باکس تھا جم نے بڑے متجسس انداز میں یہ باکس کھولا اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ باکس کے اندر ایک خوبصورت انگوٹھی رکھی ہوئی تھی جس کے ساتھ ایک کارڈ تھا۔

"یہ تو انگوٹھی ہے" —— جم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور تمہیں اس پیکٹ سے ہاتھی گھوڑے برآمد ہونے کی توقع تھی" —— مادام نے ہنستے ہوئے کہا اور انگوٹھی اور کارڈ لینے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

جم نے منہ بناتے ہوئے انگوٹھی اور کارڈ مادام کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے چہرے پر واقعی مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔ شاید اس کے ذہن میں پیکٹ سے کچھ اور برآمد ہونے کی توقع تھی۔

کارڈ پر صرف ایک فون نمبر لکھا ہوا تھا اور کچھ نہ تھا۔ مادام نے انگوٹھی پر لگے ہوئے ہیرے کو گہری نظروں سے دیکھا اور پھر اس نے انگوٹھی کی خوبصورت تراش خراش کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر تحسین کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ اس نے انگوٹھی کو اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہنا اور پھر اسے یوں گھما کر دیکھنے لگی جیسے اس کے سائز کا اندازہ لگا رہی ہو۔

"مادام! —— اس انگوٹھی کے لئے اس قدر حیرت انگیز طریقہ کار کیوں اپنایا گیا ہے —— یہ تو عام سی انگوٹھی ہے" —— جم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ ڈبیہ کھولو" —— مادام نے اس کی بات کا جواب دینے کی

بجائے مسکراتے ہوئے کہا اور جم نے ڈبیہ اٹھا کر اسے کھولا تو اس کے اندر سے ایک خوبصورت لاکٹ برآمد ہوا۔ لاکٹ میں بھی انتہائی قیمتی ہیرا جڑا ہوا تھا۔

"اوہ گڈ! —— مجھے دکھاؤ" —— مادام نے لاکٹ دیکھتے ہی چونک کر کہا اور جم نے لاکٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔

مادام نے لاکٹ میں لگے ہوئے ہیرے کو دیکھا اور اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔ ہیرے کو دیکھنے کے بعد اس نے لاکٹ کی زنجیر کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اور پھر اسے اپنے گلے میں پہن کر اٹھی اور ایک دیوار کے ساتھ لگے ہوئے قد آدم آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا جائزہ لینے لگی۔

جم خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا لیکن اب اس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے آثار نمایاں تھے۔

مادام واپس پلٹی اور دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"لاکٹ والی ڈبیہ میں جو نمبر ہیں وہ ڈائل کرو" —— مادام نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور جم نے سر ہلاتے ہوئے ڈبیہ اٹھائی اور اس کے اندر لگی ہوئی چٹ پر سے نمبر دیکھ کر اس نے ڈائل کر دیئے دوسری طرف گھنٹی بج رہی تھی۔

"یس —— ٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس" —— دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میں لوسیا بول رہی ہوں —— مسٹر جیگوار سے بات کرائیں" —— لوسیا

نے سپاٹ اور سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مادام! ___ ایک منٹ ہولڈ آن کریں" ___ دوسری طرف سے انتہائی چونکے ہوئے انداز میں کہا گیا۔

"یس جیگوار اٹنڈنگ" ___ ایک باوقار سی آواز رسیور پر گونجی۔

"اوسیا بول رہی ہوں ___ آپ فوری طور پر کتنے پیس سپلائی کر سکتے ہیں ___ اور بعد میں کتنے" ___ اوسیا نے کہا۔

"اوہ مادام! ___ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مال آپ کو پسند آیا ہے بہت بہت شکریہ! ___ ویسے بھی انتہائی اعلیٰ کوالٹی کا مال ہے اور دام بھی بے حد مناسب ہیں" ___ جیگوار کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی جیسے اُسے مادام کے الفاظ پر بے پناہ مسرت ہوئی ہو۔

"میں نے کچھ پوچھا تھا مسٹر جیگوار" ___ مادام نے اس بار قدرے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام! ___ آپ کو کتنا مال چاہیئے ___ اور کہاں" ___ دوسری طرف سے جیگوار نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"فوری طور پر ایک سو پیس ___ اور پھر ہر ماہ پچاس پیس" ___ مادام نے جواب دیا۔

"ایک سو پیس اکٹھے ___ اوہ! یہ تو بہت بڑا آرڈر ہے" ___ جیگوار کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیا مطلب! ___ کیا تم اسے سپلائی نہیں کر سکتے" ___؟ مادام نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سپلائی تو میں ایک ہزار پیس کی بھی کر سکتا ہوں ___ لیکن آجکل

سمگلنگ انتہائی سخت ہے ___ اس قدر اکٹھے پیس کیسے باہر جا سکتے ہیں ___ اور اگر مال پکڑا گیا تو پھر ہم سب کے لئے بڑی گڑبڑ ہو جائے گی" ___ جیگوار نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تم اس کی فکر نہ کرو ___ یہ میرا کام ہے" ___ مادام نے کہا۔

"اوہ نہیں مادام! ___ یہاں سے مال باہر نکل جائے ___ پھر آپ کا کام ہے ___ لیکن اگر مال یہیں پکڑا گیا تو صورت حال انتہائی خراب ہو جائے گی۔ اس لئے مال صرف اسی صورت میں سپلائی ہو سکتا ہے جب کہ آپ سپلائی کی بحفاظت نکاسی کے سلسلے میں میری تسلی کرا دیں" ___ جیگوار کا لہجہ سخت تھا۔

"ٹھیک ہے ___ تو سنو! ___ کل شیرٹن ہوٹل میں ایک بین الاقوامی فیشن شو منعقد ہو رہا ہے ___ کیا تمہیں معلوم ہے" ___ مادام نے کہا۔

"یس مادام! ___ میں نے بھی ٹکٹ لیا ہے فیملی کے ساتھ اسے دیکھنے کے لئے ___ لیکن ___" جیگوار نے حیران ہو کر کہا۔

"لیکن کیا ___ اس میں ایک سو ماڈل نمائش میں پیش ہوں گے۔ اور یہ بھی طے ہو چکا ہے کہ یہ ماڈل اسی لباس میں فوری طور پر یہاں سے ایئر پورٹ جائیں گے ___ اور پھر وہاں سے ایک چارٹرڈ طیارہ انہیں لے کر ایلیسٹر پہنچے گا ___ وہاں اس وقت رات ہو رہی ہو گی ___ یہ آرڈر وہاں ہوگا ___ اور اب بتاؤں کہ یہ ایک سو ماڈل آپ کی ہی جیولری پہنے ہوئے ہونگے ___ لباس کا شو ہے اس لئے ہر شخص کی توجہ لباس پر لگی ہوگی جیولری کی طرف نہیں ___ اور پھر اس شو میں تمام ملکوں کے

اعلیٰ ترین آفیسران کو دعوت دی گئی ہے ۔۔۔۔ اور اس بات کی پبل
بھی اخبارات میں کی جا رہی ہے کہ یہ ماڈل اسی لباس میں چارٹرڈ طیار
کے ذریعے الیسٹر پہنچیں گے اور وہاں کے شو میں حصہ لیں گے ۔۔۔
کیا خیال ہے" ۔۔۔۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ اوہ مادام! ۔۔۔ ویل ڈن مادام ۔۔۔ اوہ ویری گڈ آئ
اوہ! ۔۔۔ اکٹھے ایک سو پیس نکل جائیں گے ۔۔۔ حیرت انگیز پروگرام
گڈ آئیڈیا ۔۔۔ میں مکمل طور پر مطمئن ہوں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے
جیگوار نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ۔۔۔ تم جانتے ہو کہ میرے لئے ایسے انوکھے آئیڈیے
سوچنا کوئی مشکل کام نہیں ہے ۔۔۔ بہرحال تم مال کل شام چھ بجے تک
سپلائی کر سکتے ہو" ۔۔۔۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس مادام" ۔۔۔۔ جیگوار نے جواب دیا۔

"او کے! ۔۔۔ تم نے یہ مال شیرٹن ہوٹل کے کمرہ نمبر بیس تیسری منز
میں پہنچانا ہے ۔۔۔۔ وہاں تمہارا آدمی صرف فیشن شو جیولری کا
لے گا اور مال دے کر چلا جائے گا ۔۔۔۔ اور رقم تمہارے اکاؤنٹ میں
ٹرانسفر ہو جائے گی" ۔۔۔۔ مادام نے کہا۔

"میرے آدمی کو وہاں کون ملے گا" ۔۔۔۔ ؟ جیگوار نے پوچھا۔

"ایک آدمی ہوگا لیکن وہ بول نہیں سکتا ۔۔۔ صرف سن سکتا ہے
اس لئے تمہارا آدمی صرف فیشن جیولری کے الفاظ کہے گا اور مال دے
چلا جائے گا" ۔۔۔۔ مادام نے جواب دیا۔

"او کے مادام! ۔۔۔ تھینک یو" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ ا

مادام نے بھی تھینک یو کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اوہ مادام! ۔۔۔ میں اب سمجھا کہ آپ تو بڑے پیمانے پر بزنس کے لئے
یہاں آئی ہیں ۔۔۔۔ لیکن یہ تو مجھے عام سی جیولری نظر آ رہی ہے" ۔۔۔
جم نے کہا۔

"یہ عام جیولری نہیں ہے ۔۔۔ خاص جیولری ہے۔ البتہ اسے بنایا
عام جیولری کی طرح گیا ہے ۔۔۔۔ تم نے شاید مارک نہیں کیا۔ لاکٹ کی
زنجیر میں ہر دوسری کڑی اور یہ ہیرا یہ سب پلاڈیم کے بنے ہوئے ہیں"۔
مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیرا اور زنجیر پلاڈیم کی ۔۔۔ اوہ! لیکن کیا ہم پلاڈیم لے جائیں گے۔
وہ تو عام سی دھات ہے۔ بس ذرا مہنگی ضرور ہے" ۔۔۔۔ جم نے
حیرت سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جم! ۔۔۔ تمہارا ذہن اس گورکھ دھندے کو نہیں سمجھ سکتا ۔۔۔ تم
نہیں جانتے کہ پلاڈیم کی کیا خاصیت ہے" ۔۔۔۔ مادام نے سر
ہلاتے ہوئے کہا۔

"پلاڈیم کی خاصیت ۔۔۔۔ کیا خاصیت ہو سکتی ہے۔ بس دھات
ہے" ۔۔۔۔ جم نے چونک کر کہا۔

"ابھی نہیں ۔۔۔۔ اس مال کو باہر جانے دو ۔۔۔۔ پھر تمہیں یہ تماشا
بھی دکھاؤں گی ۔۔۔۔ تم ایسا کرو کہ اب انگوٹھی والے ریڈ اسکوائر کا
نمبر ڈائل کرو" ۔۔۔۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو کیا آپ اس سے بھی سودا کریں گی" ۔۔۔۔ جم
نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا تھا۔

"تم نمبر تو ڈائل کرو جم" — مادام نے اس بار قدرے خشک لہجے میں کہا۔ اور جم نے جلدی سے باکس کے اندر سے نکلنے والے کارڈ پر سے نمبر دیکھا اور ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس ریڈ اسکوائر جیولری ہاؤس" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مادام لوسیا بول رہی ہوں — مسٹر ٹام سے بات کرائیے" — مادام نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مادام — ہولڈ آن کریں" — دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد رسیور پر ایک پتلی لیکن چیختی ہوئی ابھری۔

"ٹام بول رہا ہوں" — بولنے والے کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے سخت زکام ہو رہا ہو اور وہ بڑی مشکل سے بولنے کی کوشش کر رہا ہو اور مادام اس کا لہجہ سن کر ہلکے سے مسکرا دی۔

"مسٹر ٹام! — کاروبار میں ایک دوسرے پر اعتماد شرط ہوتی ہے لیکن آپ کا منہ میں ببل گم پھلا کر رکھنے کے بعد بولنا یہ ثابت کر رہا ہے کہ آپ اس شرط پر پورا نہیں اترتے" — مادام کا لہجہ سخت تھا۔

"اوہ — اوہ مادام! — آئی ایم سوری — دراصل احتیاط کا تقاضا ہوتا ہے — ورنہ ظاہر ہے آپ پر اعتماد نہ ہوتا تو آپ کو نمونہ کیسے بھیجا جاتا" — اس بار دوسری طرف سے واضح اور صاف لہجے میں جواب دیا گیا۔

"گڈ! — محتاط لوگ مجھے پسند آتے ہیں — تم کتنا مال سپلائی کر سکتے ہو فوری — کل شام تک" — مادام نے کہا۔

"آپ جتنا چاہتی ہیں — ویسے مجھے مسرت ہوئی ہے کہ آپ کی

ملازمین واقعی بے حد تیز ہیں کہ آپ نے صحیح مال کو شناخت کر لیا ہے" — ٹام نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شکریہ! — مجھے فوری طور پر ایک سو پیس چاہئیں — پھر ہر ماہ پچاس" — مادام نے کہا۔

"سو اکٹھے — اوہ مادام! — اس قدر تعداد میں مال تو لازماً پکڑا جائے گا — آجکل ویسے بھی چیکنگ انتہائی سخت ہو رہی ہے" — ٹام نے جواب دیا۔

"تم چیکنگ کی فکر نہ کرو — مال مجھے پہنچاؤ اور رقم لے لو۔ ویسے یہ بتاؤ گے کہ یہ چیکنگ کس سلسلے میں ہو رہی ہے" — مادام نے بات کرتے کرتے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"بلاسٹنگ کے سلسلے میں — اب تو وہ چھوٹی سی چھوٹی چیز پر بھی اس طرح توجہ دیتے ہیں جیسے یہ انگوٹھی نہ ہو۔ ایٹم بم ہو" — ٹام نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں — وہ جس قدر چاہیں توجہ دیں — پرواہ نہیں" مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مادام! — دراصل بات یہ ہے کہ یہاں پاکیشیا میں ہم صرف دو پارٹیاں اس دھندے میں ملوث ہیں — ٹن تھاؤزنڈ والے اور ہم — اور ہم دونوں نے یہ بات اصول کے طور پر طے کر لی ہوئی ہے کہ بغیر مال کی شناسی کی تسلی کے ہم مال فروخت نہیں کریں گے" — ٹام نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"میری جیگوار سے بات ہوئی ہے اور میں نے اسے پوری طرح مطمئن

کر دیا ہے"۔۔۔ مادام نے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ اگر وہ مطمئن ہو گیا ہے تو آپ مجھے بھی مطمئن کریں۔ میں اس سے زیادہ احتیاط پسند کام کرتا ہوں"۔۔۔ ٹام نے کہا۔

اور جواب میں مادام نے اُسے شیرٹن ہوٹل میں فیشن شو اور اس کے بعد چارٹرڈ طیارے سے ماڈلز کا فوری طور پر الیسٹر جانے کا تمام پروگرام تفصیل سے بتا دیا۔

"اوہ!۔۔۔ ویری گڈ آئیڈیا مادام!۔۔۔ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ ا... مال سپلائی ہو جائے گا"۔۔۔ ٹام نے کہا۔

مادام نے ٹام کو بھی وہی کوڈ اور پتہ بتا دیا جو پہلے وہ جیگوار کو بتا چکی تھی اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"چلو یہ کام تو مکمل ہو گیا۔۔۔ اب تم اپنا کردار سُن لو۔۔۔ تم نے کل شام شیرٹن ہوٹل کے کمرہ نمبر بیس میں موجود ہونا ہے اور یہ مال وصول کر کے فوری طور پر یہاں لے آنا ہے۔۔۔ یہاں سے مال تم نے ڈرائیور کے حوالے کرنا ہے جو اسے لے جائے گا۔۔۔ مادام نے جم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن مادام!۔۔۔ آپ نے تو اسے ماڈلز کو پہنچانا ہے"۔۔۔ جم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم ابھی اس فیلڈ میں نئے آئے ہو جم!۔۔۔ بس تمہاری وجاہت کی وجہ سے میں نے تمہیں اپنا سیکرٹری منتخب کر لیا ہے۔ لیکن تم میں مطلوبہ مقدار میں عقل نہیں ہے۔۔۔ یہ سب کچھ ان دونوں

کو صرف مطمئن کرنے کے لئے تھا۔۔۔ ورنہ وہ کبھی مال سپلائی نہ کرتے۔۔۔ اور ہمارا اس فیشن شو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ ہم یہ فیشن شو دیکھنے ضرور جائیں گے۔۔۔ مال تو ہم اپنے ہی مخصوص ذریعے سے نکالیں گے۔۔۔ بس تم نے مال وصول کر کے فوری طور پر یہاں پہنچانا ہے اور ڈرائیور کے حوالے کر دینا ہے"۔۔۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام!۔۔۔ یہ فیشن شو کے ماڈلز والا طریقہ بھی نہایت اعلیٰ تھا۔۔۔ کسی کو شک نہ پڑتا۔۔۔ اور ہاں!۔۔۔ ماڈلز نے اگر جیولری نہ پہن رکھی ہوئی تو یہ لوگ چونک پڑیں گے"۔۔۔ جم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔ یہ دونوں یہاں کام کرتے ہیں۔۔۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ یہاں کے حکام سے بھی ملے ہوتے ہوں۔۔۔ میں نے پہلے بھی ایسے چکر دیکھے ہیں کہ خود ہی مال سپلائی کیا۔۔۔ خود ہی اطلاع دے دی اور پھر چھاپہ پڑا۔۔۔ اور اصل مال واپس ان کے پاس پہنچ گیا جب کہ رقم چھاپے مارنے والوں کے پاس۔۔۔ اور جہاں تک جیولری کا تعلق ہے تو تم نے فیشن شو کا پبلسٹی کارڈ نہیں دیکھا۔ اس میں ماڈل بھی جیولری پہنتی ہے۔۔۔ اور میں نے اس لئے اسی ڈیزائن کی جیولری کا آرڈر یہاں آنے سے پہلے دے دیا تھا۔۔۔ تم فکر نہ کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ جب یہ فیشن شو ختم ہو گا اور یہ ماڈلز الیسٹر جانے کے لئے ایئر پورٹ پہنچیں گی۔۔۔ ہمارا مال محفوظ ہاتھوں میں پہنچ چکا ہوگا"۔۔۔ مادام نے کہا۔

"لیکن مادام! ـــ یہ مال ہے کیا ـــ میری تو سمجھ میں اب تک نہیں آیا ـــ پلاڈیم دھات کے لئے اس قدر دردسری آخر کیوں مول لی جارہی ہے" ـــ جم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بات میں بعد میں بتاؤں گی ـــ پہلے مال کو جانے دو ـــ اور سنو آج رات ہم اکٹھے کھانا کھائیں گے" ـــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم کا چہرہ یکلخت مسرت سے جگمگا اٹھا۔ جیسے مادام نے اسے اکٹھے کھانے کے لئے نہ کہا ہو بلکہ ہفت اقلیم کی دولت بخش دی ہو۔

"اوہ تھینک یو مادام! ـــ یہ میری خوش بختی ہوگی" ـــ جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسے مادام کا فقرہ سن کر ہی ساری باتیں بھول گئی تھیں کیونکہ وہ مادام کا اکٹھے کھانا کھانے کا کوڈ اچھی طرح سمجھتا تھا۔

"باورچی سے اپنی مرضی کا مینو تیار کرالو ـــ میں اس دوران آرام کر دوں گی" ـــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

شیرٹن ہوٹل کو آج واقعی کسی دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ سجاوٹ میں بھی ایسا انوکھا پن تھا کہ بے اختیار زبان سے تعریفی کلمات نکل جاتے تھے۔ ہوٹل کے بڑے سے لاؤنج اور استقبالیہ میں گہما گہمی معمول سے کچھ زیادہ ہی تھا۔ ہوٹل کی وسیع و عریض پارکنگ نئے ماڈل کی انتہائی قیمتی کاروں سے تقریباً آدھی بھر چکی تھی۔

"یہ عمران کو کیا ہو گیا ـــ نہ وہ لنچ پر آیا اور نہ دوبارہ اور کہیں ملا ہی نہیں" ـــ صفدر نے ساتھ بیٹھی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے تو اُسے کہہ دیا تھا ـــ اس کے بعد تمہارے سامنے میں فون کر کر کے تھک گئی۔ لیکن فلیٹ تو کجا، وہ کہیں بھی نہیں ملا" ـــ جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ اچھا ہوا صفدر! ـــ کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں آیا ـــ وہ جہاں جاتا ہے اپنی حماقت کی وجہ سے ہنگامے کھڑے کر دیتا ہے" ـــ

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تنویر بول اٹھا۔ وہ اس وقت ایک سٹیشن ویگن میں بیٹھے شیرٹن ہوٹل کی طرف جا رہے تھے۔ یہ سٹیشن ویگن انہوں نے ایکسٹو کی اجازت سے ——— اڈے سے منگوائی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ لطف اکٹھے آنے اور جانے میں ہی آتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ کاروں میں جانے اور آنے سے آدھا لطف ختم ہو جاتا ہے اس لئے اس وقت وہ سب سٹیشن ویگن میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

ڈرائیونگ سیٹ تنویر کے پاس تھی۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا تھا جب کہ دوسری سیٹ پر جولیا اور صفدر تھے اور پچھلی سیٹوں پر خاور، نعمانی، چوہان اور صدیقی براجمان تھے۔ ان کا اپنا منی گروپ بنا ہوا تھا اور وہ سب ایک دوسرے سے گپیں ہانکنے میں مصروف تھے۔

"ویسے تفریح کا لطف واقعی عمران صاحب کے ساتھ ہی آتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ جان بوجھ کر طرح دے گئے ہیں ——— شاید انہیں اس بات کا غصہ ہو کہ ایکسٹو نے اس کے لئے سیٹ کیوں ساتھ بک نہیں کرائی" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے چھوڑو کیپٹن بس ——— وہ کسی کی پرواہ کرنے والا آدمی نہیں ہے ——— اور پھر سیٹ حاصل کرنا اس کے لئے کبھی بھی مشکل نہیں رہا ——— ہم سب نے سینکڑوں بار تو دیکھا ہے کہ وہ ایسا چکر چلاتا ہے کہ سب سے اعلیٰ سیٹ اسے ہی مل جاتی ہے" ——— صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور جولیا ہنس پڑی۔ اور اس بار تو تنویر بھی اثبات میں سر ہلانے لگا۔ کیونکہ عمران کی صلاحیتوں کا وہ بھی دل سے قائل تھا۔

صرف اس کی باتوں سے وہ الرجک ہو جاتا تھا۔

"واہ ——— کس قدر خوبصورت ڈیکوریشن ہے" ——— اچانک تنویر کے منہ سے نکلا۔ کیونکہ سٹیشن ویگن اب شیرٹن ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔

"ارے واقعی ——— واہ ——— ونڈر فل" ——— سب کے منہ سے نکلا اور وہ سب دلچسپی سے اس دلفریب سجاوٹ کو دیکھنے لگے۔

تنویر نے سٹیشن ویگن خالی جگہ پر پارک کی اور پھر وہ سب اتر کر لاؤنج کی طرف بڑھ گئے۔ جولیا سمیت سب نے گرم کپڑے پہن رکھے تھے کیونکہ سردی خاصی تھی۔

"وہ ٹکٹیں کہاں ہیں مس جولیا ——— مجھے تو اب خیال آ رہا ہے" ——— صفدر نے یکلخت چونک کر پوچھا۔

"ٹکٹیں کیسی ——— بس بکنگ ہو چکی ہے" ——— جولیا نے چونک کر کہا۔

"لیکن کونسی سیٹوں کی ——— اور کس نام سے ———؟" صفدر نے کہا اور اب تو جولیا بھی پریشان ہو گئی کیونکہ اسے خیال بھی نہ آیا تھا کہ وہ ایکسٹو سے اس بارے میں معلومات حاصل کر لیتی اور نہ ہی ایکسٹو نے اسے بتایا تھا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ——— ہمارے ہی ناموں سے بکنگ ہو گی۔ میں معلوم کرتا ہوں" ——— کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے استقبالیہ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں چار خوبصورت لڑکیاں کھڑی آنے والوں کے سوالات کا جواب دے رہی تھیں۔ اور انہیں سیٹس کارڈ بھی دے رہی تھیں۔

"پلیز مس! ـــــ یہ بتلائیے کہ مس جولیانا فٹز واٹر۔ صفدر سعید۔ ٹی احمد ـــــ ان ناموں پر کونسی سیٹیں بک کرائی گئی ہیں" ـــــ ؟ کیپٹن شکیل نے ایک لڑکی سے مخاطب ہوتے ہوئے باوقار لہجے میں کہا۔

"مس جولیانا فٹز واٹر ـــــ اوہ ہاں یہ ـــــ ان کے ساتھیوں کے نام آٹھ سپیشل سیٹیں بک کرائی گئی تھیں ـــــ لیکن وہ تو کینسل کرا دی گئی ہیں" ـــــ لڑکی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کینسل کرا دی گئی ہیں ـــــ وہ کیسے ـــــ کس نے کینسل کرائی ہیں" جولیا اور اس کے سارے ساتھیوں نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران کی شرارت ہوگی" ـــــ تنویر نے فوراً ہی عمران کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"میں اسے گولی مار دوں گی ـــــ اگر اس نے یہ حرکت کی ہے" ـــــ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یہ دیکھیے جناب ـــــ یہ سیٹیں سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ کے حکم پر بک ہوئی تھیں ـــــ اور ان کے حکم پر ہی کینسل کر دی گئی ہیں" ـــــ لڑکی نے ایک رجسٹر کھول کر دیکھتے ہوئے کہا اور رجسٹر گھما کر ان کی طرف کر دیا۔ وہاں واقعی سر سلطان کا نام لکھا ہوا تھا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے ـــــ ہو سکتا ہے کہ کسی نے سر سلطان کا نام لے کر ایسی شرارت کی ہو" ـــــ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں سر! ـــــ یہ ناممکن ہے ـــــ ہمارے سٹیورڈ کو باقاعدہ وزارت خارجہ آفس میں طلب کیا گیا ـــــ اور اسے سیٹیں کینسل کرنے کا باقاعدہ حکم نامہ دیا گیا ہے ـــــ یہ دیکھیے یہ حکم نامہ" ـــــ لڑکی نے

رجسٹر کا ورق پلٹ کر دکھایا اور وہاں واقعی سر سلطان کے سرکاری لیٹر پیڈ پر ان کے دستخطوں سے سیٹیں کینسل کرنے کا حکم نامہ موجود تھا۔

"یہ سیٹیں ابھی خالی ہیں" ـــــ ؟ صفدر نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"جی نہیں ـــــ یہ سیٹیں نواب مرزا وجاہت علی بیگ اور ان کی بیگم کے نام بک ہو چکی ہیں" ـــــ لڑکی نے رجسٹر کے اندراجات پڑھتے ہوئے کہا۔

"نواب مرزا وجاہت علی بیگ اور ان کی بیگم ـــــ لیکن باقی چھ سیٹیں" ـــــ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نواب صاحب کا حکم ہے کہ ان کے اور ان کی بیگم کے ساتھ کم از کم تین تین سیٹیں خالی ہوں ـــــ وہ کسی قسم کی مداخلت پسند نہیں فرماتے" لڑکی نے جواب دیا۔

"ایسی کی تیسی اس نواب کی ـــــ یہ سیٹیں ہماری ہیں اور ہماری ہی رہیں گی" ـــــ تنویر کا غصے سے بُرا حال ہو رہا تھا۔

"یہ واقعی بہت بڑی زیادتی ہے ہمارے ساتھ ـــــ ٹھہرو! ـ میں منیجر سے بات کرتی ہوں" ـــــ جولیا نے بھی جھنلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بیلک بدتمیز سے کرنا ـــــ یہاں سے نہیں" ـــــ صفدر نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ پورا گروپ اس طرف کو مڑ گیا جدھر پبلک بدتمیز کی ایک طویل قطار موجود تھی۔ لیکن ان سب کے چہرے بُری طرح لٹکے ہوئے تھے۔ وہ سارا دن اکیلو کی عظمت کے گیت

گاتے رہتے تھے کہ اُسے ممبروں کا کتنا خیال رہتا ہے لیکن اب ساری امیدوں پر اوس پڑ گئی تھی۔ اور یہ انہیں معلوم تھا کہ ایسے فنکشنز میں اب نئے سرے سے سیٹ ملنا جوئے شیر لانے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

جولیا ایک فون بوتھ میں گھس چکی تھی اور وہ سب امید بھری نظروں سے جولیا کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ لیکن پھر جولیا جب واپس آئی تو اس کا لٹکا ہوا چہرہ دیکھ کر ان سب کے لٹکے ہوئے چہرے اور زیادہ لٹک گئے۔

"باس موجود نہیں ہے ——— پیغام ڈلیٹ ہو رہے ہیں" ——— جولیا نے قریب آکر ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب بھی یقین ہے کہ یہ عمران کی شرارت ہے ——— وہ ہمیں اسی طرح ذلیل کرنا چاہتا ہے" ——— تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"خوانخواہ الزام تراشی مت کرو ——— پہلے مجھے بھی خیال آیا تھا۔ کیونکہ ایسی حرکتیں وہ کرتا رہتا ہے ——— لیکن اب تو ہم نے اپنی آنکھوں سے وہ حکم نامہ دیکھا ہے ——— اور ظاہر ہے ایکسٹو نے خود تو یہاں فون کر کے سیٹیں بک نہیں کرائی تھیں ——— سر سلطان کو ہی کہا تھا" ——— جولیا نے تنویر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سر سلطان سے بات کر لی جائے ——— آخر پتہ تو چلے کہ سیٹیں کیوں کینسل ہوئی ہیں" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں کرتی ہوں بات ——— اتنا تو ہمیں بھی حق ہے کہ وجہ تو معلوم ہو" ——— جولیا نے کہا اور پھر تیزی سے فون بوتھ کی طرف بڑھ گئی۔ اس بار باقی ساتھی بھی آگے بڑھے اور وہ فون بوتھ کے کھلے دروازے میں

رُک گئے۔ ان کے ذہنوں میں بھی عجیب سا تجسس تھا۔ کیونکہ اس الٹ پھیر کی کوئی سمجھ انہیں بھی نہ آ رہی تھی۔

جولیا نے سکے ڈال کر سر سلطان کی رہائش گاہ کے نمبر ڈائل کئے۔

"یس ——— کون صاحب ہیں" ——— دوسری طرف سے ملازم کی آواز سنائی دی۔

"میں جولیا نافٹز واٹر بول رہی ہوں ——— سر سلطان سے بات کرائیں" ——— جولیا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ یس میڈم! ——— ہولڈ آن کریں" ——— ملازم نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز رسیور پر ابھری۔

"یس ——— سلطان بول رہا ہوں" ——— سر سلطان کے لہجے میں بے پناہ وقار تھا۔

"میں جولیا بول رہی ہوں جناب" ——— سر سلطان کا لہجہ ایسا تھا کہ جولیا کا لہجہ خود بخود مودبانہ ہوتا گیا۔

"اوہ جولیا آپ! ——— کیا بات ہے ——— اس وقت آپ نے فون کیا ہے" ——— سر سلطان نے چونک کر کہا۔

"سر ——— آپ نے شیرٹن ہوٹل میں چیف باس کے حکم پر ہمارے لئے سیٹیں بک کرائیں ——— اور چیف باس نے صبح ہمیں کہا کہ ہم نے اس فیشن شو میں شرکت کرنی ہے ——— لیکن اب ہم یہاں پہنچے ہیں تو معلوم ہوا ہے کہ سیٹیں کینسل ہو چکی ہیں اور آپ کے باقاعدہ تحریری حکم نامے پر ہوئی ہیں" ——— جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! ـــــ جناب ایکسٹو کا حکم آیا تو میں نے سیٹیں بک کرا دیں اور پھر ان کا حکم آیا تو میں نے کینسل کرا دیں ـــــ اب مجھے تو معلوم نہیں کہ کیوں کینسل کرائی گئی ہیں ـــــ اور نہ مجھ میں اتنی جرأت ہے میں ان سے وجہ پوچھ سکوں ـــــ اس لئے آپ براہ راست انہی سے بات کر لیجئے" ـــــ سر سلطان نے جواب دیا اور ان کے اس جواب نے ایک بار تو جولیا کے دل میں مسرت کی لہر سی دوڑا دی کہ ان کا چیف باس کس قدر بااختیار ہے کہ سر سلطان جیسا اعلیٰ ترین افسر بھی ان سے ڈرتا ہے۔ لیکن پھر فوراً ہی اسے سیٹوں کی کینسلیشن کا خیال آگیا تو اس کا موڈ دوبارہ خراب ہو گیا۔

"میں نے انہیں فون کیا ہے ـــــ لیکن وہ موجود نہیں ہیں" ـــــ جولیا نے جواب دیا۔

"تو پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں مس جولیا" ـــــ سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بااختیار افسر ہیں ـــــ ہمارے لئے سیٹیں بک کرا دیں ـــــ چیف باس سے ہم بعد میں بات کر لیں گے" ـــــ جولیا نے کہا۔

"اچھا ـــــ آپ کے کہنے پر میں کوشش کرتا ہوں ـــــ آخر آپ بھی تو سیکنڈ چیف ہیں" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"اوہ شکریہ سر ـــــ تھینک یو سر" ـــــ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے پانچ منٹ بعد فون کریں" ـــــ سر سلطان نے کہا اور جولیا نے ـــــ "او کے" ـــــ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے

مسرت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ سر سلطان جیسے بااختیار افسر کے لئے سیٹیں حاصل کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ باقی ممبرز کے چہروں پر بھی دوبارہ رونق عود کر آئی تھی۔ کیونکہ ان سب نے ہی جولیا اور سر سلطان کی گفتگو سن لی تھی۔

"ایسا نہ ہو کہ بعد میں چیف باس ہم پر ناراض ہو کہ جب اس نے سیٹیں کینسل کرا دی تھیں ـــــ تو ہم نے کیوں دکھایا یہ فیشن شو" ـــــ تنویر نے کہا۔

"میں خود اسے جواب دے لوں گی ـــــ کچھ بھی ہو۔ ہمیں اس طرح ذلیل کرنے کا حق اسے بھی نہیں ہے ـــــ آخر ہم انسان ہیں ـــــ بے جان مشینیں تو نہیں ہیں" ـــــ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

پانچ منٹ گذرنے کے بعد جولیا نے دوبارہ سکے ڈالے اور پھر سر سلطان کے نمبر ڈائل کئے۔

"یس ـــــ سلطان بول رہا ہوں" ـــــ اس بار ملازم کی بجائے سر سلطان نے خود ہی فون اٹنڈ کیا تھا۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب" ـــــ جولیا نے کہا۔

"اوہ مس جولیا ـــــ مجھے افسوس ہے کہ اب سیٹوں کا حصول ناممکن ہو چکا ہے ـــــ تمام سیٹیں بک ہو چکی ہیں ـــــ اور میری تو خیر حیثیت ہی کچھ نہیں ـــــ مجھے معلوم ہوا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب سے بھی معذرت کر لی گئی ہے" ـــــ سر سلطان نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔ اور جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے اندر کچھ ٹوٹ گیا ہو۔

"لیکن سر ا ـــ ہم نے یہ شو ہر صورت میں دیکھنا ہے" ـــ جو
نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کے ساتھ عمران نہیں ہے کیا" ـــ سر سلطان نے پو

"نہیں جناب! ـــ وہ بھی صبح سے غائب ہے" ـــ جو
نے جواب دیا۔

"اوہ! ـــ اگر وہ آپ کے ساتھ ہوتا تو اس شیطان کے لئے کو
بات ناممکن نہیں ہوتی ـــ بہرحال میں کیا کہہ سکتا ہوں سوائے معذر
کے ـــ گڈ بائی" ـــ دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور سا
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور ہک
لٹکا دیا۔ باقی ساتھیوں کے چہرے بھی لٹکے ہوئے تھے۔

"میں اس پورے ہال کو بم سے اڑا دوں گا" ـــ تنویر نے انتہا
غصیلے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو تنویر! ـــ ایسی باتیں احمق کرتے ہیں" ـــ جو
نے اسے بری طرح ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ـــ اگر ہم اس نواب وجاہت مرزا سے بات کر
تو چند سیٹیں تو بہرحال مل سکتی ہیں ـــ وہ تو خالی ہی ہیں ـــ با
دو سیٹوں کا مسئلہ ہے تو مجھے یہ شو دیکھنے کا اتنا شوق نہیں ہے
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے بھی شوق نہیں ہے ـــ اس لئے چند سیٹوں میں کام بن
جائے گا" ـــ چوہان نے فوراً ہی اپنے آپ کو علیحدہ کرتے
ہوئے کہا۔

"نہیں ـــ اگر شو دیکھا جائے گا تو سب دیکھیں گے ـــ ورنہ
کوئی نہیں دیکھے گا ـــ یہ میرا فیصلہ ہے" ـــ جولیا نے فیصلہ کن
لہجے میں کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے" ـــ صفدر نے کہا۔

"مس جولیا! ـــ آپ عمران کو فون کریں ـــ شاید وہ مل جائے"
نعمانی نے کہا۔

"اوہ ہاں! ـــ ٹھہرو! ـــ ٹرائی کر دیکھتے ہیں" ـــ جولیا نے
چونک کر کہا اور اس نے ایک بار پھر سکے ڈالے۔ کافی سارے سکے وہ
اپنے پرس میں ہر وقت ضرور رکھتی تھی اور باقی سارے ساتھی بھی ایسا
کرتے تھے۔ کیونکہ کام کے دوران بھی انہیں کسی بھی وقت کال کرنے کی
ضرورت پیش آسکتی تھی۔

جولیا نے سکے ڈال کر عمران کے فلیٹ کا نمبر گھمایا تو پہلی گھنٹی پر ہی
رسیور اٹھا لیا گیا۔

"اس وقت جب کہ نواب وجاہت مرزا کی بیگم تیار ہو رہی ہیں۔ اور
نواب وجاہت مرزا ان کے تیار ہونے کا انتظار کر رہے ہیں ـــ کس
نے مداخلت کرنے کی جرأت کی ہے" ـــ ایک بھاری اور نامانوس
سی آواز جولیا کے کانوں سے ٹکرائی۔ اور جولیا بے اختیار چونک پڑی۔
فوری طور پر اسے یہی خیال آیا کہ نمبر غلط ڈائل ہو گیا ہے اور کال اس
نواب وجاہت مرزا سے مل گئی ہے۔

"میرا نام جولیانا فٹز واٹر ہے" ـــ جولیا نے فوراً ہی کہا۔

"کولڈ واٹر ہو ـــ یا ہاٹ واٹر ـــ اس وقت ہم کچھ نہیں پی سکتے۔

جب ہماری بیگم تیار ہو رہی ہوں تو سب واٹر وغیرہ بے قیمت ہو جاتے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جولیا کا پارہ یکلخت آسمان پر چڑھ گیا۔

"آپ کو تمیز ہے بات کرنے کی" ——— جولیا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"محترمہ! ——— یہ وقت ہی ایسا ہوتا ہے کہ اس وقت ساری تیزیں اور ساری قمیضیں ——— لہنگے ——— اسکرٹ ——— شلواریں وغیرہ وغیرہ بکھری پڑی ہیں ——— اور ہماری بیگم نے ان میں سے لباس منتخب کرنا ہوتا ہے آپ نہیں جانتیں کہ ہماری بیگم ایسے وقت میں کس قدر مشکل میں ہوتی ہیں نتیجہ یہ کہ اس وقت ہم بھی جو ان کے شوہر نامدار بلکہ شوہر طرحدار ہیں ان سے بھی زیادہ مشکل میں ہوتے ہیں" ——— نواب نے جواب دیا۔ وہ بھی شاید کوئی سنکی سا آدمی تھا۔

"دیکھیں آپ نے ہماری سیٹیں بک کرائی ہیں ——— اور ہم یہ سیٹیں واپس حاصل کر رہے ہیں ——— آپ سن لیں کہ اب آپ کو یہ سیٹیں نہیں مل سکتیں" ——— جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں براہ راست کہا۔

"آپ کی سیٹیں ——— کیا مطلب" ——— نواب وجاہت مرزا کے لہجے میں اس بار شدید حیرت تھی۔

"ہم نے آٹھ سیٹیں بک کرائی تھیں فیشن شو دیکھنے کے لئے ——— جو کسی نے شرارت سے کینسل کر دیں ——— اور وہ سیٹیں آپ نے بک کرا لیں ——— لیکن ہم اب یہ سیٹیں اپنے نام بحال کرا رہے ہیں۔ اس لئے آپ ان سیٹوں پر نہیں بیٹھ سکتے" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ! ——— تو آپ کا مطلب ہے کہ جو آٹھ سیٹیں ہم نے بک کرائی ہیں وہ پہلے آپ کی تھیں" ——— نواب وجاہت مرزا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"اچھا تو ہوں گی ——— لیکن اب وہ ہمارے نام بک ہیں ——— اور آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ شیرٹن ہوٹل ہماری بیگم کی اکلوتی ملکیت ہے اس لئے آپ ایسا کریں کہ کھڑے ہو کر شو دیکھ لیں ——— میں بیگم سے کہہ دیتا ہوں وہ بڑی رحم دل ہیں اور ترس کھاتے ہوئے آپ کو کھڑے ہو کر شو دیکھنے کی اجازت دے دیں گی" ——— نواب وجاہت مرزا نے کہا اور جولیا کو تو جیسے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

"آپ نے ہمیں سمجھ کیا رکھا ہے ——— آپ کی بیگم ہم پر رحم کھائیں گی ——— اس پورے ہوٹل کو بم سے اڑا دیں گے ——— آپ کی بیگم کے جسم میں ایک لاکھ گولیاں مار دیں گے ——— آپ آئیں تو سہی یہاں ——— پھر دیکھیں تو سہی شو" ——— جولیا کا غصہ واقعی اس قدر عروج پر پہنچ گیا کہ اس کے اعصاب قابو سے باہر ہو گئے اور پھر اس نے بات کرتے ہی رسیور رکھ دیا۔ وہ واقعی غصے کی شدت سے کانپ رہی تھی۔

"اس الو کے پٹھے نے تم سے ایسی بات کر کے اپنی موت کو آواز دی ہے ——— میں اسے ڈھونڈ کر گولی مار دوں گا" ——— تنویر بھی جولیا کی ہمدردی میں بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

"ٹھہرو! ——— میں عمران کو کال کرتا ہوں" ——— صفدر نے آگے بڑھ کر کہا اور پھر اس نے سکے ڈالے اور عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بس علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بزبان سپیکنگ ——— دوسری طرف سے علی عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کی آواز سُن کر صفدر اور ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے اُن کی مایوسی کے گہرے اندھیرے میں یکلخت اُمید کا سورج نکل آیا ہو۔

"مجھے دکھاؤ" ——— جولیا نے تیزی سے مُڑ کر کہا اور صفدر کے ہاتھ سے رسیور جیسے چھین لیا۔

"ہیلو عمران! ——— میں جولیا بول رہی ہوں" ——— جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ضرور بولو ——— تمہاری گرما گرم آواز واقعی اس سردی میں بڑا سکون دے رہی ہے ——— مجھے تو یوں محسوس ہونے لگا ہے جیسے بکلی میرے کان کے ساتھ ہیٹر لگا دیا گیا ہو ——— واہ! کیا ہینڈ رائٹنگ ہے ——— ماشاءاللہ بولتی جاؤ" ——— عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"تم نہ لنچ پر آئے ——— اور نہ ہی شو دیکھنے" ——— جولیا نے اس کی بکواس پر دھیان دیئے بغیر کہا۔

"وہ دراصل بات یہ ہے مس جولیانا فٹز واٹر! ——— کہ میں سوئٹس سے بڑا الرجک سا ہوں ——— اور پھر سلیمان کے گاؤں میں دعوت تھی ——— ساگ مکھن اور مکئی کی روٹی کی دعوت ——— بس کیا بتاؤں مزہ آگیا ——— اور رہ گیا فیشن شو ——— تو اماں بی کہتی ہیں کہ پرائی عورتوں کو دیکھنے سے گناہ ہوتا ہے اور دوزخ کے فرشتے آگ کے کوڑے مارتے ہیں" ——— عمران نے جواب دیا۔

"وہ کوڑے تو ہم تمہیں ماریں گے ——— سنو! چیف باس نے ہمارے

سیٹیں کینسل کرا دی ہیں ——— اور یہ سیٹیں کسی احمق، بدتمیز اور پاگل نواب وجاہت مرزا کے الاٹ کرائی ہیں ——— ابھی میں نے تمہیں فون کیا تو کال اس سے جا ملی ——— اس نے ایسی بکواس کی ہے کہ میرا خون کھول رہا ہے ——— تم فوراً یہاں شیرٹن ہوٹل پہنچو ——— پانچ منٹ کے اندر ——— اور ہمیں سیٹیں لے کر دو" ——— جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ! ——— اس نواب وجاہت مرزا کی بات کر رہی ہو ——— جس کی بیگم شیرٹن ہوٹل کی مالک ہے ——— اوہ! وہ تو پڑھا لکھا آدمی ہے ——— انتہائی بااخلاق ——— میرے خیال میں تم نے اس وقت اُسے فون کیا ہوگا جب اس کی بیگم تیار ہو رہی ہوگی ——— جب بھی ایسا وقت ہوتا ہے تب نواب وجاہت مرزا بڑی مشکل میں پھنسے ہوتے ہیں" ——— عمران نے جواب دیا۔

"تم گولی مارو اس نواب اور اس کی بیگم کو ——— یہاں آؤ اور سیٹیں لے کر دو ——— ابھی اور اسی وقت" ——— جولیا نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن تم نے اپنے اس چوہے سے بات کیوں نہیں کی" ——— عمران شاید اُسے زچ کرنے پر تلا ہوا تھا۔

"وہ موجود نہیں ہے" ——— جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ——— تو پھر وہ کسی بلی کی تلاش میں گیا ہوگا ——— آجکل کے ایسے چوہے ایسے ہی ہوتے ہیں ——— بہرحال میڈم جولیانا فٹز واٹر ——— اب تو سیٹیں ملنا مشکل ہیں ——— ایسا ہے کہ کل دیکھ لینا شو ——— میں نواب وجاہت مرزا کی خدمت میں حاضر ہو کر تم لوگوں کی خاطر انہیں عرض

کروں گا کہ وہ فیشن شو میں ایک دن کی توسیع کرا لیں" ـــــــ عمران نے جواب دیا۔

"احمق آدمی! ـــــ یہ توسیع نہیں ہو سکتی ـــــ تم اخبار نہیں پڑھتے۔ فیشن شو میں شریک ہونے والے ماڈلز شو کے اختتام پر فوراً چارٹرڈ طیارے سے الیسٹر چلی جائیں گی ـــــ وہاں بھی فوراً ہی فیشن شو کا انعقاد ہو رہا ہے ـــــ اور سنو! ـــــ اگر تم نے ہمارے لئے آج سیٹیں اریج نہ کیں تو یقین رکھو۔ میں تمہیں گولی مار دوں گی" ـــــ جولیا نے کہا۔

"اوہ! ـــ اس بات کا تو مجھے یقین ہے کہ میری موت تمہارے ہی ہاتھوں لکھی ہوئی ہے۔ لیکن ـــــــ" عمران نے کہا۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں ـــــ بس تم آجاؤ ـــــ ہم انتظار کر رہے ہیں" جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے تو یقین ہے نہیں کہ وہ آئے" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ تو کیا ـــــ اس کا باپ بھی آئے گا" ـــــ جولیا نے کہا اور فون بوتھ سے باہر آگئی۔

شو میں جانے والے ادھر سے ہی گذر رہے تھے اور وہ سب خاموش کھڑے عمران کا انتظار کر رہے تھے۔ ان کے لئے ایک ایک لمحہ قیامت کا لمحہ بن گیا تھا۔ خاص طور پر جولیا کی حالت دیکھنے والی تھی جیسے جیسے وقت گذرتا جا رہا تھا اس کا پارہ چڑھتا جا رہا تھا۔

اچانک گیٹ پر عمران نظر آیا۔ وہ شلوار قمیض پہنے ہوئے تھا اور شلوار قمیض کی حالت ایسی تھی کہ جیسے ابھی گھڑے سے نکالی گئی ہو۔ اوپر

ایک سوئیٹر اور اس کے اوپر اس نے کوٹ پہن رکھا تھا۔ سر پر اُون کی بنی ہوئی ایک پھندنے والی ٹوپی تھی۔ پیروں میں اس نے ایسے کینوس پہن رکھے تھے جن پر صدیوں سے پالش ہی نہ کی گئی ہو۔

عمران کے ساتھ سلیمان تھا جس نے انتہائی جدید تراش اور قیمتی گرم کپڑے کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کے لبوں میں پائپ دبا ہوا تھا اور ہاتھوں میں پائپ کے تمباکو کا انتہائی قیمتی ڈبہ۔ اور سونے کا بنا ہوا پائپ لائٹر دبا ہوا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ باورچی کی بجائے کوئی لارڈ ہو۔

"السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ" ـــــ عمران نے قریب آکر باقاعدہ سلام کرتے ہوئے کہا۔ وہاں سے گذرنے والے لوگ عمران کا حلیہ دیکھ کر اس طرح ناگواری سے منہ بنا رہے تھے جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی حقیر سا کیڑا ہو۔

"یہ کیا حلیہ بنا کر آئے ہو احمق آدمی" ـــــ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"حلیہ ـــــ کیا ہوا حلیئے کو ـــــ بس ذرا شیو بڑھی ہوئی ہے۔ دراصل وہ بلیڈ ختم ہو گئے تھے" ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں گالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"میں لباس کی بات کر رہی ہوں" ـــــ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"لباس ـــــ اوہ یہ تو انتہائی شریفانہ لباس ہے ـــــ اگر یقین نہ آئے تو بیشک کسی سے پوچھ لو" ـــــ عمران نے کہا۔

"بس ٹوپی کی کسر رہ گئی ہے یتیم خانے کا منیجر بننے میں" ـــــ تنویر نے فقرہ کستے ہوئے کہا۔

"جہاں تم جیسے یتیم موجود ہوں ـــ وہاں بھلا ٹوپی کہاں سلامت رہ سکتی ہے ـــ ہاں! وہ سیٹیں مل گئی ہیں کیا" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں چاہئیں سیٹیں ہمیں ـــ تم دفع ہو جاؤ ـــ اس لباس میں یہاں آ کر تم ہمیں ذلیل کرانا چاہتے ہو" ـــــ جولیا کا موڈ واقعی بے حد آف ہو گیا تھا۔

"کیا مطلب! ـــ مجھے خوامخواہ اس سردی میں یہاں بلایا ہے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب! ـــ آپ خود بھی تو خیال کیا کیجئے ـــ اس تو اعلیٰ سوسائٹی کا فنکشن ہے اور آپ یہ میلا کچیلا اور بغیر استری کا لباس پہن کر آ گئے ہیں" ـــــ صفدر نے عمران کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بھی ناگواری کے آثار نمایاں تھے۔

"کمال ہے یار! ـــ آخر میں نے کونسا جرم کر لیا ہے ـــ؟ شریفانہ لباس ہی پہن لیا ہے نا ـــ باقی رہی اعلیٰ سوسائٹی والی بات ـــ تو اعلیٰ سوسائٹی تو لباس کی قائل ہی نہیں ـــ اگر کہو تو میں ابھی اعلیٰ سوسائٹی میں شامل ہو جاؤں ـــ لباس اتار دیتا ہوں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو صفدر! ـــ واپس چلیں ـــ بس دیکھ لیا ہم نے شو" ـــ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سلیمان! ـــ جا کر کاؤنٹر پر پوچھو کہ ہمیں دو سیٹیں مل سکتی ہیں ـــ ہمیں دیکھتے شو ـــ ہم تو دیکھتے ہیں ـــ بلکہ میرا تو خیال ہے اس بات کے فیشن شو میں میرا لباس اول انعام حاصل کرے گا" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"منہ دھو رکھو ـــ سیٹیں تمہارے سلیمان کے لئے ہی رکھی ہوئی ہوں ـــ یہاں وزیراعظم کو جواب مل گیا ہے" ـــــ تنویر نے جلتے ہوئے انداز میں کہا۔

"ارے وزیراعظم کو جواب ملنا ہی چاہئے ـــ وہ وزیراعظم ہوگا تو اس ہوگا ـــ لیکن عالی جاہ! ـــ سلیمان کو اگر انہوں نے سیٹوں انکار کر دیا تو پھر یہ شو بھی ہو چکا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

سلیمان اس دوران اکڑتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا تھا اور وہ سب سلیمان کو بے عزت ہو کر واپس آتے دیکھنے کے لئے وہیں رک گئے تھے۔

"صاحب! ـــ کتنی سیٹیں چاہئیں" ـــــ سلیمان نے واپس آ کر عمران سے پوچھا۔

"کتنی مل سکتی ہیں" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"سارا ہال ہی خالی ہے ـــ آپ کتنی سیٹیں چاہتے ہیں" ـــ؟ سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بس بس ڈرامہ مت کرو ـــ انہوں نے ذلیل کر کے بھیج دیا ہے تو اب ڈرامہ شروع کر دیا ہے" ـــــ جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی ہو۔

"مس جولیا پلیز ـــــ آپ اپنی نہیں تو میری عزت کا خیال کـ
سلیمان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک
کی طرف مڑا جو وہاں سے گذر رہا تھا۔

"اے ادھر آؤ" ـــــ سلیمان کا لہجہ بڑا باوقار تھا۔

"یس سر" ـــــ ویٹر نے اس کے لہجے کے ساتھ ساتھ اس کے شا
لباس سے مرعوب ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو! ـــــ کاؤنٹر گرل کو کہو کہ آغا سلیمان پاشا تمہیں یہاں لا
میں طلب کر رہے ہیں ـــــ فوراً" ـــــ سلیمان نے ایسے لہجے
کہا جیسے کوئی بادشاہ اپنے زرخرید غلام کو بلا رہا ہو۔

"جی بہت بہتر" ـــــ ویٹر نے کہا اور تیزی سے استقبالیہ کاؤ
والے کمرے کی طرف گھوم گیا۔

چند لمحوں بعد ہی کاؤنٹر پر کھڑی لڑکیوں میں سے ایک حسین
انہیں رجسٹر دکھا کر بتایا تھا کہ سیٹیں کینسل ہو چکی ہیں، تیز تیز قدم اٹھ
ہوئی آئی اور سلیمان کے سامنے اس طرح مؤدب ہو کر کھڑی ہو
جیسے وہ اس کی زرخرید ہو۔

"یس سر ـــــ حکم سر" ـــــ کاؤنٹر گرل نے انتہائی مؤدبانہ
میں کہا۔

"ہمیں سیٹیں چاہئیں سپیشل ـــــ شو دیکھنے کے لئے" ـــــ سلیـ
نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا۔

"سر ـــــ آپ حکم دیں سر ـــــ آپ کے لئے پورا ہوٹل خدمت
لئے حاضر ہے سر ـــــ کتنی سیٹیں سر" ـــــ لڑکی نے اسی ط

سر جھکاتے ہوئے پوچھا۔ اور جولیا سمیت سب ممبران حیرت سے
اس لڑکی کو دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین نہ آرہا ہو کہ وہ واقعی ہوش و
حواس میں بات کر رہی ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے یہی لڑکی انہیں
کہہ چکی تھی کہ سیٹیں تو ایک ہفتہ پہلے ہی بک ہو چکی ہیں اور اب تو ایک
سیٹ بھی ناممکن ہے۔ اور اب وہی لڑکی سلیمان کو کہہ رہی تھی کہ آپ
حکم دیں پورا ہوٹل خدمت کے لئے حاضر ہے۔

"دس سیٹیں چاہئیں ـــــ اور وہ بھی سپیشل" ـــــ سلیمان نے کہا۔

"اوہ یس سر ـــــ کیوں نہیں سر ـــــ ویسے سر آٹھ سیٹیں تو نواب
وجاہت علی بیگ صاحب نے بک کرائی ہوتی ہیں ـــــ وہ اور ان کی
بیگم شو دیکھنے آرہی ہیں ـــــ میں انہیں آپ کی آمد کی اطلاع دے
دیتی ہوں ـــــ اس کے بعد ان کے لئے کوئی متبادل انتظام ہو جائے
گا ـــــ نہیں تو وہ کھڑے ہو کر دیکھ لیں گے ـــــ آپ کو تو بہرحال
انکار نہیں کیا جا سکتا ـــــ باقی دو سپیشل سیٹیں میں لگا دیتی ہوں"
لڑکی نے سر جھکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ بیگم وجاہت وہی تو نہیں ـــــ جو اس ہوٹل کی مالک ہیں" ـ
سلیمان نے اس طرح حقارت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ اس قدر شاندار
ہوٹل کی بجائے کسی کباڑ خانے کی مالک ہو۔

"یس سر ـــــ یس سر ـــــ وہی سر" ـــــ لڑکی نے جلدی سے
جواب دیا۔

"اوہ! ـــــ اسے ہماری طرف سے کہہ دو کہ ہم اس کی یہاں موجودگی
پسند نہیں کرتے ـــــ ہمیں اس بڈھی گھوڑی سے الرجی ہے۔ اس

لئے وہ فنکشن دیکھنے نہیں آسکتی" ـــــ سلیمان نے کہا۔

"جی بہت بہتر سر ـــــ ٹھیک ہے سر ـــــ ایسا ہی ہوگا سر ـــــ آپ کا حکم کون ٹال سکتا ہے سر" ـــــ لڑکی نے جواب دیا۔

"اور سنو ـــــ جاؤ اور گیٹ پر کہلوا دو ـــــ ٹکٹیں وغیرہ بھجوانے کی ضرورت نہیں ـــــ ہمیں ٹکٹیں لینا اور پھر سنبھالنا سخت ناگوار گذرتا ہے۔" سلیمان نے بڑے مغرورانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ ٹھیک ہے سر ـــــ جو حکم سر" ـــــ لڑکی نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اور سنو ـــــ اس شو میں کتنے ماڈلز شو ہو رہے ہیں" ـــــ؟ سلیمان نے پوچھا۔

"سر ـــــ ایک سو ماڈلز ہیں سر ـــــ بہت بڑا بین الاقوامی شو ہے سر" ـــــ لڑکی نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ بس ـــــ ان کا البم پہلے ہمیں پیش کرو ـــــ اور پھر جس لباس اور لڑکی کو ہم اپروو کریں گے ـــــ وہی شو میں پیش ہوگی ـــــ ایسا نہ ہو کہ کوئی لباس ـــــ یا کوئی لڑکی ہمارے مزاج کے خلاف شو میں آجائے اور ہماری طبیعت مکدر ہو جائے" ـــــ سلیمان نے کہا۔

"اوہ یس سر ـــــ ٹھیک ہے سر ـــــ میں ان کی انچارج لیڈی زویا کو کہہ دیتی ہوں سر ـــــ وہ شو سے پہلے آپ سے البم اپروو کرا لے گی سر" ـــــ لڑکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ" ـــــ سلیمان نے کہا اور پائپ جلانے میں مصروف ہو گیا۔ لڑکی سلام کر کے تیزی سے واپس چلی گئی۔ عمران تو اس گفتگو کے

دوران بڑے اطمینان سے کھڑا آنے جانے والی لڑکیوں کو گھورنے میں مصروف رہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا ان باتوں سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔ لیکن جولیا سمیت باقی سب ممبرز کی حالت واقعی قابل دید تھی۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اچانک کسی پاگل خانے میں پہنچ گئے ہوں۔ سلیمان کا انداز گفتگو ـــــ اس لڑکی کا انداز جواب ـــــ اور پھر باتیں ـــــ کوئی بات ان کی سمجھ میں ہی نہ آرہی تھی۔

"یہ کیا چکر ہے ـــــ مجھے بتاؤ کیا چکر ہے" ـــــ یکلخت جولیا پھٹ پڑی۔

"مس جولیا نافٹز واٹر! ـــــ یہ دنیا ہی چکر ہے ـــــ ایک سرے سے چلنا شروع کرو تو پھر اسی سرے پر واپس پہنچ جاؤ گی" ـــــ عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"یہ سلیمان میری سمجھ میں نہیں آرہا ـــــ یا اللہ! ـــــ میں پاگل ہو جاؤں گی" ـــــ جولیا نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔

"تم نے خود ہی تو حکم دیا تھا کہ سیٹیں چاہئیں ـــــ اور مجھے معلوم تھا کہ اس وقت سیٹیں ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ـــــ چنانچہ میں نے آغا سلیمان پاشا کی منت سماجت کی ـــــ اور ان کی مہربانی کہ انہوں نے ہماری خاطر اس ہوٹل میں قدم رنجہ فرمادیا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن" ـــــ اس بار صفدر نے کہا۔

"اوہ! ـــــ تم سلیمان کی حیثیت جاننا چاہتی ہو ـــــ ارے تمہیں معلوم نہیں کہ سلیمان آل پاکیشیا باورچی ایسوسی ایشن کا صدر ہے ـــ اگر

اسے سیٹیں نہ ملیں گی تو پورے ملک کے ہوٹلوں کے باورچی غلے نے ایک لمحے میں بند ہو جائیں گے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں مان سکتی ——— میں کبھی تسلیم نہیں کر سکتی ——— با الیوسی ایشن کا صدر تو کیا ——— ساری باورچی الیوسی ایشن بھی اس طرح تحکمانہ انداز میں ———" جولیا واقعی پاگل پن کی حد تک پہنچ چکی تھی۔

"ارے مس جولیا نافٹر واٹر! ——— یہ عوامی نمائندوں کا ہی دور ہے اور ہوٹل تو چلتا ہی باورچیوں کے سر پر ہے ——— ورنہ خالی عمارت کو ادگ چاٹیں گے" ——— عمران نے جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اب یہیں کھڑا رہنا ہے ——— یا اندر بھی چلنا ہے ——— شو کا وقت ہو گیا ہے" ——— سلیمان نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہماری مرضی ——— یہاں کھڑے رہیں یا چلے جائیں ——— تم سے مطلب" ——— یکلخت عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"لیکن صاحب ——— شو کا وقت" ——— سلیمان نے یکلخت گ ہوتے لہجے میں کہا۔

"سنو! ——— میرا سوٹ پہن لینے کا یہ مطلب نہیں کہ اب تم مجھ پر حکم چلانے لگو ——— میں کسی باورچی کے ساتھ بیٹھ کر کوئی شو نہیں دیکھ اس لئے تم واپس جاؤ اور ہمارے لئے چائے کا پانی چولہے پر رکھ ہم شو دیکھ کر سب چلتے ہیں گے" ——— عمران کا لہجہ یکلخت تلخ

"مم ——— مم ——— مگر صاحب! ——— میں بھی تو شو دیکھوں گا" ——— سل کا چہرہ بری طرح لٹک گیا تھا۔ اس کے پھیلے ہوئے کندھے سکڑ گ تھے اور غرور سے ابھرا ہوا سینہ یکلخت پچک کر رہ گیا تھا۔

"سنو! ——— میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں" ——— عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے صاحب" ——— سلیمان نے بڑی بیچارگی سے کہا ر واپس مڑنے لگا۔

"اب آ ہی گیا ہے تو شو بھی دیکھ لے ——— کیا حرج ہے" ——— لیا کو سلیمان کے چہرے سے ٹپکنے والی بیچارگی پر شاید نے کیوں رحم آ گیا۔

"چلو دیکھ لو ——— اب مس جولیا نے تمہاری سفارش کی ہے۔ اور ہیں تو معلوم ہے کہ میں مس جولیا کی کتنی عزت کرتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور جولیا کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی لہرائی اور اس کے گال سرخ ہو گئے۔

"بہت بہت شکریہ میڈم! ——— وعدہ رہا کہ واپسی پر آپ کو شاندار نے پلواؤں گا" ——— سلیمان نے بڑے عاجزانہ انداز میں جولیا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"بھئی کمال ہے ——— تم دونوں اتنے بڑے اداکار ہو کہ شاید آئندہ س صدیاں بھی ایسے اداکار پیدا نہ کر سکیں" ——— صفدر نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"یار! ——— کیوں جولیا کی جنس بدل رہے ہو ——— ہونے کے لئے ایک تو چیف نے رکھی ہوئی ہے ——— اداکار کی مونث اداکارہ ہوتی ہے" ——— عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔ اور اس بار جولیا بھی سب ا ہنسی میں شامل ہونے پر مجبور ہو گئی۔

"آؤ اب چلیں ——— چلو بھئی آغا سلیمان پاشا" ——— عمران نے کہا

اور سلیمان پر عمران کے فقرے کا اثر بجلی جیسا ہوا۔ اس کا لٹکا ہوا چہرہ یکلخت تن گیا۔ کندھے پھیل گئے اور سینہ ابھر آیا اور وہ یوں اکڑ اکڑ کر چلنے لگا جیسے کوئی عظیم سپہ سالار اپنی فتح کی مونی مملکت میں پہلی بار داخل ہو رہا ہو۔ اور عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے اس طرح چل رہے تھے کہ جیسے اس کے دربان ہوں۔

اور پھر مین راہداری میں پہنچتے ہی ویٹرز اور باوردی دربان جس طرح جھک جھک کر سلیمان کو سلام کرنے لگے کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا تھا۔

ہال میں داخل ہونے کے بعد انہیں ایک سپروائزر سب سے آگے والی قطار میں لے گیا اور پھر وہاں موجود افراد بھی سلیمان کو دیکھ کر جھک جھک کر سلام کرنے میں مصروف ہو گئے۔ سلیمان بڑا اکڑتا ہوا ایک کونے کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ اس کے ساتھ عمران اور پھر باقی ساتھ بیٹھ گئے۔

چند لمحوں بعد مشروبات کی ٹرے لائی گئیں اور سلیمان کو تو انتہائی مودبانہ انداز میں مشروب پیش کیا گیا جب کہ عمران اور باقی لوگوں کو اس طرح جیسے انہیں بھگتایا جا رہا ہو۔

اسی لمحے ایک غیر ملکی عورت قریب کے دروازے سے نکلی اور بوکھلائے ہوئے انداز میں سیدھی سلیمان کی طرف بڑھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا البم تھا اور چہرے پر گہری پریشانی کے آثار تھے۔

"جی۔۔۔ جی آپ آغا سلیمان پاشا ہیں" ۔۔۔۔۔ اس غیر ملکی عورت نے بڑے پریشان سے لہجے میں سلیمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے" ۔۔۔۔۔؟ سلیمان نے بڑے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔۔۔ آپ نے حکم دیا ہے کہ ماڈلز کا البم آپ سے اپروو کرایا جائے۔ وہ البم میں لے آئی ہوں ۔۔۔۔۔ شو شروع ہونے میں چند منٹ رہ گئے ہیں ۔۔۔ سر یہ دیکھ لیجئے" ۔۔۔۔۔ عورت نے البم بڑے مودبانہ انداز میں سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹری! ۔۔۔ اسے دیکھو ۔۔۔۔ تمہیں ہماری پسند کا علم تو ہے" ۔ سلیمان نے بڑے تحکمانہ انداز میں البم لے کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو اس طرح سیٹ پر سکڑا ہوا بیٹھا تھا جیسے نامحرموں میں کوئی شرمیلی دوشیزہ بیٹھی ہو۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں دیکھوں ۔۔۔ یہ تو نامحرم عورتیں ہوں گی اور اماں بی" ۔ عمران نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری" ۔۔۔ سلیمان کی آواز میں آسمانی بجلی جیسا کڑکا تھا۔

"جج ۔۔۔ جج ۔۔۔ جی اچھا ۔۔۔ دیکھتا ہوں سر" ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جلدی سے البم لے کر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ ہر صفحے پر ایک لڑکی کا کلرڈ فوٹو تھا۔ اور وہ برے برے منہ بناتا ہوا مسلسل صفحے پلٹتا گیا۔ لیکن پھر اس کے چہرے پر یکلخت ایک انوکھی سی چمک ابھر آئی اور صفحے پلٹنے کی رفتار قدرے کم ہو گئی۔

"یہ جیولری بھی نمائش کا حصہ ہے میڈم" ۔۔۔۔۔ عمران نے اس غیر ملکی عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیولری! ۔۔۔ کونسی جیولری سر" ۔۔۔۔۔ عورت نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہ جو ان لڑکیوں نے پہن رکھی ہے ۔۔۔۔ بالکل ایک ہی نمونے کی

"ہے ——— ذرا بھی فرق نہیں ہے" ——— عمران نے کہا۔

"یس سر ——— دراصل یہ ہر لباس کے ساتھ خوبصورت لگتی ہے" ——— عورت نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— سب کو پیش کرو ——— یہ تو سب اچھے لباس ہیں" عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور البم بند کر کے واپس اس عورت کو دے دی۔ عورت شکریہ ادا کر کے چلی گئی۔

"تم شو دیکھو ——— میں آ رہا ہوں" ——— اچانک عمران نے سیٹ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کہاں جا رہے ہو عمران ——— شو شروع ہونے والا ہے" ——— جولیا نے جو اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جھلا کر کہا کیونکہ سامنے سٹیج پر تنا ہوا خوبصورت پردہ اب سمٹنے لگا تھا۔

"وہ ——— وہ ——— پ ——— پ ———" عمران نے سکول کے بچوں کی طرح مٹھی بند کر کے ایک انگلی کھڑی کرتے ہوئے پریشان سے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

عمران تیزی سے اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ غیر ملکی عورت البم لے کر نکلی تھی۔ اسی لمحے شو کے شروع ہونے کا اعلان ہوا اور ہال کی تمام بتیاں بجھ گئیں۔ اب صرف سٹیج پر رنگ برنگی تیز روشنیاں جگمگا رہی تھیں اور پھر ایک خوبصورت ماڈل گرل سٹیج پر آئی اور لباس کے مختلف پوز اس نے دکھانے شروع کر دیئے۔ اب جولیا عمران کو بھول بھال کر شو دیکھنے میں ایسی متوجہ ہوئی کہ دو گھنٹوں بعد جب شو ختم ہوا اور ہال کی بتیاں جلیں تو اس لمحے اسے عمران کا خیال آیا

اس نے چونک کر دیکھا تو عمران کی کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ شاید دوبارہ آیا ہی نہ تھا۔ وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ ہال سے باہر جائیں کہ ایک نوجوان لڑکی تیز تیز قدم اٹھاتی ہال میں داخل ہوئی اور جولیا کی طرف آنے لگی۔

"آپ مس جولیانا ہیں" ——— لڑکی نے ہانپتے ہوئے جولیا سے کہا۔

"ہاں ——— کیوں" ——— جولیا نے حیرت بھرے انداز میں چونک کر کہا۔ باقی ساتھی بھی جو کھڑے ہو گئے تھے چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"آپ کا فون ہے ——— ادھر کمرے میں تشریف لائیے" ——— لڑکی نے کہا اور جولیا نے ایک لمحہ مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر اس لڑکی کے پیچھے چلتی ہوئی قریبی دروازے سے داخل ہو کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئی۔ وہاں ایک میز پر ٹیلیفون رکھا تھا اور اس کا رسیور علیحدہ میز پر پڑا تھا۔

"آپ فون سنیں" ——— لڑکی نے کہا اور تیزی سے دوسرے دروازے سے باہر نکل گئی۔

"یس جولیا سپیکنگ" ——— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ یہاں کس نے اسے فون کیا ہے۔

"ایکسٹو" ——— دوسری طرف سے ایکسٹو کی سرد اور غراتی ہوئی آواز سنائی دی اور جولیا کے جسم میں جیسے خوف کی سرد لہر سی دوڑتی چلی گئی۔

"ج ——— ج ——— یس سر" ——— جولیا بری طرح بوکھلا گئی۔

"جب میں نے تمہاری سیٹیں کینسل کرا دی تھیں تو پھر تم شو میں کیوں گئیں" ——— ایکسٹو کا لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔

"س ——— سر ——— وہ سارے ساتھی ——— وہ سر ———" جولیا کی حقیقت میں خوف سے گھگھی سی بندھ گئی اور وہ کوئی جواب نہ

دے سکی۔

"سنو! ـــ تمہاری جواب طلبی ہوگی لیکن بعد میں ـــ فی الحال تم ساتھیوں کو لے کر فوراً ایئرپورٹ پہنچو ـــ وہاں تم سب نے اس بات کی نگرانی کرنی ہے کہ شو کی ماڈلز گرلز سے یہاں کا کوئی مقامی آدمی ملتا ہے یا نہیں ـــ اگر کوئی ملے تو پھر تم نے اس کی نگرانی کرنی ہے"

دوسری طرف سے الکیٹو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جولیا نے مردہ ہاتھوں سے رسیور واپس رکھا اور پھر ہال والے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے ذہن میں بھونچال سا آیا ہوا تھا۔ الکیٹو کی جواب طلبی کے خوف سے اس کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔ اور جسم بری طرح کانپ رہا تھا اور اب وہ سوچ رہی تھی کہ واقعی اس سے حماقت ہوئی ہے اُسے شو دیکھنے کی بجائے واپس چلے جانا چاہیئے تھا۔

"یس ـــ کم اِن" ـــ دستک کی آواز سنتے ہی آرام کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام لوسیا نے چونک کر کہا۔

دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور جم اندر داخل ہوا۔

"کیا رہا جم" ـــ؟ مادام لوسیا نے چونک کر پوچھا۔

"او۔کے مادام" ـــ جم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بیٹھ کر تفصیل بتاؤ ـــ یہ بہت اہم ہے" ـــ مادام لوسیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام! ـــ میں کمرہ نمبر بیس میں تھا کہ مخصوص کوڈ بتا کر دو آدمی بڑے بڑے دو بیگ مجھے دے گئے۔ پھر میں ـــ ہدایت کے مطابق یہ دونوں بیگ لے کر ساتھ والے کمرے میں گیا ـــ وہاں میں نے ان دونوں بیگوں کو ہدایت کے مطابق ایک بڑے بیگ میں رکھ دیا جو پہلے سے وہاں موجود تھا۔ اور استقبالیہ پر فون کر کے پورٹر جیکسن کو طلب کیا ـــ پورٹر

نے وہ بڑا بیگ اٹھایا اور لے کر باہر چلا گیا ——— میں بعد میں باہر آیا
میں پہنچا تو وہ بیگ بند کار کی پچھلی سیٹ پر موجود تھا ——— میں کار
کر سیدھا رائلسن کلب گیا ——— وہاں سرخ ٹائی والے نے مخصوص کو
اور بیگ لے کر کلب کے اندر چلا گیا اور میں وہاں سے واپس آ گیا" ———
جم نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"کوئی تعاقب ——— یا نگرانی" ——— ؟ مادام نے پوچھا۔

"نہیں مادام! ——— میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق اچھی طرح
کیا تھا" ——— جم نے جواب دیا۔

"اوکے" ——— مادام نے کہا اور خاموش ہو گئی۔ اس کے چہرے
گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔

"مادام! ——— شو کا وقت ہو گیا ہے" ——— چند لمحوں بعد جم نے

"اوہ ہاں! ——— تم جاؤ۔ میں ایک ضروری فون کے انتظار میں ہوں
اس کے بعد آ جاؤں گی" ——— مادام نے چونک کر جواب دیا۔

"تو میں بھی انتظار کر لیتا ہوں" ——— جم نے سر ہلاتے ہوئے جواب

"نہیں ——— تم جاؤ ——— میں پہنچ جاؤں گی" ——— مادام لوسیا نے
قدرے سخت لہجے میں کہا اور جم سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔

مادام لوسیا خاموش بیٹھی رہی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد سامنے میز پر
رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام لوسیا نے جھپٹ کر رسیور
اٹھا لیا۔

"یس لوسیا سپیکنگ" ——— لوسیا نے نرم لہجے میں کہا۔

"مادام! ——— میں چیکو بول رہا ہوں ——— مال پہنچ گیا ہے اور میں
نے اسے آبدوز میں بحفاظت پہنچا دیا ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی پرابلم ——— کوئی پریشانی" ——— مادام نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نو مادام! ——— سب اوکے ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا
اور مادام نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے
گہرے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جیسے کوئی بہت کٹھن مشن اطمینان بخش
طریقے سے مکمل ہو گیا ہو۔

لوسیا رسیور رکھ کر اٹھی اور لہرانے کے سے انداز میں چلتی ہوئی باتھ روم کی
طرف بڑھ گئی۔ باتھ روم سے جب وہ باہر نکلی تو اس کے جسم پر انتہائی خوبصورت
اور شاندار لباس تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف
بڑھی اور پھر کمرے سے نکل کر وہ راہداری میں چلتی ہوئی ایک بڑے
سے برآمدے میں پہنچ گئی۔ جس کے باہر وسیع و عریض پورچ میں سرخ
رنگ کی خوبصورت کار کھڑی تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک باوردی
ڈرائیور موجود تھا۔

ڈرائیور نے مادام لوسیا کو دیکھتے ہی جلدی سے کار کا عقبی دروازہ کھول
دیا اور مادام لوسیا بڑے مطمئن انداز میں پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ڈرائیور
نے بڑے مودبانہ انداز میں دروازہ بند کیا اور گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر
بیٹھ گیا۔ اور پھر کار آگے بند پھاٹک کی طرف بڑھنے لگی۔ ڈرائیور نے پھاٹک
کے قریب پہنچ کر ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو پھاٹک
خودکار انداز میں کھلتا گیا۔ اور ڈرائیور کار باہر سڑک پر لے آیا۔

"شیرٹن ہوٹل" ——— مادام لوسیا نے پھاٹک سے نکلتے ہوئے کہا اور ڈرائیور

نے سر ہلا دیا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کار تھوڑی دیر ہی میں شیرٹن ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور پارکنگ کی طرف مڑ گئی ڈرائیور نے کار روکی اور پھر ڈیش بورڈ سے ایک لفافہ باہر نکالا۔ اس لفافے میں شیرٹن ہوٹل کا مونوگرام موجود تھا۔ لفافہ لے کر ڈرائیور نیچے اترا اور پھر اس نے مادام کی سیٹ کا دروازہ کھولا اور مادام لوسیا باہر آگئی۔ ڈرائیور نے دروازہ بند کیا اور پھر مؤدبانہ انداز میں مادام لوسیا کے پیچھے چلتا ہوا لاؤنج سے گزر کر اس راہداری میں آگیا۔ جہاں ہال کا مین گیٹ تھا۔ یہاں اس نے آگے بڑھ کر لفافہ وہاں کھڑے سپروائزر کی طرف بڑھایا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔ مادام لوسیا وہاں کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

سپروائزر نے لفافے میں موجود ٹکٹ دیکھی اور پھر اس کا ایک کوپن پھاڑ کر اس نے دربان کو گیٹ کھولنے کا اشارہ کیا اور کوپن مادام کی طرف بڑھا کر مؤدبانہ انداز میں اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔

مادام نے کوپن لے کر اپنے خوبصورت پرس میں رکھا اور بڑے باوقار انداز میں ہال میں داخل ہو گئی۔ گیٹ کی دوسری طرف ایک اور سپروائزر کھڑا تھا

"آپ کا سیٹ نمبر مادام" ——— سپروائزر نے سر جھکاتے ہوئے پوچھا۔

"تھرٹی ون" ——— مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس مادام! ——— ادھر تشریف لائیے" ——— سپروائزر نے کہا اور وہ اسے لے کر ہال کی سائیڈ گیلری سے گزرتا ہوا سب سے آگے لے آیا اور پھر اس نے دوسری رو کی کونے والی خالی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ اور مادام مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی۔

"آپ آگئیں ——— میں تو سوچ رہا تھا کہ شاید" ——— ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جم نے مسکرا کر کہا۔

"ظاہر ہے جب سیٹ بک تھی تو آنا ہی تھا" ——— مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے وہ چونک پڑی۔ کیونکہ ایک سپروائزر ایک غیر ملکی لڑکی اور چند مردوں کو لے کر سامنے والی بالکل پہلی رو کے سامنے آیا اور اس نے انہیں اس قدر مؤدبانہ انداز میں سیٹوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا کہ مادام لوسیا حیرت سے ان لوگوں کو دیکھنے لگی۔ اسے سب سے زیادہ حیرت ایک نوجوان کو دیکھ کر ہوئی تھی جو میلا اور گندا سا مقامی لباس پہنے ہوئے تھا اور اس کے چہرے پر حماقتیں جلوہ گر تھیں۔

آنے والے سب سیٹوں پر بیٹھ گئے تھے۔ مادام لوسیا کی نظریں پہلی رو کی دوسری سیٹ پر بیٹھے ہوئے اس مقامی لباس والے پر جمی ہوئی تھیں۔ جو بڑا اکڑا سا بیٹھا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ یہ شخص کون ہو سکتا ہے اور اسے اس سادہ لباس میں ہوٹل والوں نے اندر کیسے آنے دیا۔ حالانکہ وہ دیکھ رہی تھی کہ یہاں سب لوگ شاندار لباسوں میں ملبوس تھے اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کے جسم پر بہترین تراش کا سوٹ تھا۔ اس مقامی لباس والے کی دوسری طرف ایک غیر ملکی لڑکی بیٹھی تھی اور پھر دوسرے مقامی افراد۔ لیکن یہ سب شاندار لباسوں میں تھے۔ پھر ان کو مشروبات پیش ہونے لگے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک غیر ملکی عورت کو ایک البم اٹھائے ان کی طرف آتے دیکھا۔ تو وہ چونک پڑی۔ یہ مادام زویا تھی جو کہ اس فیشن شو کی انچارج تھی۔

مادام لوسیا حیرت سے مادام زویا کو دیکھنے لگی۔ مادام زویا کے چہرے پر

گہری پریشانی کے آثار تھے۔ وہ سیدھی اس مقامی لباس والے کے سا
بہترین تراش کے سوٹ میں ملبوس پائپ پیتے ہوئے آدمی سے مخاط
ہو کر بولی۔

"آپ آغا سلیمان پاشا ہیں"۔۔۔۔ مادام زدیا نے بڑے گھبرائے ہ
لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے"۔۔۔۔ اس آدمی نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا ا
پھر مادام لوسیا کی آنکھیں اس وقت حیرت سے پھیلنے لگیں جب مادا
زدیا نے بڑے احترام بھرے انداز میں البم اس کی طرف بڑھایا کہ وہ اسے
چیک کر لے۔ اور پھر اس آغا سلیمان پاشا نے بڑی بے نیازی سے الب
اس مقامی آدمی کی طرف بڑھا دیا۔ وہ اسے سیکرٹری کہہ رہا تھا۔ اس
مقامی لباس والے نے مقامی زبان میں کوئی بات کی۔ اس کا لہجہ بیحد گھبرا
ہوا تھا۔ لیکن پھر وہ البم کھول کر دیکھنے لگا۔

مادام لوسیا ذرا سی آگے کو ہو گئی۔ اور اس نے دیکھا کہ البم میں شو
پیش ہونے والی ماڈل گرلز کے رنگین فوٹو تھے۔ وہ سیکرٹری اتنی تیزی سے
صفحے بدلتا جا رہا تھا کہ جیسے بس رسم سی پوری کر رہا ہو۔ اور پھر اچانک اس
کے صفحے پلٹنے کی رفتار کم ہو گئی۔

"یہ جیولری بھی اس نمائش کا حصہ ہے میڈم"۔۔۔۔ اس سیکرٹری
نے اس بار انگریزی میں کہا۔ وہ بڑے غور سے ہر ماڈل کے گلے میں پہنے
ہوئے لاکٹ اور اس کی انگلی میں موجود انگوٹھی کو دیکھ رہا تھا۔ مادام
لوسیا کا دماغ گھوم گیا۔ مادام زدیا نے کچھ کہا۔ لیکن مادام لوسیا نہ سن سکی کہ اس
نے کیا جواب دیا ہے۔ اور پھر اس سیکرٹری نے البم بند کر کے مادام زدیا

کر دی اور وہ شکریہ ادا کرتی ہوئی واپس چلی گئی۔

"کیا بات ہے مادام"۔۔۔۔ جم نے مادام لوسیا کو حیران اور قدرے ہراساں
دیکھتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو"۔۔۔۔ مادام نے سخت لہجے میں کہا اور جم خاموش ہو گیا۔

اسی لمحے وہ سیکرٹری سیٹ سے اٹھا تو ساتھ بیٹھی ہوئی غیر ملکی لڑکی
نے چونک کر اس سے کچھ کہا۔ بات مقامی زبان میں کی گئی تھی لیکن اس
میں ایک نام عمران استعمال ہوا۔ اور پھر وہ آدمی تیزی سے چلتا ہوا اسی
دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر مادام زدیا گئی تھی۔

اسی لمحے ہال کی بتیاں بجھ گئیں اور سٹیج پر تیز روشنیاں بکھر گئیں۔ مادام
لوسیا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر اس سے پہلے کہ جم کچھ پوچھتا
وہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں گئی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی وہ
ہال کے پچھلے مین گیٹ کی طرف بڑھتی گئی۔ اس کے ذہن میں بھونچال
سا آیا ہوا تھا۔

ہال سے نکل کر مادام لوسیا استقبالیہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"یس میڈم"۔۔۔۔ کاؤنٹر گرل نے حیران ہو کر پوچھا۔ کیونکہ اس نے
مادام لوسیا کو ہال سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔ اس وقت وہ بالکل خالی کھڑی تھی
استقبالیہ راہداری بھی خالی تھی۔

"ایک فون کرنا ہے"۔۔۔۔ مادام نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس میڈم"۔۔۔۔ لڑکی نے کاؤنٹر پر رکھا ہوا فون اس کی طرف
کھسکاتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا اور مادام لوسیا نے جلدی سے رسیور
اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کاؤنٹر گرل خاموش کھڑی

اُسے فون کرتے دیکھ رہی تھی۔

"یس —— چیکو سپیکنگ" —— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں" —— لوسیا نے ہونٹ دباتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" —— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"فوراً اپنے ساتھیوں سمیت شیرٹن ہوٹل آجاؤ —— فوراً" —— لوسیا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے مڑی اور بجائے ہال میں جانے کے باہر کی طرف چل پڑی۔

باہر برآمدے میں آکر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے تھے کہ ایک سائیڈ سے باوردی ڈرائیور نکل کر اس کے قریب آیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

"کار میں چلو" —— مادام لوسیا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کار کی طرف بڑھ گئی۔

پارکنگ سنسان تھی۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر خود ہی کار کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گئی۔ ڈرائیور نے اپنی سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔

"سنو جونی! —— ابھی چیکو یہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا۔ تم نے اُسے ہدایات دینی ہیں کہ اس نے چند افراد کا تعاقب کرنا ہے۔ میں ان کے حلیئے اور لباس کی تفصیلات تمہیں بتا دیتی ہوں۔ اچھی طرح ذہن نشین کر لو۔ یہ اُسے بتا دینا" —— مادام نے کہا۔

"یس مادام" —— جونی نے مڑ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مادام نے جلدی جلدی اُسے اس غیر ملکی لڑکی۔ مقامی لباس والے آدمی —— اور باقی

سب کے حلیئے اور لباس بتانے شروع کر دیئے۔

"اوہ —— اوہ —— وہ آرہا ہے" —— اچانک مادام نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ کیونکہ سامنے وہی مقامی لباس والا آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ کی طرف آتا دکھائی دے رہا تھا۔

مادام جلدی سے نیچے جھک گئی تاکہ باہر سے اُسے دیکھا نہ جا سکے وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا قریب سے ہو کر آگے بڑھ گیا۔ اور پھر وہ ایک سپورٹس کار میں بیٹھ گیا اور دوسرے لمحے سپورٹس کار خاصی تیز رفتاری سے پارکنگ سے نکل کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

"تم یہیں رکو جونی! —— میں اس کار کا تعاقب کرتی ہوں" —— مادام لوسیا نے جلدی سے کار سے نکلتے ہوئے کہا اور ڈرائیور جونی جلدی سے باہر آ گیا۔

"چیکو کو کہنا کہ اس کے باقی ساتھیوں کا احتیاط سے تعاقب کرے۔ میں اس سے رپورٹ لے لوں گی" —— مادام نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کار آگے بڑھا دی۔

سپورٹس کار سے اس نے کافی فاصلہ رکھا تھا تاکہ سپورٹس کار والے کو تعاقب کا احساس نہ ہو سکے۔ اور پھر سپورٹس کار مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد ایک قلعہ نما عمارت کے گیٹ پر رک گئی۔ مادام لوسیا نے کافی فاصلے پر کار روک دی۔ چند لمحوں بعد اس قلعہ نما عمارت کا پھاٹک خود بخود کھلا اور سپورٹس کار اندر چلی گئی۔ اور پھاٹک بند ہو گیا۔

مادام لوسیا نے کار آگے بڑھائی اور پھر وہ اُسے آہستہ آہستہ چلاتی ہوئی اس پھاٹک کے سامنے سے گذری۔ وہ بڑے غور سے اس عمارت اور

پھاٹک کا جائزہ لے رہی تھی۔ اور اس کے بعد اس نے کار کی رفتار تیز کی اور واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھ گئی۔ ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے بٹن کے ذریعے سے اس نے پھاٹک کھولا اور کار اندر پورچ میں پہنچ گئی۔

پورچ میں کار روک کر وہ اتری اور پھر تقریباً دوڑتی ہوئی راہداری سے گذر کر ایک چھوٹے سے کمرے میں آئی۔ اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کیا اور پھر کمرے کی سائیڈ میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں رکھا ہوا ایک ٹرانسمیٹر سا اٹھا کر مڑی اور اسے کمرے کے درمیان رکھی ہوئی میز پر رکھ کر ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اس نے ٹرانسمیٹر کے عقب میں لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن پریس کیا اور پھر ٹرانسمیٹر کے سامنے کے رخ لگی ہوئی دو نابوں کو مختلف سمتوں میں گھمانا شروع کر دیا۔ جب ٹرانسمیٹر کے ڈائل پر موجود دو مختلف رنگوں کی سوئیاں ایک دوسرے کو کراس کر کے ایک دوسرے کی مخالف سمتوں میں مخصوص ہندسوں پر پہنچیں تو مادام لوسیا نے نابوں سے ہاتھ ہٹا کر نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر سے ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد ہی موسیقی اچانک رک گئی اور ایک بھاری آواز برآمد ہوئی۔

"آپ ریڈیو ٹریائی سے موسیقی سن رہے تھے" ـــــ اور جیسے ہی یہ فقرہ مکمل ہوا۔ مادام لوسیا نے جلدی سے ایک اور بٹن پریس کر دیا اور دوبارہ موسیقی کی آواز نکلنے لگی۔ پھر اچانک موسیقی کی جگہ ایسی ٹوں ٹوں کی

آوازیں نکلنے لگیں جیسے ٹرانسمیٹر سے نکلتی ہیں۔

"ہیلو ـــــ ہیلو ـــــ لوسیا کالنگ چیف باس۔ اوور" ـــــ مادام لوسیا نے فوراً پہلے والا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"یس ـــــ چیف باس اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"چیف باس! ـــــ میں نے مال جیکو کے ذریعے آبدوز تک پہنچا دیا ہے۔ اوور" ـــــ لوسیا نے کہا۔

"پھر کال کی وجہ۔ اوور" ـــــ چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا اور جواب میں لوسیا نے فیشن شو میں جانے سے لے کر اس مقامی آدمی کے اس قلعے نما عمارت میں جانے تک پوری تفصیل بتا دی۔

"تم چونکی کس بات پر تھی۔ اوور" ـــــ چیف باس نے پوچھا۔

"باس! ـــــ وہ آدمی جیولری کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کا لباس بھی عجیب و غریب تھا ـــــ ویسے وہ شکل و صورت سے بالکل احمق سا لگ رہا تھا۔ اوور" ـــــ لوسیا نے کہا۔

"میں ساری بات سمجھ گیا ہوں ـــــ اس آدمی کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ۔ اوور" ـــــ چیف باس نے کہا اور مادام لوسیا نے حلیہ تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔

"ہونہہ! ـــــ اب تم ایسا کرو کہ فوراً جم کا خاتمہ کر دو ـــــ یہ گروپ یقیناً ڈیگزا کا بائر گروپ ہو گا ـــــ اور پھر اس گروپ کی نگرانی کر کے اصل مشن پر کام شروع کر دو ـــــ جم کی وجہ سے ہمارا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا ہے" ـــــ چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن باس! ـــــ سوائے اس غیر ملکی لڑکی کے باقی سارے لوگ تو مقامی ہیں ـــــ اور ڈیگورا کا مقامی افراد سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اوور" ـــــ لوسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو لوسیا! ـــــ تم ڈیگورا کو پوری طرح نہیں جانتی ـــــ وہ ہمیشہ مقامی افراد کو سامنے لاتا ہے اور اصل آدمی پیچھے رکھتا ہے جو آخری لمحات میں آگے آتے ہیں ـــــ مجھے یقین ہے کہ ان لوگوں کی نگرانی سے ڈیگورا کے اصل آدمیوں کا بھی پتہ چل جائے گا ـــــ اور دوسری بات یہ کہ اب ڈیگورا اس جیولری کے پیچھے بھاگتا رہے گا ـــــ اور یہ یہ کہ ہمارا اصل مشن اس کی نگاہوں سے اوجھل رہے گا ـــــ تم نے واقعی اچھی پلاننگ کی ہے ـــــ اس مقامی آدمی کا جیولری میں دلچسپی لینا یہ ظاہر کر رہا ہے کہ ڈیگورا اسے ہی ہمارا اصل مشن سمجھ رہا ہے ـــــ اوور" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"لیکن باس! ـــــ اگر جم نے اسے ٹپ دی ہوتی تو وہ جیکو کے پیچھے بھاگتا ـــــ اسے فیشن جیولری پر شک کرنے کی کیا ضرورت تھی اوور" ـــــ لوسیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"دراصل ڈیگورا سمجھتا ہے کہ ہم اصل مشن چھپانے کے لئے اسے چکر دے رہے ہیں۔ اصل مشن وہی ہے ـــــ اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب ڈیگورا کے آدمی لازماً ان ماڈلز کے پیچھے دوڑیں گے۔ اوور" ـــــ چیف باس نے کہا۔

"اوہ ـــــ واقعی ایسا ہی ہوا ہوگا ـــــ باس! ایک کام اور ہو سکتا ہے کہ ہم جم کو زندہ رکھ کر انہیں پوری طرح چکر دیں ـــــ اور جب وہ لوگ

بالکل پھنس جائیں اس چکر میں ـــــ تو پھر ان کا خاتمہ کر کے اصل مشن شروع کیا جائے۔ اوور" ـــــ لوسیا نے کہا۔

"سنو لوسیا! ـــــ میں جو کہہ رہا ہوں وہ کرو ـــــ تم جس قدر جلد ممکن ہو جم کا خاتمہ کر دو ـــــ اب اس کا مزید زندہ رہنا ہمارے لئے خطرناک ثابت ہوگا۔ اوور" ـــــ اس بار چیف باس کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا۔

"یس باس! ـــــ اوور" ـــــ لوسیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کئے اور پھر اسے اٹھا کر واپس الماری میں رکھ اور الماری بند کر کے اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور اس کمرے سے نکل کر وہ ایک اور کمرے میں آ گئی۔

یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ وہ ابھی اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھی ہی تھی کہ اسے کال بیل کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی سامنے دیوار پر لگی ہوئی ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر جم پھاٹک کے باہر کھڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ لوسیا نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے مختلف بٹنوں میں سے ایک بٹن دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد قدموں کی آواز ابھری اور پھر دروازے پر جم نظر آیا۔

"آؤ جم بیٹھو" ـــــ لوسیا نے جم سے مخاطب ہو کر کہا اور جم میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔

"مادام! ـــــ آپ اٹھ کر چلی آئیں" ـــــ جم نے کہا۔

"ہاں! ـــــ مجھے وہاں ڈیگورا کا گروپ نظر آ گیا تھا" ـــــ لوسیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ڈیگورا گروپ! ــــ اوہ! ــــ وہ کونسا گروپ تھا ــــ میں ڈیگورا
کے آدمیوں کو اچھی طرح جانتا ہوں ــــ مجھے تو وہاں اس گروپ کا ایک
آدمی بھی نظر نہیں آیا ــــ وہ چاہے میک اپ میں بھی ہوتے ــــ لیکن
میری نظروں سے نہ چھپ سکتے تھے" ــــ جم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو جم! ــــ تم میرے متعلق کیا جانتے ہو" ــــ ؟ لوسیا نے اچانک
سوال کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے متعلق ــــ میں کیا جانتا ہوں ــــ اوہ! یہ آپ کیوں پوچھ
رہی ہیں" ــــ جم نے چونک کر پوچھا۔

"تم بتاؤ تو سہی" ــــ لوسیا نے کہا۔

"مجھے اتنا معلوم ہے کہ آپ کا تعلق ناران کی سب سے بڑی تنظیم
سلور ہینڈز سے ہے" ــــ جم نے جواب دیا۔

"دیکھو جم! ــــ میرا نام لوسیا ہے ــــ اور میں سلور ہینڈز کی چیف
ایجنٹ ہوں ــــ مجھ سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی ــــ مجھے
معلوم ہوا ہے کہ تمہارا تعلق ڈیگورا سے رہا ہے" ــــ لوسیا نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"ڈیگورا سے ــــ اور میرا تعلق ــــ یہ کیسے ممکن ہے مادام" ــــ
جم نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز میں ہلکی سی بے چینی
نمایاں ہو گئی تھی۔

"اچھا سوال ہے ــــ لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ــــ
بس مجھے ذاتی طور پر پسند آ گئے تھے اس لئے میں نے تمہیں قبول کر لیا
لیکن اگر یہ سمجھتے ہو کہ تم ڈیگورا کو میرے متعلق اطلاع دینے کے باوجود مجھ سے

بچ رہو گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے ــــ اور تم رات مجھے شراب پلا کر جو کچھ
ہمارے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے وہ میں تمہیں اب بتا دیتی ہوں" ــــ
لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور جم کی حالت یکلخت بدل گئی۔ اس نے بجلی کی سی
تیزی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"اوہ! ــــ میں تو حیران تھا کہ تم جیسی سیدھی سادھی اور عیاش لڑکی آخر
کس طرح سلور ہینڈز سے متعلق ہو سکتی ہے ــــ لیکن اب مجھے سمجھ آئی
ہے کہ تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی گہری ہو" ــــ جم کا لہجہ بھی اور اس کا
چہرہ بھی یکلخت بدل گیا تھا۔

اور پھر لوسیا کے قہقہے سے کمرہ گونج اٹھا۔

"تم بڑی جلدی گھبرا گئے جم ــــ ویسے یہ ریوالور خالی ہے۔ بے شک
چیک کر لو" ــــ لوسیا نے ہنستے ہوئے کہا اور جم نے بے اختیار چونک کر
ریوالور کی طرف دیکھا ہی تھا کہ ایک دھماکہ ہوا اور ساتھ ہی جم چیخ مار کر سیدھا
پشت کے بل پیچھے جا گرا۔ اس کے سینے میں عین دل والی جگہ پر
سوراخ ہو چکا تھا۔ وہ صرف چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

لوسیا نے منہ بناتے ہوئے میز کے کنارے پر لگے ہوئے ایک بٹن پر
سے انگلی ہٹالی جس کی مدد سے اس نے میز کے دوسرے کنارے سے فائر کیا تھا۔

"احمق آدمی ــــ لوسیا کو بیوقوف سمجھ رہا تھا" ــــ لوسیا نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور لوسیا نے چونک
کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس لوسیا سپیکنگ" ــــ لوسیا کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

"چیکو بول رہا ہوں مادام" ——— دوسری طرف سے چیکو کی آواز سنائی دی۔

"یس ——— کیا رپورٹ ہے" ——— ؟ لوسیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام! ——— یہ گروپ فیشن شو سے نکل کر سیدھا ایئر پورٹ گیا اور پھر انہوں نے ان ماڈلز کی بڑی سختی سے نگرانی شروع کر دی ——— جب ماڈلز کا چارٹرڈ طیارہ پرواز کر گیا تو اس غیر ملکی لڑکی نے ٹیلیفون کر کے رپورٹ دی ——— میں نے وائرلیس کیچر کے ذریعے یہ کال ٹیپ کر لی اور میں یہ ٹیپ جونی کے ہاتھ آپ کو بھجوا رہا ہوں" ——— چیکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ گروپ کہاں ہے" ——— ؟ لوسیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"وہ ایک عمارت میں واپس گئے ہیں ——— اور ہم اس عمارت کی نگرانی کر رہے ہیں ——— وہ ابھی تک اس عمارت میں ہیں" ——— چیکو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— نگرانی جاری رکھو ——— میں ٹیپ سننے کے بعد تمہیں مزید ہدایات دوں گی" ——— لوسیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سامنے سکرین روشن ہو گئی۔ لوسیا نے دیکھا کہ پھاٹک کے باہر جونی کھڑا تھا۔ لوسیا نے گیٹ کھولنے کا بٹن پریس کیا تو سکرین تاریک ہو گئی اور پھر چند لمحوں بعد جونی کے قدموں کی آواز کمرے سے باہر گونجی۔

"کم ان جونی" ——— لوسیا نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے جونی دروازے پر نمودار ہوا۔ لیکن سامنے پڑی ہوئی جم کی لاش دیکھ کر چونک پڑا۔

اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت کے آثار نمودار ہوئے۔ لیکن پھر دوسرے ہی لمحے وہ سنبھل گیا۔

"چیکو نے یہ ٹیپ دیا ہے" ——— جونی نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ انداز میں جیب سے ایک مائیکرو کیسٹ نکال کر لوسیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم اس جم کی لاش اٹھا کر کسی گٹر میں پھینک آؤ۔ یہ ڈیگررا کا آدمی تھا" ——— لوسیا نے مائیکرو کیسٹ ٹیپ لیتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مادام" ——— جونی نے چونک کر کہا اور پھر اس نے جھک کر فرش پر مردہ پڑے ہوئے جم کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا کمرے کے دروازے سے باہر لے گیا۔

لوسیا نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک مائیکرو ٹیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھا اور کیسٹ اس میں ڈال کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ——— جولیا کالنگ" ——— ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری اور سرد آواز سنائی دی۔

"ہاں! ——— میں ایئر پورٹ سے بول رہی ہوں ——— ماڈلز سے کوئی مقامی یا غیر ملکی آدمی نہیں ملا ——— وہ ایک مخصوص بس میں انہی ماڈلز لباسوں میں یہاں پہنچی ہیں ——— اور پھر انہیں براہ راست چارٹرڈ طیارے میں لے جایا گیا ہے ——— اور پھر چارٹرڈ طیارہ پرواز کر گیا ہے" ——— جولیا نے کہا۔

"انہوں نے وہ جیولری پہنی ہوئی تھی جو انہوں نے شو کے وقت پہن

رکھی تھی" ——— ؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس باس! ——— وہی لباس اور وہی جیولری" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے ——— ٹھیک ہے ——— اب تم تھری پوائنٹ پر پہنچو گی — وہاں مزید ہدایات دی جائیں گی" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور کیسٹ ریکارڈر خاموش ہو گیا۔ لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آف کر دیا۔

"یہ ایکسٹو کون ہو سکتا ہے ——— اس کا مطلب ہے کہ ڈیگورا کا تعلق اس گروپ سے نہیں ہے ——— لیکن پھر ان لوگوں نے جیولری پر کیوں توجہ دی ہے" ——— لوسیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ اٹھی اور اس کمرے سے نکل کر واپس اس کمرے میں پہنچی جہاں اس نے پہلے اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے چیف باس سے بات کی تھی۔ اس بار وہ ٹرانسمیٹر نما ٹرانسمیٹر اٹھائے واپس دفتر والے کمرے میں آئی اور دروازہ اندر سے بند کر کے اس نے دوبارہ چیف باس سے رابطہ قائم کیا۔

"اب کیا بات ہے۔ اوور" ——— ؟ چیف باس نے پوچھا اور لوسیا نے اسے جم کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ اس ٹیپ کے متعلق بھی بتایا اور پھر کیسٹ کو ریوائنڈ کر کے اس نے جولیا اور ایکسٹو کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی چیف باس کو سنا دی۔

"ہونہہ ——— اس کا مطلب ہے کہ یہ کوئی اور گروپ ہے ——— ڈیگورا والا گروپ نہیں ہے ——— لیکن پھر اسے جیولری کے متعلق کیسے پتہ چل گیا" ——— چیف باس نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے باس! ——— کہ یہ ایکسٹو اس مقامی گروپ کا انچارج ہو ——— اور اس کا رابطہ آگے ڈیگورا گروپ سے ہو۔ اوور" ——— لوسیا نے ایک نئے خیال کے تحت کہا۔

"لیکن تم نے رپورٹ کے ان الفاظ پر غور نہیں کیا کہ کوئی مقامی آدمی ان مارلنے نہیں ملا ——— اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی مقامی آدمی کے چکر میں ہیں ——— بہرحال تم ان کی نگرانی جاری رکھو۔ اوور" ——— چیف باس نے کہا۔

"نگرانی تو ہو رہی ہے چیف باس! ——— لیکن اب اصل مشن کا کیا ہو گا۔ اوور" ——— لوسیا نے پوچھا۔

"اب جب تک اس ایکسٹو گروپ کی اصل پوزیشن سامنے نہ آ جائے اصل مشن پر کام شروع نہیں کیا جا سکتا۔ اوور" ——— چیف باس نے کہا۔

"تو پھر باس! ——— کیوں نہ اس گروپ کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اوور" لوسیا نے کہا۔

"ابھی نہیں ——— ابھی صرف نگرانی کرو ——— ایسا ممکن ہے کہ اس گروپ کے خاتمے کے بعد کوئی نیا گروپ سامنے آ جائے جس کا ہمیں علم ہی نہ ہو سکے۔ اوور" ——— چیف باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ——— اوور" ——— لوسیا نے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ——— چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور لوسیا نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اٹھ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لوسیا نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— لوسیا سپیکنگ" ——— لوسیا نے کہا۔

"چکو بول رہا ہوں مادام! ــــ ہمیں ڈاج دیا گیا ہے ــــ وہ عمارت تو خالی پڑی ہوئی ہے اور وہ پچھلے دروازے سے نکل گئے ہیں" ــــ چکو کی آواز سنائی دی اور لوسیا بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ ــــ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ بڑے ہوشیار ثابت ہوئے ہیں ــــ تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں" ــــ لوسیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"میرے علاوہ چھ ساتھی ــــ کیوں" ــــ؟ چکو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تم ایسا کرو کہ اب اپنے ہیڈ کوارٹر جانے کی بجائے فارسٹر جاؤ۔ وہاں پہنچ کر مجھے فون کرو ــــ پھر میں تمہیں نئی ہدایات دوں گی" ــــ لوسیا نے کہا۔

"یس مادام" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلی اور دوڑتی ہوئی راہداری کے آخری حصے میں نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں اتر گئی۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو چکا تھا۔

سیڑھیوں کے اختتام پر ایک بند دروازہ تھا۔ لوسیا نے اسے کھولا اور ایک بڑے کمرے میں داخل ہو گئی۔ اس کمرے کے درمیان میں ایک بڑی سی مشین فرش میں نصب تھی۔ لوسیا نے اس کی سائیڈ میں رکھا ہوا سٹول کھینچا اور مشین کے سامنے بیٹھ کر اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے مشین پر موجود چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور اس کے درمیان ایک چھوٹی سی سکرین پر بجلی کی لہروں جیسی آڑھی ترچھی لکیریں سی نمودار ہونے لگ گئی۔ لوسیا نے مشین کے اور بٹن دباتے تو سکرین

ایک جھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک چھوٹی سی کوٹھی کا منظر ابھر آیا۔ لوسیا نے جلدی سے مشین کی ایک ناب گھمائی تو منظر کلوز اپ میں آتا گیا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے کوٹھی کا اندرونی منظر نظر آنے لگا۔ پورچ میں دو کاریں کھڑی تھیں۔ لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر ناب کو اور زیادہ گھمایا تو منظر غائب ہو گیا اور پھر ایک چھوٹے سے کمرے کا منظر ابھر آیا۔ اس کمرے میں ایک غیر ملکی ٹیلیفون پر جھکا ہوا تھا جب کہ اس کے چھ ساتھی ارد گرد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

لوسیا نے ایک لمحے کے لئے ہونٹ بھینچے اور پھر مشین کے نیچے موجود سرخ رنگ کے ایک ہینڈل کو زور سے کھینچ کر چھوڑ دیا اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ہینڈل جیسے ہی واپس گیا سکرین پر یکلخت گرد و غبار سا چھا گیا۔ ایسے لگتا تھا جیسے گہری دھند چھا گئی ہو اور پھر ایک جھٹکے کے ساتھ سکرین آف ہو گئی۔ لوسیا نے طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے بٹن آف کر دیئے اور پھر اس کا سائیڈ خانہ کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹی سی گھڑی موجود تھی لوسیا نے اس کی سوئیوں کو انگلی کی مدد سے مختلف ہندسوں پر ایڈجسٹ کیا اور پھر خانہ بند کر کے اس خانے کے اوپر لگا ہوا ایک بٹن دبا کر وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی دروازے سے نکل کر سیڑھیوں پر آئی اور راہداری میں دوڑتی ہوئی باہر پورچ کی طرف بڑھی۔

اسی لمحے جونی کار لے کر پھاٹک کے اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔ لوسیا وہیں پورچ میں ہی رک گئی۔ جونی نے کار روکی اور پھر جلدی سے نیچے اتر آیا۔

"جونی! ــــ تم اندر دفتر میں بیٹھو ــــ یہ کار یہیں رہے گی ــــ میں

"آرہی ہوں" ——— لوسیا نے تحکمانہ لہجے میں جوفی سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی پیدل ہی پھاٹک کی طرف بڑھ گئی اور جوفی سر ہلاتا ہوا راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر لوسیا باہر آگئی۔ اور پھر پیدل ہی فٹ پر چلتی ہوئی وہ آگے بڑھتی گئی۔ چند لمحوں بعد ہی ایک خالی ٹیکسی اس کے قریب آکر رکی اور لوسیا جلدی سے اس میں سوار ہو گئی۔

"گرین لینڈ کالونی" ——— لوسیا نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے تیزی سے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ٹیکسی ایک عظیم الشان رہائشی کالونی میں داخل ہوئی تو لوسیا نے اسے چوک پر رکنے کا اشارہ کیا۔ میٹر دیکھ کر اس نے پرس سے ایک نوٹ نکالا اور ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔ ڈرائیور نے باقی رقم اسے واپس کی تو لوسیا نے بقایا رقم لے کر پرس میں رکھی اور پھر چوک پر بنے ہوئے ایک کیفے کی طرف بڑھ گئی۔

"یس میڈم" ——— کیفے کے کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ایک فون کرنا ہے" ——— لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس میڈم" ——— کاؤنٹر مین نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کاؤنٹر پر رکھا ٹیلیفون لوسیا کی طرف بڑھا دیا۔

لوسیا نے رسیور اٹھایا اور پھر اس کی انگلی نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ نوجوان ایک رجسٹر میں اندراجات کرنے میں مصروف ہو گیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔ چار بار گھنٹی بجنے کی آواز سنتے

ہی لوسیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ سے کریڈل دبایا اور رسیور واپس رکھ دیا۔

"سوری! ——— انگیج ٹون آرہی ہے" ——— لوسیا نے کہا اور نوجوان کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے باہر آئی اور پھر فٹ پاتھ پر پیدل چلتی ہوئی وہ ایک خاصی بڑی کوٹھی کے پھاٹک پر رک گئی۔ اس نے کال بیل کا بٹن دبایا۔ چند لمحوں بعد چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان نے باہر جھانکا۔ اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ لوسیا کھڑکی سے اندر داخل ہو گئی۔

"رابرٹ موجود ہے" ——— لوسیا نے سائیڈ میں کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ——— نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور لوسیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے لان کراس کر کے برآمدے کی طرف بڑھ گئی۔ اسی لمحے برآمدے میں ایک لمبا تڑنگا نوجوان نمودار ہوا۔

"اوہ مادام! ——— آپ" ——— اس نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! ——— گروپ اے نظروں میں آگیا تھا اس لئے میں نے سب کو ختم کر دیا" ——— لوسیا نے تیز لہجے میں کہا اور جلدی جلدی قدم اٹھاتی درمیانی راہداری سے گزرتی ہوئی ایک کمرے میں داخل ہوئی۔ نوجوان اس کے پیچھے تھا۔

"رابرٹ! ——— جلدی سے چیف باس سے رابطہ قائم کرو ——— جلدی" ——— لوسیا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ——— رابرٹ نے جواب دیا اور جلدی سے میز پر رکھے ہوئے ایک بڑے سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— رابرٹ کالنگ چیف باس ——— اوور" ——— رابرٹ

نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ۔۔ چیف باس اٹنڈ نگ ۔ اوور" ۔۔۔۔ چیف باس کی آوا[ز] ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

"مادام ہمارے سنٹر میں موجود ہیں ۔۔۔۔ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں اوور" ۔۔۔۔ رابرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑ کر کمرے سے نکل گیا۔

"مادام لوسیا ۔۔۔ اور یہاں ۔ اوور" ۔۔۔۔ چیف باس کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"یس باس! ۔۔ میں نے گروپ اے کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا ہے ۔ چیکو اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کیا گیا تھا ۔۔۔۔ اس کا واضح مطلب تھا کہ وہ لوگ ان کی نظروں میں ہیں چنانچہ میں نے فوراً انہیں فار سنٹر میں بھیجا اور پھر فار سنٹر کو اڑا دیا ۔۔۔۔ اس کے بعد مجھے اپنا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کرنا پڑا کیونکہ جولی کو ٹیپ دیکر چیکو نے یہاں بھیجا تھا ۔۔۔۔ ظاہر ہے میرا ہیڈ کوارٹر بھی ان کی نظروں میں آ گیا ہو گا ۔ چنانچہ میں نے جولی سمیت اپنا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دیا ۔۔۔۔ اور اب میں رابرٹ سنٹر میں منتقل ہو گئی ہوں ۔۔۔۔ اوور" ۔۔۔۔ لوسیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"چیکو کی نگرانی کے بعد تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا ۔۔۔۔ ہم معمولی سا رسک بھی نہیں لے سکتے ۔۔۔ اور سنو! ۔۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ یہ مقامی گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہے ۔۔ ایکسٹو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا کوڈ نام ہے ۔ یہ سب سے خطرناک بات ہوئی ہے ۔ اس لئے تم نے اچھا کیا کہ ہر چیز ختم کر دی ۔۔۔۔ اور سنو! اب تم فوراً اصل مشن رابرٹ کے ذریعے مکمل کرو اور پھر فوراً پاکیشیا سے نکل آؤ ۔۔۔ میں زرکان کو

[...]ل کر کے احکامات دے دیتا ہوں ۔ وہ تمہارے ساتھ تعاون کے لئے [...]ری طرح تیار رہے گا ۔ اوور" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف باس [...]نے کہا۔

"یس باس! ۔۔ آپ زرکان کو کہہ دیں کہ وہ رابرٹ سنٹر پر میرے [س]اتھ رابطہ قائم کرے ۔ اوور" ۔۔۔۔ لوسیا نے جواب دیا تھا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا [او]ر اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف [کر د]یا اور ایک طویل سانس لیتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو احترا
کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو واپس
کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے بھی کرسی سنبھالی۔

"آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی پریشان دکھائی دے رہے ہیں"
بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! ——— کچھ عجیب سے حالات سامنے آئے ہیں ——— یوں محسوس
ہو رہا ہے جیسے پاکیشیا میں کوئی بڑا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ لیکن کوئی بات
واضح طور پر سامنے نہیں آ رہی" ——— عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب! ——— میں سمجھا نہیں" ——— بلیک زیرو نے چونک
کر پوچھا۔

"تمہیں جولیا نے رپورٹ دی ہے" ——— ؟ عمران نے اس کا

وال نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"رپورٹ ——— کیسی رپورٹ ——— وہ تو تھری پوائنٹ سے نکل کر
اپنے اپنے فلیٹوں میں چلے گئے ہیں ——— آپ نے خود ہی تو کہا تھا کر
کیا جائے ——— چنانچہ آپ کے جانے کے دس منٹ بعد میں نے
انہیں تھری پوائنٹ سے جانے کا کاشن دے دیا تھا" ——— بلیک زیرو
حیران ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا جیسے اسے عمران کی بات سمجھ میں
نہ آئی ہو۔

"میں صرف یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کہیں جولیا اور اس کے ساتھیوں کی
نگرانی تو نہیں ہو رہی ——— ان کی واقعی نگرانی ہو رہی تھی۔ سات غیر ملکی دو
کاروں میں تھری پوائنٹ کی نگرانی کر رہے تھے ——— میں جب وہاں پہنچا
میرے سامنے وہ لوگ تھری پوائنٹ میں گئے ——— اور پھر ان میں سے
ایک نے باہر آ کر پبلک بوتھ سے کسی مادام لوسیا کو فون کیا اور اسے رپورٹ دی
عمارت خالی ہے اور وہ لوگ نکل گئے ہیں ——— میں نے وہ نمبر ذہن میں
کر لئے ——— دوسری طرف سے انہیں کسی فارسنٹر میں بھیجا گیا۔ چنانچہ
میں ان کے تعاقب میں وہاں پہنچا ——— اور پھر ان کے اندر جانے کے
بعد ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس عمارت میں جا کر حالات معلوم کئے جائیں
یا انہیں چھوڑ کر اس فون نمبر کے ذریعے اس مادام لوسیا کا سراغ لگایا جائے کہ
اچانک وہ عمارت ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گئی ——— یوں لگتا
تھا جیسے اس عمارت کے اندر انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ فٹ ہو اور اسے
پھاڑ دیا گیا ہو ——— جب کہ وہ لوگ اندر ہی تھے ——— پھر میں وہاں
اس وقت تک رکا رہا، جب تک فائر بریگیڈ والے نہ پہنچے ——— وہ لوگ

واقعی اندر تھے اور فائر بریگیڈ نے ان کی لاشیں نکال لی تھیں — دونوں کاریں بھی تباہ ہو چکی تھیں — اس کے بعد میں نے اس فو
کی مدد سے وہ عمارت تلاش کی جس میں یہ فون نمبر تھا — لیکن میں وہاں پہنچا تو وہ عمارت بھی مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی۔ البتہ وہاں صرف ایک لاش ملی ہے — اور ایک کار وہاں بھی تباہ شدہ حال میں موجود تھی — اس عمارت کو اس قدر خوفناک آگ لگی کہ سب کچھ کر راکھ ہو گیا ہے" — عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — واقعی حیرت انگیز بات ہے — لیکن یہ سب شروع کیسے ہوا — میری تو سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی" — بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے صرف شرارت کرنے کی غرض سے ٹیم کو فیشن شو میں بھیجا پھر خود ہی سر سلطان کو کہہ کر ٹکٹیں کینسل کرا دیں — اور ساتھ ہی وہ نواب وجاہت مرزا کے نام پر بک کرا لیں — اس کے بعد میں نے صرف شرارت کی غرض سے سلیمان کے متعلق شیرٹن ہوٹل والوں کو ک کر سلیمان وزارت ثقافت و سیاحت کا چیف سیکرٹری ہے — وہاں سلیمان کا خوب رعب داب قائم ہو گیا — مقصد صرف تفریح لیکن سلیمان مجھ سے دو ہاتھ آگے نکلا اور اس نے ماڈلز کا البم منگا لیا اس البم کو دیکھتے ہوئے میں اچانک چونکا۔ کیونکہ ہر ماڈل گرل نے ایک قسم کی جیولری پہنی ہوئی تھی — اور خاص بات یہ تھی کہ یہ لاک اس کا ڈیزائن مخصوص قسم کا تھا — اور اس ڈیزائن کا ایک لاکٹ ایک غیر ملکی عورت کی لاش کے ساتھ موجود پرس سے نکلا تھا۔ اس غیر

کو زیرو چوک میں گولی مار دی گئی تھی — یہ لاکٹ سوپر فیاض کے پاس میں نے دیکھا تھا — جب میں نے یہی ڈیزائن ہر ماڈل کے گلے میں دیکھا تو میں بے اختیار چونک پڑا — میری چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجایا اور میں وہاں سے نکل کر سیدھا اس فیشن شو کی انچارج مادام زدیا کے پاس پہنچا — مادام زدیا کو سنٹرل انٹیلی جنس کا کارڈ دکھا کر میں نے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ یہ جیولری اس نے ٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس سے خریدی ہے — اور اس غیر ملکی عورت کو جس جگہ گولی ماری گئی تھی — وہ جگہ ٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس کے سامنے تھی چنانچہ میں وہاں سے نکل کر یہاں آیا اور پھر میں نے ٹائیگر کو ٹن تھاؤزنڈ جیولری کے مالک جنگوار کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے احکامات دیئے اور جولیا کو کہا کہ وہ ایئر پورٹ پہنچے — کیونکہ ان ماڈلز نے وہاں سے سیدھا ایلبٹر جانا تھا — میرا خیال تھا کہ ایئر پورٹ پر اس جیولری کے سلسلے میں کوئی چکر ضرور ہو گا — لیکن جب جولیا نے رپورٹ دی کہ وہاں کچھ نہیں ہوا تو میرے سارے خدشات غلط ثابت ہوئے — اس دوران سلیمان نے رپورٹ دی کہ جولیا اور ساتھی جب فیشن شو سے سٹیشن ویگن کے ذریعے نکلے تھے تو دو کاریں ان کے تعاقب میں گئی تھیں چنانچہ میں سمجھ گیا کہ مادام زدیا نے لازماً اپنی بات چیت سے کسی کو آگاہ کیا ہے — اور جولیا اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی ہو رہی ہے اس لئے میں نے انہیں تھری پوائنٹ پر بھجوایا اور تمہیں کہا کہ دس منٹ بعد انہیں جانے کا کاشن دے دینا — اس دوران میں وہاں آسانی سے پہنچ سکتا تھا — اور پھر واقعی دو کاریں وہاں موجود

تھیں۔ لیکن اس کے بعد وہ تعاقب کرنے والے آدمی عمارت سمیت اُڑ گئے ___ بلکہ جس عمارت میں اس آدمی نے کال کی تھی وہ عمارت بھی تباہ ہو گئی" ___ عمران نے پوری تفصیل سے سارا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس جیولری میں کوئی خاص چکر تھا" ___ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نہیں! ___ میں نے مادام زویا سے ایک ماڈل کی جیولری اتروا کر دیکھی تھی ___ وہ بالکل عام سی جیولری تھی ___ اس میں کوئی خاص بات نہ تھی ___ اس پر میں یہی سمجھا کہ جو ہوگا ایئر پورٹ پر ہوگا ___ لیکن وہاں بھی کچھ نہ ہوا" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تو پھر آخر ہو کیا رہا ہے ___ عمارتیں تباہ کر دی گئیں ___ آدمی مار ڈالے گئے" ___ بلیک زیرو حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہی تو اب معلوم کرنا ہے" ___ عمران نے کہا اور پھر اس نے میز کے کونے پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوتے ہی عمران نے دوسرے بٹن آن کئے تو ٹرانسمیٹر سے مخصوص آواز نکلنے لگی۔

" ہیلو ___ ہیلو ___ عمران کالنگ ٹائیگر۔ اوور" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر ___ ٹائیگر بول رہا ہوں سر ___ اوور" ___ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ___ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" سر ___ جیگوار کو اس کی رہائش گاہ پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور نہ صرف جیگوار کو بلکہ ایک اور جیولر کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اس جیولر کا نام ٹام تھا ___ اور وہ ریڈ اسکوائر جیولری ہاؤس کا مالک تھا۔ اوور" ___ دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

" کس نے گولی ماری ہے ___ کچھ معلوم ہوا۔ اوور" ___؟ عمران نے پوچھا۔

" نہیں سر ___ پولیس تفتیش کر رہی ہے ___ جیگوار کو اس کی رہائش گاہ میں داخل ہوتے وقت گولی سے اڑا دیا گیا ___ جب کہ ٹام کو اس کی دکان میں ہی گولی مار دی گئی ہے ___ لیکن قاتلوں کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ اوور" ___ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" ہوں ___ ٹھیک ہے ___ اوور اینڈ آل" ___ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" دیکھیے اب تو یہی محسوس ہو رہا ہے کہ یہ سارا کھیل اس جیولری سے ہی متعلق ہے" ___ ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی بلیک زیرو نے کہا۔

" میرا خیال دوسرا ہے ___ ہمیں ایک پلاننگ کے تحت اس جیولری کے چکر میں پھنسایا جا رہا ہے" ___ عمران نے کہا۔

" لیکن اگر سلیمان وہ البم نہ منگواتا تو آپ کو کیسے پتہ چلتا" ___؟ بلیک زیرو نے کہا۔

" پھر میں شو کے دوران ماڈلز کے گلے میں یہ مخصوص ڈیزائن کا لاکٹ

دیکھ کر چونکتا" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا لیکن عمران کے چہرے سے نظر آرہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر عمران کی بات سے مطمئن نہیں ہوا۔

عمران کافی دیر تک خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اچانک چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک نیا خیال آیا تھا۔ اس نے جلدی سے فون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــ ٹی۔ سی۔ سی سنٹر" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــ حکم سر" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"دارالحکومت میں ہونے والی ایسی ٹرانسمیٹر کالیں چیک کرو ـــ جن میں جیولری کا ذکر ہو ـــــ اور اگر ایسی کال یا کالیں ہوں تو ان کا ماخذ اور جہاں یہ کالیں کی گئی ہوں وہ سپاٹ پوری تفصیل سے چیک کر کے رپورٹ کرو" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی فارن ٹرانسمیٹر کال کی گئی ہو گی" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک آئیڈیا ہے ـــــ ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو ـــــ اور ہو سکتا ہے ایسا ہوا ہو" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور بلیک زیرو سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹی۔ سی۔ سی سنٹر سے نعیم بول رہا ہوں جناب ! ـــــ دو کالیں چیک ہوئی ہیں جن میں جیولری کا لفظ استعمال ہوا ہے ـــــ یہ دونوں کالیں مادام لوسیا کی طرف سے چیف باس کو کی گئی ہیں ـــــ اور یہ کالیں ...ران کی گئی ہیں ـــــ اور باس ! ـــــ ایک کال میں آپ کی گفتگو کا ...ب بھی سنایا گیا ہے ـــــ میں یہ دونوں ٹیپ آپ کو بھجوا رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"میں ناران کے سلسلے میں فائلیں اندر لائبریری میں چیک کرتا ہوں ـ تم یہ ٹیپس وصول کرو" ـــــ عمران نے رسیور رکھتے ہی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ لائبریری سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں دو فائلیں موجود تھیں۔

"ٹیپس آگئی ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ پہلے یہی سُن لیتے ہیں" ـــــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے ٹیپ ریکارڈر میں ایک ٹیپ فٹ کیا اور اُسے آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد ایک آواز ابھری۔

"ہیلو ـــ ہیلو ـــ لوسیا کالنگ چیف باس ـ اوور" ـــــ اور عمران یہ آواز سنتے ہی بُری طرح چونک پڑا۔ لیکن وہ منہ سے کچھ نہ بولا تھا۔

ٹیپ چلتی رہی اور وہ دونوں چیف باس اور لوسیا کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتے رہے۔

ایک ٹیپ ختم ہونے پر عمران کے اشارے پر بلیک زیرو نے دوسرا ٹیپ فٹ کر کے آن کر دیا۔ اور پھر جب یہ ٹیپ ختم ہوا تو عمران نے طویل سانس لیا۔

"تو یہ تھا سارا چکر —— یہ مادام لوسیا فیشن شو میں میرے پیچھے سیٹ پر موجود تھی —— میں پہلے ہی اس کی آواز سن کر چونکا تھا۔ کیونکہ میرے لاشعور میں یہ آواز موجود تھی —— شاید میرے پیچھے بیٹھے اس نے کوئی فقرہ بولا ہو گا —— بہرحال اب مسئلہ کچھ واضح ہو گیا۔ اب اس مادام لوسیا کو ڈھونڈنا ہو گا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے

"لیکن آپ یہ فائلیں جو اٹھا لائے تھے ان میں شاید ہو" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ فائلیں ناران کی سیکرٹ ایجنسی سے متعلق ہیں —— لیکن ان کی گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ کسی سیکرٹ ایجنسی سے متعلق نہیں ہیں —— ورنہ یہ لازماً ایجنٹ کا لفظ سن کر سمجھ جاتے —— کوئی نئی مجرم تنظیم ہو گی" —— عمران نے جواب دیا۔

"اس میں آبدوز کا لفظ استعمال کیا گیا ہے کہ آبدوز میں مال پہنچا دیا گیا ہے" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! —— میرا خیال ہے کہ یہ اصل آبدوز نہیں ہو گی —— کوڈ ورڈ ہے —— اصل آبدوز ہمارے ساحل پر آتی تو لازماً حکومت کو اس کا پتہ چل جاتا —— بہرحال دیکھو" —— عمران نے کہا اور اس

پھر ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔ اور اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کئے۔

"یس —— شیرٹن ہوٹل" —— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سپیکنگ" —— عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر —— حکم سر" —— دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"فیشن شو میں جو سیٹیں بک ہوئیں ان کا ریکارڈ تو آپ کے پاس ہو گا" —— عمران نے پوچھا۔

"یس سر! —— وہ نائٹ منیجر کے پاس ہے" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس سے بات کراؤ —— فوراً" —— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر —— ہولڈ آن کریں" —— دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس —— نائٹ منیجر میلکم سپیکنگ سر" —— چند لمحوں بعد ایک مودبانہ مردانہ آواز ابھری۔ شاید ریسپشنسٹ نے اسے عمران کا عہدہ پہلے ہی بتا دیا تھا۔

"فیشن شو والے ہال میں سب سے آگے سے دوسری رو کے نمبر کہاں سے شروع ہوئے تھے" —— عمران نے پوچھا۔

"تھرٹی ون سے جناب" —— نائٹ منیجر نے فوراً جواب دیا۔

"ہونہہ —— رجسٹر دیکھ کر بتاؤ کہ تھرٹی ون اور اس کے بعد کی سیٹیں کن

"کن ناموں سے لنک ہوئیں" ——— عمران نے کہا۔
"لیس سر ——— ایک منٹ سر" ——— دوسری طرف سے ک
اور عمران خاموش ہو گیا۔
"سر ——— تھرٹی ون مادام لوسیا ——— تھرٹی ٹو جم مارکر ——— تھرٹی
بیگم نسیم جان ——— تھرٹی فور ——— "نائٹ منیجر نے کہنا شروع کیا۔
"رک جاؤ ——— مادام لوسیا اور جم مارکر ——— ان دونوں کے متعلق تمہ
پاس کیا تفصیلات ہیں" ——— عمران نے پوچھا۔ ویسے اس
آنکھوں میں ابھرنے والی چمک سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنے مقصد
کامیاب رہا ہے۔
"سر ——— مادام لوسیا اور جم مارکر دونوں کا ایک ہی پتہ درج ہے
تھرٹی ٹو گلریز کالونی" ——— نائٹ منیجر نے کہا۔
"تھینک یو" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ لیکن ساتھ ہی
اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک اب ختم ہو گئی تھی۔
"پتہ لگ گیا" ——— بلیک زیرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"ہاں! ——— لیکن بات وہیں آ پہنچی ——— یہ کوٹھی وہی ہے جو جل کر
راکھ ہو گئی ہے ——— لیکن وہاں سے جو جلی ہوئی لاش ملی ہے وہ مرد
کی تھی ——— عورت کی نہیں تھی ——— اس کا مطلب ہے کہ وہ مادام لوسیا
یا تو وہاں موجود نہ تھی ——— یا تھی تو وہ نکل گئی" ——— عمران نے سر
ہلاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کا منہ بھی لٹک گیا۔
"اب ایک ہی صورت رہ گئی ہے اس مادام لوسیا کو تلاش کرنے
کی ——— اور وہ ہے کراس ورلڈ آرگنائزیشن ——— شاندان کے پاس

اس کا کوئی ریکارڈ ہو" ——— عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"کراس ورلڈ آرگنائزیشن ——— لیکن وہ لوگ تو ٹاپ کے مجرموں کا
ریکارڈ رکھتے ہیں ——— کیا مادام لوسیا اس قدر اہمیت رکھتی ہو گی" ——— ؟
بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔
"میرا خیال ہے ——— اور جس انداز میں وہ کام کر رہی ہے وہ انداز
بتا رہا ہے کہ یہ مادام لوسیا اس میدان میں اناڑی نہیں ہو سکتی۔ بہرحال
چیک تو کیا جا سکتا ہے" ——— عمران نے کہا اور پھر ٹیلیفون کا رسیور
اٹھا کر اس نے پہلے فارن کال کے مخصوص نمبر ڈائل کئے اور رابطہ قائم
ہوتے ہی اس نے کراس ورلڈ آرگنائزیشن کے سیکرٹری کے نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے۔
"یس ——— ٹیلی مارکم سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد ہی ایک آواز سنائی
دی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ خاصا عمر رسیدہ آدمی ہے۔
"یہ ٹیلی مارکم کیا ٹیلی ویژن کی کوئی جدید شکل ہے کہ جو گفتگو بھی کرتی
ہے" ——— عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔
"اوہ ——— اوہ ——— یہ آواز یقیناً علی عمران کی ہے ——— کیا واقعی تم
علی عمران ہو" ——— دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔
"واہ! ——— بڑی شاندار ایجاد ہے ——— آوازیں بھی شناخت کر
لیتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے
ایک قہقہہ سنائی دیا۔
"اوہ علی عمران! ——— تمہاری گفتگو سنتے ہی آدمی خود کو جوان محسوس
کرنے لگتا ہے ——— آج کیسے فون کیا" ——— ٹیلی مارکم نے ہنستے ہوئے کہا۔

بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم کہہ سکتے ہو —— بہرحال اب تمہارا دور ہے —— ہم نے اپنے زمانے میں گلاب کے پھول سونگھنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی —— بہرحال سنو! —— مادام لوسیا ناران کی ایک طاقتور مجرم تنظیم سلور ہینڈز سے متعلق ہے —— انتہائی چالاک۔ ہوشیار۔ تیز اور فوری فیصلے کرنے والی مجرمہ ہے —— اس کے کھاتے میں بڑے بڑے کارناموں کا ریکارڈ موجود ہے —— بظاہر بالکل معصوم سی بنی رہتی ہے لیکن درحقیقت بے حد ہوشیار ہے" —— ٹیلی مارکم نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا حلیہ" —— عمران نے پوچھا اور جواب میں ٹیلی مارکم نے تفصیل سے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"گڈ! —— اب یہ بھی بتا دو کہ یہ سلور ہینڈز کس قسم کا بزنس کرتی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہر قسم کا اونچا بزنس —— ویسے یہ مادام لوسیا کسی بہت بڑے منصوبے میں ہی ہاتھ ڈالتی ہے —— سلور ہینڈز خاصی باوسائل تنظیم ہے اسے وجود میں آئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے لیکن اس نے یورپ میں خاصا تہلکہ مچا رکھا ہے" —— ٹیلی مارکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سلور ہینڈز کے چیف باس کے متعلق کوئی اطلاع" —— عمران نے پوچھا۔

"نہیں —— وہ آج تک سامنے نہیں آیا" —— ٹیلی مارکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب ایک اور بات بتا دو —— یہ ڈیگورا کون ہے" —— عمران

نے پوچھا۔

"ڈیگورا —— اوہ! یہ بھی ناران کی ایک مجرم تنظیم کا چیف ہے —— ڈیگورا گروپ —— لیکن یہ گروپ صرف منشیات کا دھندا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں کرتا" —— ٹیلی مارکم نے کہا۔

"تھینک یو اولڈ ٹیلی مارکم —— گڈ بائی" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔

"اب اس مادام لوسیا کا حلیہ تو مل گیا —— اب اس کی تلاش آسان ہو جائے گی" —— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! —— اب یہ سیکرٹ سروس کا کام ہے کہ اس مادام لوسیا کو تلاش کرے —— لیکن تم انہیں کہہ دینا کہ وہ میک اپ میں رہیں۔ کیونکہ مادام لوسیا پچھلی نشست پر موجود تھی اور اس نے لازماً سب کو اچھی طرح سے دیکھا ہو گا" —— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیلیفون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"یس مادام" —— رابرٹ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ جیولری لے آؤ —— جو چیکو نے تم تک پہنچائی تھی" —— مادام لوسیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام" —— رابرٹ نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے دفتر کے سے انداز میں سجایا گیا تھا اور بڑی سی دفتری میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر مادام لوسیا بیٹھی ہوئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد رابرٹ واپس کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ایک خاصا بڑا اٹیچی کیس اٹھایا ہوا تھا۔ اٹیچی کیس لا کر اس نے میز پر رکھ دیا۔

"اسے کھولا تو نہیں گیا" —— ؟ مادام نے پوچھا۔

"نو مادام! —— جیسے چیکو دے گیا تھا ویسے ہی موجود ہے" —— رابرٹ نے جواب دیا۔

"او۔کے —— اسے زرکان تک پہنچا دو —— اور اس سے باقاعدہ رسید لے کر آنا" —— مادام لوسیا نے کہا۔

"یس مادام" —— رابرٹ نے کہا اور دوبارہ وہ اٹیچی کیس اٹھا لیا۔

"انتہائی احتیاط سے سارا کام کرنا —— کیونکہ سیکرٹ سروس ہماری تلاش میں ہے" —— مادام لوسیا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام! —— رابرٹ ہمیشہ محتاط رہتا ہے" —— رابرٹ نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا اور اٹیچی کیس اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

رابرٹ کے باہر جاتے ہی مادام لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"زرکان سپیکنگ" —— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں" —— لوسیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام" —— زرکان کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"رابرٹ کے ہاتھ جیولری بیگ تمہارے پاس بھیج رہی ہوں —— یہ بیگ تم نے ناران بھجوانا ہے —— چیف باس تمہیں پلاننگ بتا چکے ہیں" —— مادام لوسیا نے کہا۔

"یس مادام! —— میں نے سارے انتظامات مکمل کر لئے ہیں —— یہ بیگ بحفاظت پہنچ جائے گا" —— زرکان نے جواب دیا۔

"یہ تو ہمارے مشن کا ایک معمولی سا مرحلہ ہے —— اس کے بعد تم نے اصل مشن پر کام کرنا ہے —— میں نے معلوم کرا لیا ہے کہ جنگوار اور ٹام

دونوں ہی خام مال کسی ٹاکادو نامی آدمی سے خریدتے تھے ـــــ تم نے اس ٹاکادو کو تلاش کرنا ہے تاکہ اس سے کان کا پتہ پوچھا جا سکے جہاں سے یہ خام مال نکلتا ہے" ـــــ مادام لوسیا نے کہا۔

"مادام! ـــ آپ مجھے اب بتا رہی ہیں لیکن چیف باس نے پہلے ہی معلوم کر لیا تھا ـــــ انہوں نے اس کا پتہ ڈیگوریا کے ایک آدمی سے معلوم کیا تھا یہ ٹاکادو دراصل کوڈ نام ہے جسے کوئی نہیں جانتا ـــــ رابطے کا کام جیگر سر انجام دیتا ہے اور جیگر یہاں کی زیر زمین دنیا کا ایک نامی گرامی غنڈہ ہے ـــــ میں نے چیف باس سے اطلاع ملنے پر اس جیگر کی تلاش شروع کی تھی۔ لیکن پتہ چلا کہ جیگر گذشتہ ایک ماہ سے اچانک لاپتہ ہو گیا ہے اور اس کے متعلق کوئی نہیں جانتا" ـــــ زرکان نے جواب دیا۔

"اوہ! ـــ لیکن اسے تلاش کرنا تو بے حد ضروری ہے ورنہ اصل مشن کیسے مکمل ہو گا" ـــــ مادام لوسیا نے کہا۔

"مادام! ـــ میں نے بڑی کوشش کی ہے لیکن اس کا واقعی کسی کو علم نہیں ہے کہ وہ اچانک کہاں غائب ہو گیا ہے" ـــــ زرکان نے جواب دیا۔

"ویسے وہ زیادہ کہاں اٹھتا بیٹھتا تھا" ـــــ ؟ مادام لوسیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"تھری سٹار کلب اس کا مخصوص اڈا تھا مادام! ـــ لیکن وہاں بھی اس کے متعلق کوئی نہیں جانتا ـــ میں نے وہاں بھی بھرپور کام کیا ہے" زرکان نے جواب دیا۔

"تھری سٹار کلب کا مالک کون ہے" ـــــ ؟ مادام لوسیا نے پوچھا۔

"ٹامی ـــ وہ بھی مشہور غنڈہ ہے مادام" ـــــ زرکان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے! ـــ تم اس جیولری کو نمٹاؤ ـــــ میں خود اسے تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہوں ـــــ اور ہاں! ـــ رابرٹ کو اس بیگ کی رسید دے دینا تاکہ مجھے تسلی ہو جائے کہ بیگ تم تک صحیح سلامت پہنچ گیا ہے"۔ مادام لوسیا نے کہا۔

"یس مادام" ـــــ زرکان نے کہا اور مادام نے رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے بیٹھی سوچتی رہی۔ پھر اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ کرسی سے اٹھی اور ملحقہ باتھ روم میں داخل ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد جب مادام لوسیا باتھ روم سے برآمد ہوئی تو اس کے چہرے کے نقوش یکسر بدل چکے تھے۔ لیکن اس کی خوبصورتی بہرحال پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اس کے جسم پر وہی سرخ رنگ کا سکرٹ تھا۔ وہ کمرے سے باہر نکلی اور تیز تیز قدم اٹھاتی راہداری سے ہوتی ہوئی پورچ میں آ گئی۔ وہاں موجود نوجوان اسے دیکھ کر نہ صرف چونکا بلکہ اس کا ہاتھ تیزی سے سائیڈ ہولسٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"زیادہ جوش میں آنے کی ضرورت نہیں احمق آدمی ـــــ تمہیں یہ تو سوچنا چاہیے کہ اندر سے کوئی غیر عورت کیسے باہر آ سکتی ہے" ـــــ مادام نے غصیلے لہجے میں کہا اور نوجوان کا نہ صرف ہاتھ واپس آ گیا۔ بلکہ اس کے چہرے پر ندامت کے آثار بھی ابھر آئے۔

"رابرٹ آئے تو اسے کہنا کہ وہ میرا یہیں انتظار کرے" ـــــ مادام

نے سخت لہجے میں کہا اور پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھ گئی۔

چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑ رہی تھی اس نے کار کوٹھی سے باہر لے آنے سے پہلے ڈلیش بورڈ میں موجود شہر کے نقشے کو اچھی طرح چیک کر کے مقری شار کلب کی لوکیشن اور اس تک پہنچنے کے لئے سڑکیں مارک کر لی تھیں اس لئے اب وہ اطمینان سے کار دوڑاتی ہوئی مقری شار کلب کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

مقری شار کلب کی عمارت خاصے وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی تھی اور کلب کی عمارت بھی دو منزلہ اور خاصے جدید ڈیزائن کی تھی۔ مادام لوسیا نے کار پارکنگ میں روکی اس وقت پارکنگ میں کاروں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی اور کلب میں بھی کوئی گہما گہمی نظر نہ آ رہی تھی۔ مادام لوسیا اطمینان سے چلتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"یس" ۔۔۔ کاؤنٹر کلرک نے اسے چونک کر دیکھتے ہوئے کہا

"باس سے ملنا ہے ۔۔۔ ایک بڑے دھندے کا کام ہے" ۔۔۔ مادام لوسیا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"دھندے کا کام ۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ آپ کا نام" ۔۔۔ کاؤنٹر کلرک نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ ویسے اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرا نام نتاشے ہے ۔۔۔ مادام نتاشے ۔۔۔ اور میرا تعلق ایکریمیا سے ہے" ۔۔۔ لوسیا نے اپنا نیا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ پہلے بھی باس سے ملی ہیں" ۔۔۔ کاؤنٹر کلرک نے ہونٹ دباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ مجھے ٹپ ملی ہے کہ تمہارا باس بڑے دھندے کرتا ہے"۔ لوسیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مادام! ۔۔۔ ہمارا باس بے حد عیاش قسم کا آدمی ہے ۔۔۔ اور آپ بے حد خوبصورت ہیں ۔۔۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ باس آپ کو دیکھتے ہی کام کی حامی بھر لے گا ۔۔۔ آپ اوپر سیڑھیوں پر چلی جائیں۔ باس کا کمرہ ہے" ۔۔۔ کاؤنٹر کلرک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تعریف کا شکریہ" ۔۔۔ مادام لوسیا نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ کاؤنٹر کلرک نے اسے جو اشارہ دیا تھا وہ اسے اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔ لیکن اب کاؤنٹر کلرک بیچارے کو کیا معلوم تھا کہ جسے وہ عام سی عورت سمجھ رہا ہے وہ دراصل کیا حیثیت رکھتی ہے۔ اس نے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کاؤنٹر کلرک کو انٹرکام کا رسیور اٹھاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

سیڑھیاں چڑھنے کے بعد مادام لوسیا ایک چھوٹی سی راہداری میں پہنچی جہاں ایک ہی دروازہ تھا اور وہ سیدھی اس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔

"یس ۔۔۔ کم ان پلیز" ۔۔۔ اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔ اور مادام نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے بڑے بہترین انداز میں سجایا گیا تھا سامنے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک بھاری جسامت کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر موجود درشتگی اور خباثت نے مل کر اس کی شکل انتہائی بدصورت بنا دی تھی۔

"اوہ مادام نتاشے! ـــ خوش آمدید ـــ مجھے کاؤنٹر سے بتایا گیا کہ ایک انتہائی خوبصورت مادام مجھ سے ملنے آ رہی ہے ـــ آئیے تشریف رکھئے مادام" ـــ اس آدمی نے اٹھ کر اپنی طرف سے بڑے خوش لہجے میں کہا اور مادام لوسیا مسکرا دی۔

"تعریف کا شکریہ مسٹر ٹامی! ـــ کاؤنٹر کلرک نے مجھے بتایا ہے کہ آپ خوبصورتی کے بڑے دلدادہ ہیں" ـــ مادام لوسیا نے باقاعدہ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور ٹامی نے جلدی سے دونوں ہاتھ بڑھا کر بڑے پُرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔ اس کی سانپ جیسی آنکھوں میں لوسیا کا فقرہ سُن کر بے پناہ چمک آ گئی تھی۔

"اوہ ـــ ویری گڈ مادام نتاشے ـــ آپ جیسی خوبصورتی ٹامی کو کہاں مل سکتی ہے ـــ میں آپ کی خدمت کے لئے دل و جان سے حاضر ہوں" ـــ ٹامی کی باچھیں بے پناہ مسرت سے پھٹ گئی تھیں اس کے گندے اور میلے دانت نمایاں ہو گئے تھے۔

"شکریہ! ـــ پہلے کام سُن لیں ـــ اگر آپ نے کام کر دیا تو ہم دونوں کے ہمارے تعلقات دُور تک جا سکتے ہیں ورنہ ـــ" مادام لوسیا نے باقاعدہ جال ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آپ حکم کریں ـــ ٹامی کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہے ـــ آپ کی خاطر تو میں پورے دارالحکومت کو بم سے اُڑا سکتا ہوں۔ لیکن بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گی" ـــ ٹامی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پینا پلانا بعد میں اکٹھا ہی ہو جائے گا ـــ یہاں ہماری باتیں کوئی نہیں سُنے گا" ـــ مادام لوسیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں مادام! ـــ یہاں میری اجازت کے بغیر مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی" ـــ ٹامی نے کہا۔

مادام لوسیا نے ہاتھ میں موجود پرس کھولا اور اس میں سے نئے اور بڑے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکال کر میز پر رکھ دی۔ ٹامی کی نظریں اس گڈی پر جیسے چپک سی گئیں۔ اس کے چہرے پر اب مزید اشتیاق کے آثار اُبھر آئے تھے۔

"یہ دس لاکھ روپے ہیں ـــ اور اس کے ساتھ مجھ جیسی خوبصورتی بھی تمہیں مل سکتی ہے ـــ اس لئے کہ تم مجھے پسند آئے ہو ـــ لیکن کام ابھی اور اسی وقت ہونا چاہیئے" ـــ مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ بہت بڑا انعام ہے ـــ کام بتائیں" ـــ ٹامی نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے جیگر چاہیئے ـــ وہ یہاں کا نامی گرامی غنڈہ بتایا جاتا ہے اور آجکل لاپتہ ہے ـــ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ صرف اور صرف تم اس کا پتہ جانتے ہو" ـــ مادام لوسیا نے کہا۔

"اوہ! ـــ لیکن جیگر سے آپ کو کیا کام ہے" ـــ ٹامی نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔

"میں نے اس سے ایک بڑا سودا کرنا ہے ـــ دس کروڑ ڈالر کا سودا اشارے کے لئے جیولری کا لفظ ٹھیک رہے گا ـــ اور مسٹر ٹامی! اگر یہ سودا ہو جاتا ہے تو اس انعام کے علاوہ دو فیصد کمیشن بھی آپ کو دیا جا سکتا

ہے —— انکار کی صورت میں کچھ بھی نہیں ملے گا" —— مادام لوسیا نے کہا۔ وہ اس قسم کے غنڈوں کی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھی اس لئے اس نے ہر پہلو سے اُسے جکڑنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

"دس کروڑ ڈالر کا دو فیصد —— اوہ! یہ تو بہت کم ہے —— اگر آپ پانچ فیصد پر راضی ہو جائیں تو آپ کا کام ابھی ہو سکتا ہے" —— ٹامی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں —— جو میں نے کہہ دیا وہ فائنل ہے —— ہاں یا ناں میں سے میں ایک لفظ سننا چاہتی ہوں —— اور یہ بھی سن لو —— کہ میرا نام مادام نتاشے ہے —— میں احمق نہیں ہوں کہ اس طرح اتنی بڑی رقم لے کر یہاں آ گئی ہوں —— اس لئے اگر تم زبردستی کی سوچ رہے ہو تو یہ ذہن سے نکال دو —— جس طرح تم خوبصورتی پسند کرتے ہو۔ اسی طرح میں بھی مردانہ وجاہت کی شکاری ہوں —— ورنہ تم مجھے انگلی بھی نہیں لگا سکتے —— اگر تم جیگر سے ملوا دو تو پھر یہ رقم۔ میں اور دو فیصد کمیشن —— سب تمہارا ہو جائے گا" —— مادام لوسیا نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہوں! —— ٹھیک ہے —— میں سمجھ گیا —— آؤ میں تمہیں جیگر کے پاس لے چلتا ہوں" —— ٹامی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے —— لیکن یہ رقم وہیں تمہیں ملے گی" —— مادام لوسیا نے کہا اور رقم اٹھا کر واپس پرس میں ڈال لی۔ اور کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"فکر نہ کرو —— میں ہاتھ آیا شکار آسانی سے نہیں جانے دیا کرتا —— تمہارا بھی کام ہو جائے گا اور میرا بھی —— اس میں ہم دونوں کا ہی فائدہ

ہے" —— ٹامی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"گڈ! —— سمجھدار بھی ہو —— اور مجھے تمہاری یہ خصوصیت بھی پسند آئی ہے" —— مادام لوسیا نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ" —— ٹامی نے کہا اور میز کے پیچھے سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر وہ دونوں آگے پیچھے سیڑھیاں اترتے ہوئے ہال میں آ گئے۔

"ٹونی! —— میں ایک ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں —— میری واپسی رات کو ہی ہو سکے گی" —— ٹامی نے کاؤنٹر کلرک سے کہا اور مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

کاؤنٹر کلرک ٹونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"باہر میری کار موجود ہے" —— مادام لوسیا نے باہر آتے ہی کہا۔

"اور کتنے آدمی ہیں تمہارے ساتھ" —— ؟ ٹامی نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی نہیں —— میں اکیلی ہی ہر کام کے لئے کافی ہوں" —— مادام لوسیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے —— آؤ" —— ٹامی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کندھے اُچکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مادام لوسیا کے ساتھ چلتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

مادام لوسیا نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی اور اس نے سائیڈ والا دروازہ کھول دیا۔ ٹامی گھوم کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"واہ! —— بڑی خوبصورت اور قیمتی کار ہے" —— ٹامی نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"پسندیدگی کا شکریہ" ــــ مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کار کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھا دی۔

"تمہیں یہاں کی سڑکوں کے نام آتے ہیں" ــــ ٹامی نے پوچھا۔

"نہیں! ــــ میں یہاں اجنبی ہوں ــــ تم راستہ بتاتے جاؤ" ــــ مادام لوسیا نے کہا اور ٹامی کی آنکھوں میں قدرے اطمینان کی جھلکیاں ابھر آئیں۔ مادام لوسیا دل ہی دل میں مسکرا دی۔ اور پھر ٹامی کے بتانے پر وہ مختلف سڑکوں پر کار دوڑاتی رہی۔ اسے بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ ٹامی خواہ مخواہ مختلف سڑکوں پر چکر لگوا رہا ہے۔ لیکن وہ جانتی تھی کہ ٹامی ایسا کیوں کر رہا تھا۔ کیونکہ ٹامی کی بیک مرر پر اٹھتی ہوئی بار بار نگاہوں کا مقصد وہ اچھی طرح سمجھتی تھی۔ ٹامی پوری طرح تسلی کر رہا تھا کہ کہیں ان کا تعاقب تو نہیں ہو رہا۔

"اب دائیں ہاتھ پر موڑ دو" ــــ ٹامی نے ایک چوک پر پہنچتے ہی کہا اس بار اس کے لہجے میں اطمینان تھا۔

مادام لوسیا نے کار موڑ دی۔ یہ شہر سے باہر جانے والی سڑک تھی اور پھر ٹامی کے کہنے پر وہ ایک بائی روڈ پر مڑ گئی۔ یہ بائی روڈ ہرے بھرے کھیتوں میں سے ہو کر گزرتی تھی۔

کافی آگے جانے کے بعد کھیتوں کے درمیان ایک فارم ہاؤس کی بڑی سی عمارت نظر آنے لگی۔ اور مادام لوسیا نے ٹامی کے کہنے سے پہلے ہی کار اس طرف موڑ دی۔

"یہ جیگر چھپ کیوں گیا ہے ــــ کیا اسے کسی سے خطرہ ہے"

نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"معلوم نہیں ــــ یہ اسی سے پوچھ لینا ــــ میرا وہ صرف دوست ــــ میں نے اس کے کاروبار میں کبھی مداخلت نہیں کی" ــــ ٹامی جواب دیا اور مادام لوسیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

فارم ہاؤس کا بڑا سا پھاٹک بند تھا۔ مادام لوسیا نے کار پھاٹک سامنے روک دی۔

"تین بار لمبے ہارن بجاؤ" ــــ ٹامی نے کہا اور مادام لوسیا نے اس کی ہدایت کی تعمیل کر دی۔

چند لمحوں بعد ہی پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور مشین گن سے مسلح ایک آدمی باہر نکل آیا۔

"پھاٹک کھولو ــــ ہمیں تمہارے باس سے ایک ضروری کام کے لئے ملنا ہے" ــــ ٹامی نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ باس ٹامی آپ ــــ ٹھیک ہے" ــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر کھڑکی میں غائب ہو گیا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور لوسیا کار اندر لیتی گئی۔ فارم ہاؤس طویل رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔ اور اس کی عمارت بھی خاصی جدید اور نئی تعمیر شدہ تھی۔ سامنے بنے ہوئے طویل برآمدے میں دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ مادام لوسیا نے کار برآمدے کے سامنے روک دی۔ اور پھر ٹامی کے اشارے پر وہ نیچے اتر آئی۔ مسلح افراد تیزی سے آگے بڑھ کر ان کے قریب آگئے۔ وہ بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے۔

"تم یہیں رکو ــــ میں پہلے جیگر سے بات کر لوں۔ وہ بے حد محتاط قسم

کا آدمی ہے" ـــــ ٹامی نے لوسیا سے مخاطب ہو کر کہا اور لوسیا نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

ٹامی لمبے لمبے ڈگ بھرتا برآمدے سے ہوتا ہوا درمیانی گیلری میں غائب ہو گیا۔ لوسیا اطمینان سے کھڑی اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔

تقریباً دس منٹ بعد ٹامی واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک دبلا سا آدمی تھا۔ جس کا لمبوترا سا چہرہ دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی نیولا ہو۔ لوسیا کو دیکھتے ہی اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں بھی چمک اُبھر آئی۔

"یہ ہیں مسٹر جیگر ـــــ جن سے تم ملنا چاہتی تھیں" ـــــ ٹامی نے نیولے کی شکل والے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ٹامی! ـــــ لیکن کیا ہمیں یہیں کھڑے ہو کر ہی ساری بات کرنی ہوگی" ـــــ لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں مادام! ـــــ تمہارے لئے تو میں نے خاص الخاص کمرہ کھلوایا ہے ـــــ آیئے" ـــــ جیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام لوسیا مسکراتی ہوئی آگے بڑھی۔

"لیکن تمہیں پہلے تلاشی دینا ہوگی ـــــ یہ میرا اصول ہے ـــــ بالٹو پرس کی تلاشی لو" ـــــ جیگر نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں" ـــــ مادام لوسیا نے بے نیازی سے جواب دیا اور اس نے پرس اس آدمی کی طرف بڑھا دیا جسے بالٹو کے نام سے پکارا گیا تھا۔ بالٹو نے پرس کھول کر اسے اچھی طرح دیکھا۔

"باس! ـــــ اس میں رقم کے علاوہ لیڈیز ضرورت کا سامان ہے" ـــــ

بالٹو نے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ واپس کر دو" ـــــ جیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور بالٹو نے پرس بند کر کے لوسیا کی طرف بڑھا دیا۔

"جسمانی تلاشی بھی لے لو" ـــــ لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس میں ہم دونوں ماہر ہیں ـــــ اطمینان سے لے لیں گے فکر نہ کرو" جیگر نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار ٹامی بھی اس کی ہنسی میں شامل ہو گیا۔ مادام لوسیا بھی مسکرا دی۔

"ضرور ضرور ـــــ ماہرین مجھے بے حد پسند ہیں" ـــــ مادام لوسیا نے کہا اور جیگر اور ٹامی دونوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا اور پھر دونوں ہی قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"بہت خوب مادام! ـــــ آپ واقعی بہت سمجھدار ہیں ـــــ آیئے" جیگر نے کہا اور مادام لوسیا ان کے ساتھ چلتی ہوئی راہداری کے اختتام پر موجود سیڑھیاں اُتر کر ایک اور راہداری میں پہنچی۔ اس میں ایک بڑا سا دروازہ تھا۔ جو فولاد کا بنا ہوا تھا۔ اور اس پر سُرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

جیگر نے آگے بڑھ کر دروازے کے ساتھ دیوار پر لگے ہوئے بٹنوں کے ایک پینل پر دو بٹن دبائے تو بلب بجھ گیا۔ اور فولادی دروازہ خود بخود کھلتا گیا۔ اور مادام لوسیا ان کے ساتھ چلتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ دروازہ ان کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس کی ایک سائیڈ پر شیشے کی الماری میں شراب کی بوتلیں نظر آ رہی تھیں۔ ایک طرف ایک خوبصورت اور آرام دہ پلنگ موجود تھا اور ساتھ ہی ایک میز تھی جس کے گرد چار کرسیاں پڑی تھیں۔

"بیٹھو مادام" ـــ جیگر نے کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر ایک بڑی بوتل اور تین جام اٹھائے اور واپس آکر انہیں میز پر رکھ دیا۔ ٹامی بھی مادام لوسیا کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

جیگر نے بیٹھنے سے پہلے بوتل کھولی اور تینوں جاموں میں شراب بھر کر اس نے بوتل بند کی اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"لیجئے! ـــ یہ دو سو سال پرانی شراب ہے ـــ نایاب تحفہ" ـــ جیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر جام اٹھایا اور اس کی چسکی لی تو اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ واقعی شراب کا ذائقہ بتا رہا تھا کہ وہ پرانی شراب ہے۔

جیگر اور ٹامی بھی چسکیاں لینے لگے۔

"ہاں! ـــ اب بتاؤ مادام نماشے! ـــ کہ تم دراصل کون ہو ـــ؟ اور کیا سودا کرنا چاہتی ہو" ـــ جیگر نے یکلخت سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میرا تعلق ایکریمیا سے ہے" ـــ مادام لوسیا نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس سے وضاحت کریں" ـــ؟ جیگر نے پوچھا۔

"سلور ہینڈز کا نام سنا ہے کبھی" ـــ مادام لوسیا نے کہا۔

"اوہ! ـــ سلور ہینڈز ـــ تو تمہارا تعلق سلور ہینڈز سے ہے ـــ کوئی ثبوت" ـــ؟ جیگر اس بری طرح چونکا تھا کہ ٹامی بھی حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

"ہاں ـــ ثبوت بھی ہے" ـــ مادام لوسیا نے کہا اور پرس کھول

کر دیے اس کی سائیڈ میں انگلیاں ڈالیں اور ایک چھوٹا سا کارڈ نکال کر
لے جیگر کی طرف اچھال دیا۔

جیگر نے لپک کر کارڈ میز سے اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ کارڈ
خ رنگ کا دائرہ تھا جس کے درمیان روپہلے رنگ کا ایک خوبصورت ہاتھ
اتھ۔ اس ہاتھ کی ہتھیلی میں سرخ رنگ سے موت کا نشان یعنی ایک
پڑی اور دو ہڈیاں بنی ہوئی تھیں۔

"ٹھیک ہے ـــ اب مجھے یقین آگیا" ـــ جیگر نے اطمینان بھرے
یں کہا اور کارڈ واپس لوسیا کو دے دیا۔ لوسیا نے کارڈ دوبارہ پرس
یں ڈال لیا۔

"تمہارے ڈیگورا سے تعلقات کیوں خراب ہوئے ہیں" ـــ؟ مادام
یا نے پرس بند کرتے ہوئے کہا۔

"ڈیگورا سے ـــ کیا مطلب" ـــ؟ جیگر نے بری طرح چونکتے
ہوئے کہا۔

"سنو جیگر! ـــ تمہیں شاید معلوم ہو یا نہ ہو کہ ڈیگورا کے ستارے گردش
ں آچکے ہیں ـــ اور سلور ہینڈز نے اس کا کاروبار سنبھال لیا ہے ـــ
گورا زندہ ضرور ہے ـــ لیکن وہ روپوش ہو چکا ہے اور سلور ہینڈز نے
گورا اور ٹام سے سارا مال اکٹھا ہی خرید لیا ہے ـــ اور اب سلور ہینڈز
ادو سے براہ راست رابطہ کرنا چاہتی ہے ـــ اور ہمیں معلوم ہے
ڑ کا دو ایک کوڈ نام ہے ـــ اصل رابطے کا کام تم کرتے ہو۔ لیکن
لا پتہ ہو چکے تھے ـــ اس لئے میں خود تمہیں تلاش کرنے نکلی اور
دیکھ لو کہ میں نے تمہیں تلاش کر لیا ہے" ـــ مادام لوسیا نے مسکراتے

ہوتے کہا۔
ٹانی اب حیران اور قدرے پریشان سا بیٹھا تھا۔ شاید اس کے تصور
میں بھی نہ تھا کہ یہاں اس قسم کی باتیں شروع ہو جائیں گی وہ تو عیاشی
چکر میں یہاں آیا تھا۔
"تو پھر تمہیں تو یہ بھی علم نہیں ہے کہ جیگوار اور ٹام دونوں کو ڈیگو
ہلاک کر دیا ہے ——— اور اب وہ مجھے بھی ہلاک کرنا چاہتا
تا کہ سلور ہینڈز اس کاروبار میں آگے نہ بڑھ سکے کہ میں چھپ گیا
اس کے آدمی اب بھی میری تلاش میں ہیں ——— اور یہ بھی بتا دوں کہ
اطلاع ملی تھی کہ ڈیگورا میرے بعد سلور ہینڈز سے نمٹنے کا ارادہ رکھتا
جیگر نے کہا۔
"تم ڈیگورا کی بات چھوڑو ——— سلور ہینڈز اس سے خود ہی نمٹ
گی ——— میرا تمہیں تلاش کرنے کا مقصد دوسرا ہے ——— ہمیں
ٹی۔ ٹو کے خام مال کی کان کا پتہ بتا دو اور اس کے بدلے تم جتنی رقم
لے لو" ——— مادام لوسیا نے کہا۔
"اوہ! ——— تم اس لئے مجھے تلاش کر رہی تھیں ——— لیکن
تلاشے! ——— شاید تم لوگ خوابوں میں زندہ رہنے والے ہو ———
کا ایک پیس لاکھوں ڈالر میں فروخت ہوتا ہے ——— یہ دنیا کی
ترین منشیات میں شمار ہونے لگی ہے ——— اور پوری دنیا میں اس
مانگ ہے ——— اور جس کان کا تم سودا کرنا چاہتی ہو۔ اس کان میں
سو سال تک روزانہ لاکھوں ٹی۔ ٹو کے پیس کے لئے خام مال مہیا کیا
ہے ——— اب تم خود سوچو کہ تم اس کان کے بدلے میں مجھے کیا قیمت

دے سکتی ہو ——— البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تم ڈیگورا کا خاتمہ کر دو تو میں
تمہارا والی شرائط پر تم سے کاروبار کرنے پر تیار ہوں" ——— جیگر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"دیکھو! ——— سلور ہینڈز ذرا مختلف قسم کی تنظیم ہے ——— ڈیگورا
صرف کاروبار کرنا جانتا ہے ——— لیکن سلور ہینڈز کاروبار کرانا جانتی
ہے ——— سلور ہینڈز کا پروگرام ہے کہ وہ پوری دنیا میں ٹی۔ ٹو خود سپلائی
کرے ——— تمہیں یہاں بے پناہ خطرات ہیں ——— کسی بھی لمحے یہ راز
آشکار ہو سکتا ہے کہ دنیا میں سپلائی ہونے والی ٹی ٹو کا خام مال یہاں
کہیں سے نکلتا ہے تو تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا ——— مافیا جیسی تنظیمیں
یہاں پہنچ جائیں گی اور پھر تم جانتے ہو کہ تم جیسے تھرڈ کلاس آدمی کا
کیا حشر ہو سکتا ہے ——— اس لئے سودا مہنگا نہیں کہ تم اپنی منہ مانگی
قیمت لے لو اور ایک طرف ہٹ جاؤ ——— اس کے بعد سلور ہینڈز
جانے اور ٹی ٹو کا کاروبار جانے ——— اس کے ساتھ ہی ایک اور آفر بھی
ہے اگر تم دنیا کے جس ملک میں چاہو۔ سلور ہینڈز تمہاری رہائش کا انتظام
کر سکتی ہے ——— تم ساری عمر عیاشی کر سکتے ہو۔ ہر قسم کے خطرات سے
دور ——— مادام لوسیا نے کہا۔
"مادام تلاشے! ——— یہ ناممکن ہے۔ اور کوئی بات کریں" ———
جیگر نے روکھے پن سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کوئی بات ہو سکتی ہے ——— میں تمہیں سوچنے کا وقت دے
رہی ہوں" ——— مادام لوسیا نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔
"نہیں! ——— جیگر جو فیصلہ کر دیتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے آخری ہوتا

ہے" ـــــ جیگر نے کہا۔

"یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے ـــ مجھے اجازت" ـــ لوسیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے وہ میرا انعام ــ کیش" ـــ ٹامی نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہارا انعام شائد اس پرس میں ہے ـــ اور اب مادام یہاں زندہ واپس نہیں جاسکتی ـــ اس لئے بے فکر رہو" ـــ جیگر … زہرخند لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس … نکال لیا۔

"سلور ہینڈز کا کاروبار دیکھ کر بھی تم حماقت کرنے پر آمادہ ہو" مادام لوسیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو ـــ میرے لئے تمہارے ہاتھ سلور ہینڈز کیا ـــ گولڈن ہینڈز ثابت ہوں گے" ـــ جیگر نے کہا اور اسی لمحے … جھپٹ کر میز پر پڑا ہوا مادام لوسیا کا پرس اٹھا لیا۔

"تم اسے لے آئے ہو ٹامی! ـــ اور تم میرے دوست بھی ہو … لئے میں تمہیں پہلا نمبر دے رہا ہوں ـــ جاؤ اسے اس بیڈ پر … اور خوب جی بھر کر عیش کر لو ـــ اس کے بعد تم یہ پرس … چلے جانا ـــ پھر میں جانوں اور یہ خوبصورت ناشتہ" … مسکراتے ہوئے کہا اور ٹامی کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"تو تم اس کان کا پتہ نہیں بتاؤ گے" ـــ مادام لوسیا نے … ہوئے کہا۔ وہ میز کے کنارے پر دونوں ہاتھ رکھے بڑے … کھڑی تھی۔

"بتادیں گے ـــ بتادیں گے ـــ اتنی جلدی بھی کیا ہے ـــ کیوں ٹامی" ـــ جیگر نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"ہاں! ـــ ضرور بتائیں گے خوبصورت پھول ـــ سب کچھ بتادیں گے" ـــ ٹامی نے ہنستے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں چیختے ہوئے پشت کے بل نیچے گرے۔ مادام لوسیا نے یکلخت میز ان دونوں پر الٹا دی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹی اور اس کی توقع کے عین مطابق میز واپس آڑتی ہوئی عین اسی جگہ آئی جہاں ایک لمحہ پہلے مادام لوسیا کھڑی تھی۔ لیکن ظاہر ہے مادام لوسیا وہاں سے پہلے ہی ہٹ چکی تھی۔ اس لئے میز دُور فرش پر جاگری۔

وہ دونوں ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے لگے تھے کہ مادام لوسیا یکلخت اپنی جگہ سے اچھلی اور وہ دونوں ایک بار پھر چیختے ہوئے نیچے جاگرے۔ مادام لوسیا کی دونوں لاتیں پھیل کر ان دونوں کے سینوں سے ٹکرائی تھیں اور اس کے ساتھ ہی مادام لوسیا یکلخت قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ قلابازی کھائی اور اس بار ٹامی کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ مادام کی زوردار فلائنگ کک پوری قوت سے اس کے سینے پر پڑی تھی۔

جیگر نے انتہائی تیز رفتاری سے اچھل کر اس طرف چھلانگ لگائی جہاں اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر جاگرا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ ریوالور پر پڑتا، مادام لوسیا نے یکلخت ایک قلابازی کھائی اور پھر فضا میں ہی وہ گھومتی ہوئی عین اس جگہ جا کھڑی ہوئی جہاں جیگر ہاتھ بڑھا کر ریوالور اٹھانا چاہتا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی مادام لوسیا کے نوک دار

سینڈل کی نوک پوری قوت سے جیگر کے چہرے سے ٹکرائی اور جیگر کے حلق سے اس قدر زور دار چیخ نکلی کہ پورا ہال گونج اٹھا۔ وہ بے اختیار پیچھے کی طرف ہٹتا تھا اور مادام لوسیا نے پلک جھپکنے میں جھک کر ریوالور اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ٹامی کے حلق سے چیخ نکلی۔ وہ دھماکے سے نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ وہ دراصل اس بوتل کی طرف لپک رہا تھا جو میز کے ساتھ ہی نیچے گر کر ٹوٹنے کی بجائے لڑھکتی ہوئی دیوار سے جا لگی تھی۔ لیکن مادام لوسیا ــــ ان کی توقعات سے کہیں زیادہ، پھرتیلی اور مارشل آرٹ میں ماہر ثابت ہوئی تھی۔ اس نے خالی ہاتھ صرف چند ہی لمحوں میں نہ صرف ٹامی کا خاتمہ کر دیا تھا بلکہ اب وہ جیگر بھی اس کے رحم و کرم پر تھا۔

"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ جیگر" ــــ مادام لوسیا نے غراتے ہوئے کہا اور جیگر دانت بھینچتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی ناک پچک گئی تھی اور چہرہ لہولہان ہو گیا تھا۔

"اب بھی وقت ہے ــــ منہ مانگی رقم لے لو اور کان کا پتہ بتا دو" ــــ مادام لوسیا نے کہا۔

"تم مجھ سے کچھ نہیں معلوم کر سکتیں ــــ مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں سمجھ نہ سکا ــــ حالانکہ سلور ہینڈز کا کارڈ دیکھتے ہی مجھے سمجھ جانا چاہیے تھا کہ اس کارڈ کی حامل عورت عام عورت نہیں ہو سکتی ــــ اور مجھے فوراً تمہیں گولی مار دینی چاہیے تھی ــــ بہر حال مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے زندہ رکھنے پر مجبور ہو" ــــ جیگر نے جواب دیا۔

"کوئی ضروری نہیں ہے ــــ سلور ہینڈز تمہارا خاتمہ کر کے خود بھی

کان تلاش کر سکتی ہے" ــــ مادام لوسیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی جیگر کے حلق سے ایک طویل چیخ نکلی اور وہ دھڑام سے پشت کے بل فرش پر گرا۔ گولی اس کی ران میں لگی تھی۔ مادام نے دوبارہ ٹریگر دبایا اور دوسری گولی اس کی دوسری ران میں پیوست ہو گئی۔

"بولو ــــ ورنہ ــــ" مادام نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی تیسری بار ٹریگر دبا دیا۔ لیکن اس بار جیگر کی چیخ نہ نکلی۔ جب کہ گولی اس کے بازو میں لگی تھی۔ وہ شاید بیہوش ہو چکا تھا۔

"ابھی سے بیہوش ہو گئے ــــ ابھی تو آٹھ گولیاں چیمبر میں موجود ہیں" ــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے بیہوش پڑے ہوئے جیگر کی پسلیوں میں پوری قوت سے لات ماری اور جیگر چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ مادام نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور گولی اس کے دوسرے بازو میں گھس گئی۔

"بولو ــــ ابھی سات گولیاں باقی ہیں" ــــ مادام نے چیخ کر کہا اور دوبارہ ٹریگر دبا دیا۔ جیگر اب بری طرح پھڑک رہا تھا اس کے جسم سے خون بہہ رہا تھا۔ اس بار گولی اس کی پنڈلی پر پڑی تھی۔

"بولو جیگر ــــ پتہ بتاؤ ــــ ورنہ ــــ" مادام لوسیا نے کہا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ گولی دوسری پنڈلی میں گھس گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ چیخا ہوا ایک بار پھر بیہوش ہو گیا۔ مادام نے پھر آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر وار کیا اور پھر اس کی دونوں لاتیں کسی مشین کی طرح حرکت میں آ گئیں اور اس وقت تک اس نے اپنی ٹانگیں نہ روکیں جب

تک جیگر دوبارہ ہوش میں نہ آگیا۔

اب تو جیگر سے پوری طرح چیخا بھی نہ جا رہا تھا کہ مادام نے پھر ٹریگر دبا دیا اور جیگر کی چیخیں یکلخت بلند ہو گئیں۔ وہ اب پھڑک بھی نہ سکتا تھا۔ اس کے دونوں بازوؤں۔ کلائیوں۔ پنڈلیوں اور رانوں کی ہڈیاں گولیوں سے ٹوٹ چکی تھیں۔ مادام لوسیا کی بھرپور ضربات نے اس کی دائیں طرف کی کئی پسلیاں بھی توڑ دی تھیں۔

"جلدی بولو ! ـــ اب بھی وقت ہے ـــ تمہارا علاج بھی ہو گا۔ رقم بھی ملے گی اور تحفظ بھی" ـــ مادام نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب ـــ بب ـــ بتاتا ہوں ـــ بتاتا ہوں ـــ رقم دو گی" ـــ جیگر نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔ اس کا سارا دم خم ختم ہو چکا تھا۔

"کروڑوں ڈالر رقم ـــ علاج ـــ عیاشی ـــ تحفظ ـــ سب کچھ ملے گا ـــ میرا وعدہ ہے یہ ـــ اور میرا وعدہ حتمی ہوتا ہے ـــ ورنہ سوچ لو کہ ابھی کئی گولیاں چیمبر میں موجود ہیں ـــ آخری گولی تمہارے دل میں سوراخ کرے گی ـــ اس سے پہلے نہیں" ـــ مادام لوسیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ اس بار گولی نے جیگر کا ایک کان اڑا دیا تھا۔

"کان تراکڑی پہاڑ میں ہے ـــ لیکن کہاں ہے ـــ مجھے اس کا علم نہیں ـــ میں تو جانسن اینڈ کمپنی کے مالک جانسن سے مال خریدتا ہوں" ـــ جیگر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جانسن کو اس کی اصل اہمیت کا علم ہے" ـــ ؟ مادام لوسیا نے پوچھا۔

نہیں ! ـــ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ رنگ بنانے کے کام آتا ہے ـــ اور اسے ٹام کہتے ہیں" ـــ جیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز ڈوب گئی۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی مادام لوسیا نے ٹریگر دبا دیا اور اس بار گولی ٹھیک جیگر کے دل پر پڑی اور وہ ایک لمحے کے لئے پھڑکا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"ہونہہ ! ـــ اسے کہتے ہیں حماقت ! ـــ پہلے ہی بتا دیتا" ـــ مادام لوسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ریوالور کا چیمبر کھولا۔ اسے اس ریوالور کے وزن سے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا چیمبر بارہ گولیوں کا ہو سکتا ہے۔ چیمبر کھولنے پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ واقعی چیمبر بارہ گولیوں کا تھا اور ان میں اب بھی تین گولیاں باقی تھیں۔ اس نے چیمبر بند کر دیا۔

"کافی ہیں" ـــ مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑا ہوا اپنا پرس اٹھایا۔ اس میں ریوالور رکھا اور پھر اسے کندھے سے لٹکا کر وہ دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازے کی ساخت دیکھتے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے۔ اور یقیناً جیگر اسے یہاں اس لئے لایا تھا کہ اگر مادام لوسیا سے زبردستی کرنی پڑی تو اس کی آواز باہر نہ جا سکے۔ لیکن یہی ساؤنڈ پروف کمرہ الٹا ان پر ہی استعمال ہوا۔ اور مادام لوسیا نے اطمینان سے گولیاں چلائیں اور باہر کسی کو بھی معلوم ہی نہ ہو سکا۔

دروازے کے ساتھ لگے ہوئے پینل کو چند لمحے مادام غور سے دیکھتی رہی پھر اس نے دو بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے دروازہ خود بخود کھلا اور

مادام اچھل کر باہر راہداری میں آگئی۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی۔

ابھی اس نے دو سیڑھیاں ہی طے کی تھیں کہ اوپر ایک مسلح آدمی کی شکل نظر آئی۔ وہ شاید مادام کے قدموں کی آواز سُن کر آیا تھا۔

"تمہارا نام بالُو ہے نا ــــ اِدھر آؤ جلدی ــــ جیگر تمہیں اندر بلا رہا ہے" ــــ مادام لوسیا نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ خود ــــ یا مامی ــــ" اس آدمی نے جلدی سے نیچے اترتے ہوتے کہا۔ لیکن اس نے مشین گن ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔

"وہ ایک مخصوص کال سننے میں مصروف ہیں" ــــ مادام نے کہا اور اطمینان سے مُڑ گئی۔ جیسے اُسے ذرا بھی بالُو سے خطرہ نہ ہو۔ اب اس کی پشت بالُو کی طرف تھی۔ اور ظاہر ہے بالُو کی مشین گن کا رُخ اس کی پُشت کی طرف تھا۔ اس طرح مادام نے نفسیاتی چال چل کر بالُو کو مطمئن کر دیا تھا کہ اگر مادام غلط کہہ رہی ہوتی تو پھر وہ خود مشین گن کی طرف پشت کیوں کر لیتی۔

مادام بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی واپس اس دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ بالُو اس کے پیچھے تھا۔ دروازہ دوبارہ بند ہو چکا تھا۔ اور اس پر سُرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

مادام نے اس طرح آگے بڑھ کر پینل کے بٹن دباتے جیسے وہ خود ہی یہاں کی انچارج ہو۔ بٹن دبتے ہی سُرخ بلب بجھ گیا اور دروازہ خود بخود کھل گیا۔

"بالُو آگیا ہے جیگر" ــــ مادام نے کھلے دروازے سے اندر داخل

ہوتے ہوئے کہا۔ اور بالُو اس کے پیچھے اندر داخل ہوا۔ اسی لمحے مادام بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور دوسرے لمحے بالُو بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ مشین گن اب مادام کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی۔ دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔

مادام نے تیزی سے گھوم کر نہ صرف مشین گن پر ہاتھ ڈالا تھا بلکہ ایک زوردار جھٹکا بھی دیا تھا۔ اس طرح نہ صرف مشین گن اس کے ہاتھوں میں آگئی تھی بلکہ بالُو بھی چیختا ہوا آگے دوڑتا چلا گیا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ بالُو مڑتا۔ مادام نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور گولیاں بارش کی طرح بالُو کے مڑتے ہوتے جسم سے ٹکرائیں اور وہ لٹو کی طرح گھوم کر بغیر چیخے فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

مادام لوسیا نے آگے دوبارہ پینل پر موجود بٹن دباتے اور دروازہ کھلنے پر وہ اطمینان سے راہداری میں آگئی۔ اب اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ اور اس کے اندازے کے مطابق ابھی دو آدمی اوپر موجود تھے۔ کیونکہ اس نے اب تک تین آدمی جیگر کے علاوہ وہاں دیکھے تھے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہاں زیادہ آدمی ہوں۔

سیڑھیوں پر پہنچ کر مادام ایک لمحے کے لئے رُکی اور پھر اس نے پرس سے ریوالور نکالا اور اس کا رُخ راہداری کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ گولی چلنے کا زوردار دھماکہ ہوا اور مادام جلدی سے دروازے کی اوٹ میں رُک گئی۔ ریوالور اب اس کے ہاتھ میں تھا جب کہ مشین گن اس کے کندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ اُسے یقین تھا کہ راہداری میں ہونے والا دھماکہ باہر موجود افراد کو سیڑھیوں پر ضرور کھینچ لائے گا۔ اور پھر اس کا خیال

درست ثابت ہوا۔ اُسے سیڑھیوں کے شروع کے حصے میں آوازیں سنائی دیں اور پھر ایک آدمی کے تیزی سے سیڑھیاں اُترنے کی آواز سنائی دی۔

آواز سنتے ہی مادام لوسیا نے بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر یکلخت ٹریگر نہ صرف ایک بار ـــــ بلکہ فوراً ہی دوسری بار بھی دبا دیا۔ اور پہلی گولی نے آدمی سیڑھیوں پر موجود نیچے آتے ہوئے آدمی کو گرایا۔ جبکہ دوسری گولی نے سیڑھیوں کے شروع پر کھڑے ہوئے دوسرے آدمی کو ہٹ کر دیا۔ اور وہ دونوں ہی چیختے ہوئے سیڑھیوں پر گرنے لگے۔ لیکن وہ دونوں ابھی زندہ ضرور تھے۔

مادام لوسیا نے یکلخت ریوالور ایک طرف پھینکا اور پھر تیزی سے مشین گن کندھے سے اتار کر سیدھی کی اور دوسرے لمحے سیڑھیاں گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھیں۔ اور وہ دونوں آدمی آخری سیڑھی پر پہنچنے سے پہلے ہی مُردہ ہو چکے تھے۔

مادام نے پہلے ریوالور اس لئے استعمال کیا تھا کہ اس کا خیال تھا کہ مشین گن کی گولیوں کا دباؤ سیڑھیوں کے اوپر کھڑے آدمی کو پیچھے کی طرف اچھال دے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس آدمی کے جسم میں اتنی جان رہ جائے کہ وہ مشین گن استعمال کر سکے۔ اس طرح مادام خطرے میں پڑ سکتی تھی۔ لیکن ریوالور کی گولی ایک تھی اس لئے وہ اس قدر دباؤ نہ ڈالتی کہ وہ اچھل کر دُور جا گرتا۔ وہ آدمی گولی کھا کر پُشت کے بل گرا ضرور تھا لیکن مادام کی توقع کے عین مطابق وہ سیڑھیوں کے اوپر ہی گرا تھا اور نیچے گر کر اس کا توازن لازماً سیڑھیوں پر گرنے کے حق میں ہی رہا۔ اور وہ

اُلٹ پلٹ کر نیچے گرتا آیا۔

مادام لوسیا مشین گن سنبھالے تیزی سے سیڑھیاں اوپر چڑھتی گئی تاکہ اگر عمارت میں اور کوئی آدمی ہو تو اس کے سیڑھیوں تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ اوپر پہنچ جائے۔

مادام لوسیا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئی۔ لیکن اور کوئی آدمی نمودار نہ ہوا۔ شاید اور کوئی آدمی اس عمارت میں تھا ہی نہیں۔

مادام لوسیا تیزی سے بھاگتی ہوئی برآمدے میں پہنچی اور پھر ایک ستون کی اوٹ میں رُک گئی۔ وہ اب بڑے چوکنے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔

اور پھر جب اُسے اطمینان ہو گیا کہ فارم ہاؤس میں اب اور کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ اطمینان سے برآمدے کے سامنے کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ نمایاں تھی۔

"اوہ! ـــ مجھے چیک کر لینا چاہیئے ـــــ لازماً یہاں ایسے کاغذات موجود ہوں گے ـــــ جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جیگر نے مرتے وقت سچ بولا تھا ـــــ یا جھوٹ" ـــــ مادام لوسیا نے اچانک سوچا اور پھر وہ تیزی سے واپس مُڑی اور اندر جا کر اس نے کمروں کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ وہ بڑے ماہرانہ انداز میں تلاشی لے رہی تھی۔

اور پھر ایک کمرے کی الماری سے وہ ایک فائل برآمد کرنے میں کامیاب ہو گئی جس میں نہ صرف جانسن کا نام موجود تھا بلکہ مال کی سپلائی کے سلسلے میں حساب کتاب بھی درج تھا۔ مادام سمجھ گئی کہ جیگر نے درست

بتایا ہے۔ ویسے بھی اُسے یقین تو پہلے سے تھا کیونکہ جس حالت میں جگی نے بتایا تھا اس حالت میں جھوٹ بولنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہوتا۔ لیکن اب اُسے مکمل یقین ہو گیا تھا۔

"یہ جانسن اینڈ کمپنی یقیناً اس پہاڑ کی ٹھیکیدار کمپنی ہو گی —— اسی سے جیگر بی۔ ٹو خریدتا ہو گا" —— مادام نے کار میں بیٹھتے ہوئے سوچا اور پھر اس کی کار اس فارم ہاؤس سے نکل کر مین روڈ کی طرف بڑھنے لگی۔ مین روڈ پر پہنچتے ہی اس نے کار کا رُخ اس طرف موڑ دیا جہاں رابرٹ سنٹر تھا۔ وہ اب جلد از جلد چیف باس سے بات کرنا چاہتی تھی۔ تاکہ اس کمپنی کے خاتمے اور بی۔ ٹو کی کانوں پر مکمل طور پر قبضہ کرنے کی پلاننگ کی جا سکے۔

عمران نے کارٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس کے سامنے روکی اور پھر نیچے اُتر کر اُسے لاک کرتا ہوا وہ جیولری ہاؤس کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میک اپ کر رکھا تھا اور لباس بھی قرینے کا پہنا ہوا تھا۔ یہ جیولری ہاؤس خاصا بڑا تھا۔ اور یہاں ہر قسم کے قیمتی اور جدید فیشن کے زیورات کے علیحدہ علیحدہ کاؤنٹر موجود تھے۔ جن میں سے ہر کاؤنٹر پر خوبصورت سیلز گرل موجود تھی۔ ہر کاؤنٹر پر عورتیں اور مرد نظر آ رہے تھے جو جیولری خریدنے میں مصروف تھے۔ ہال کے اندر مسلح گارڈز بھی کونوں میں کھڑے تھے جن کے جسموں پر مخصوص یونیفارم تھی۔ اور یونیفارم پر جیولری ہاؤس کے بیج کے ساتھ ساتھ سرکاری اجازت نامہ بھی سٹکر کے طور پر چسپاں تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جیولری ہاؤس والوں نے باقاعدہ حکومت سے اجازت لے کر ان مسلح گارڈوں کو ڈاکے سے بچنے کے لئے ملازم رکھا ہوا تھا۔

عمران کسی کاؤنٹر کی طرف بڑھنے کی بجائے سیدھا اس طرف کو بڑھ گیا

جس پر منیجر کے نام کی تختی موجود تھی۔ اور ایک اُدھیڑ عمر آدمی موٹے شیشوں کی عینک لگائے بیٹھا حساب کتاب میں مصروف تھا۔

"کیا میں آپ کے دو جمع دو چار میں مداخلت کر سکتا ہوں" ——— عمران نے قریب پہنچ کر کہا تو منیجر چونک پڑا۔ اس نے سر اٹھا کر موٹے شیشوں میں اُسے دیکھا اور پھر چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"جی ضرور ——— تشریف رکھیے ——— میرے لائق کوئی خدمت" منیجر شائد عمران کی وجاہت سے متاثر ہو گیا تھا۔

"جی ہاں ——— میں نے بڑی مشکل سے آپ کے لائق خدمت ڈھونڈ نکالی ہے" ——— عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور منیجر کا خشک چہرہ اور زیادہ خشک ہو گیا۔ شائد اُسے عمران کا فقرہ سمجھ ہی نہ آیا تھا۔ وہ حساب کرتے کرتے ہر قسم کے ذوق سے عاری ہو چکا تھا۔

"جی ——— کیا مطلب" ——— منیجر نے روکھے سے لہجے میں پوچھا۔

"آپ نے خدمت پوچھی تھی ——— اور وہ بھی اپنے لائق ——— تو وہ میں نے ڈھونڈ نکالی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جی فرمایئے" ——— منیجر نے اُکتا کر پوچھا۔

"مادام زویا کی فرمائش ہے کہ اُسے جیولری کے دس سیٹ اور چاہئیں" عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مادام زویا" ——— منیجر نے اس طرح حیران ہو کر پوچھا جیسے اس نے یہ نام زندگی میں پہلی بار سنا ہو۔

"جی ہاں ——— مادام زویا ——— جنہوں نے فیشن شو کے لئے آپ سے جیولری کے سیٹ خریدے تھے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"ہم سے خریدے تھے ——— نہیں جناب! ——— ہم سے کسی مادام زویا نے سیٹ نہیں خریدے ——— ویسے آپ کو جیولری کے سیٹ چاہئیں تو آپ کاؤنٹرز چیک کر لیں" ——— منیجر نے خشک لہجے میں کہا۔

"آپ نے شیرٹن ہوٹل میں ہونے والا فیشن شو دیکھا تھا" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں ——— ان خرافات کے لئے نہ میرے پاس وقت ہے اور نہ رقم" ——— منیجر نے جواب دیا۔

"جیگوار کے بعد یہاں مالک کون ہے" ——— ؟ عمران کا لہجہ بھی اب بے حد خشک ہو گیا تھا۔

"اوہ! ——— جیگوار کے بعد ان کے بزنس پارٹنر ہیں جناب مٹکاف ——— وہ اندر کمرے میں بیٹھے ہیں" ——— منیجر نے اپنی جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا اور عمران اٹھ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے کے دروازے پر ایک دربان موجود تھا۔

"مسٹر مٹکاف سے کہو کہ سنٹرل انٹیلی جنس کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر آئے ہیں" ——— عمران نے دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ! ——— تشریف لے جائیں" ——— دربان نے عہدہ سنتے ہی جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا جدید قسم کا دفتر تھا جس میں ایک بوڑھا آدمی میز کے پیچھے بیٹھا ٹیلیفون میں مصروف تھا۔ عمران کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس نے چونک کر رسیور رکھ دیا اور پھر سوالیہ نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس" ——— عمران نے مصافحے کے

لئے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ — اوہ! — خوش آمدید — جناب خوش آمدید" — عمہ کا اثر بوڑھے مشکاف پر بجلی جیسا ہوا اور وہ بوکھلاتے ہوئے انداز میں کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور جلدی سے اس نے مصافحہ بھی کیا۔

"آپ کا نام مشکاف ہے" — ؟ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں! — جی ہاں! — میرا نام مشکاف ہے — تشریف رکھیئے — کیا پینا پسند کریں گے آپ" — مشکاف نے بے اختیار ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"سوری! — ڈیوٹی کے دوران میں صرف ڈیوٹی ہی دیتا ہوں" — عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

"جی فرمایئے" — مشکاف نے بھی واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ جیگوار کے بزنس پارٹنر ہیں" — ؟ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں! — ہم دونوں ہی اس کے مالک ہیں — اور جیگوار کے قتل کے بعد اب سارا کاروبار مجھے ہی سنبھالنا پڑا ہے۔ لیکن جناب! میں پولیس کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں تو بیرون ملک کاروبار کے سلسلہ میں مستقل رہتا ہوں — مجھے تو پیرس میں جیگوار کے قتل کی اطلاع ملی تھی اور میں دوسرے روز یہاں پہنچا تھا" — مشکاف نے جلدی جلدی ہی کہنا شروع کیا۔

"میرا مقصد یہ نہ تھا کہ آپ نے جیگوار کو قتل کیا ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — دراصل یہاں کی پولیس بھی عجیب ہے — انہیں

پہلے مجھ پر ہی شک گذرا کہ شاید کاروبار پر قبضہ جمانے کے لئے میں نے ہی جیگوار کو قتل کیا ہے — بڑی مشکل سے انہیں یقین آیا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا" — مشکاف نے قدرے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پولیس کا کام قتل کی تفتیش کرنا ہے — ہمارے محکمے کا کام دوسرا ہے — یہاں پچھلے دنوں ایک فیشن شو ہوا ہے۔ اس میں شریک ہونے والی ماڈلز نے جو جیولری پہن رکھی تھی وہ آپ کے جیولری ہاؤس کی تیار کردہ تھی — میں نے اس کا ریکارڈ چیک کرنا ہے — لیکن آپ کا منیجر بتا رہا ہے کہ یہ جیولری یہاں تیار نہیں ہوئی — حالانکہ وہ یہیں تیار ہوئی تھی — میں نے سوچا کہ آپ سے مل لوں — ورنہ دوسری صورت یہی ہو سکتی ہے کہ میں منیجر کو مع ریکارڈ کے ہیڈ کوارٹر لے جاؤں"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ! — اوہ جناب! — ایسا مت کریں — ہمارا تو ادارہ ہی ڈوب جائے گا — ویسے جہاں تک مجھے یقین ہے منیجر نے جھوٹ نہ بولا ہوگا کیونکہ اسے علم ہی نہ ہوگا — میں نورمین کو بلاتا ہوں۔ وہ یہاں کا پرانا آدمی ہے اور وہ جیگوار کا دستِ راست رہا ہے" — مشکاف نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر دبا دیا۔

"نورمین جانی کو فوراً میرے دفتر بھیجو" — مشکاف نے نمبر پریس کرتے ہی سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

"یس سر" — آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیٹھو جانی" ——— منکاف نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی وہ کچھ کہنا چاہتا تھا کہ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا اور منکاف حیرت بھرے انداز میں خاموش ہو گیا۔

"مسٹر جانی! ——— آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے۔ یہ منکاف صاحب کو تو کچھ علم ہی نہیں ——— جیگوار زندہ ہوتا تو اس سے بات ہو جاتی ——— آپ نے جو جیولری سپلائی کی ہے فیشن شو سٹال ——— وہ جعلی نکلی ہے" عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"جعلی ——— وہ کیسے ——— نہیں جناب! ——— میں نے خود تیار کی ہے بالکل وہی مال ہے جو نمونے کے طور پر مادام کو بھیجا گیا تھا ——— یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں" ——— زرمین جانی نے بری طرح بھڑکتے ہوئے کہا۔

"میں مادام لوسیا کی طرف سے ہی تو آیا ہوں ——— آپ جانتے ہیں کہ جیگوار کیوں قتل ہوا" ——— عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے ——— ڈیگورا نے اسے قتل کیا ہے ——— میں نے مسٹر جیگوار سے کہا بھی تھا کہ جس پارٹی سے عرصے سے کاروبار ٹھیک جا رہا ہے اسی سے کیا جانا چاہیئے ——— نئی پارٹی بہرحال نئی ہوتی ہے مگر ان پر تو ڈبل قیمت اور سو پیس کا بھوت سوار تھا ——— اور پھر ہر ماہ پچاس پیس ——— اور نتیجہ یہی نکلا کہ جیگوار بھی قتل ہو گئے ——— اور اب آپ کا یہ پیغام آ گیا ہے کہ مال جعلی تھا ——— یہ سب چکر بازی ہے" ——— جانی نے انتہائی جوشیلے اور تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے یہ کام کرتے" ——— عمران نے بڑے تحقیر آمیز لہجے میں کہا۔

"کونسا کام ——— جیولری کا کام تو میں پچاس سال سے کر رہا ہوں۔ میری
رکا ایک بھی آدمی نہیں ہے ——— البتہ ڈیگورا کا کام دو سال سے ہو رہا ہے
ور آج تک ڈیگورا نے تو کبھی شکایت نہیں کی ——— آپ کو پہلی بار مال
پلائی ہوا۔ اور آپ کہہ رہے ہیں کہ جعلی ہے۔ حالانکہ میں دعوے سے
ہا ہوں کہ جو نمونہ بھیجا گیا تھا اور جسے مادام نے چیک کر کے آرڈر دیا تھا
ال بالکل اسی کوالٹی کا ہے" ——— جانی نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر میں یہ ثابت کر دوں کہ آپ ہمارے ساتھ دھوکہ کر رہے ہیں
ور مال جعلی تیار ہو رہا ہے ——— منگواؤ ابھی ایک سیٹ اور پھر دیکھو" ———
ران نے بھی چیلنج بھرے انداز میں کہا۔

"ہاں بالکل! ——— اور اگر صحیح نکلا تو پھر ڈبل قیمت دینا ہو گی" ———
انی نے اپنی پرجوش طبیعت کے مطابق فوراً ہی چیلنج قبول کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل دوں گا ——— ابھی اور اسی وقت دوں گا ——— بلکہ انعام بھی دوں گا
یکن شرط یہی ہے کہ تم یہیں رہ کر سیٹ منگواؤ" ——— عمران نے اسے
ور زیادہ چڑاتے ہوئے کہا۔

"بالکل ——— میں یہیں منگواتا ہوں" ——— جانی نے کہا اور جلدی
سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے ایک بٹن دبا دیا۔

"ٹسکی! ——— سپیشل ورک کا ایک سیٹ لے کر دفتر میں آ جاؤ" ———
زرمین جانی نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ابھی آ جاتا ہے" ——— جانی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور پھر
واقعی پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی ہاتھ میں ایک
ڈبہ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ڈبہ زرمین جانی کے سامنے رکھ دیا۔

"بس جاؤ ــــ میں اسے خود واپس لے آؤں گا" ــــ جانی نے کہا اور ملسکی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"لو دیکھو ــــ اور ثابت کرو" ــــ جانی نے ڈبہ کھول کر عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

عمران نے ڈبے میں موجود لاکٹ سیٹ اٹھایا اور غور سے اسے دیکھنے لگا۔ اور پھر اس کی آنکھوں میں شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔

"اوہ! ــــ یہ تو واقعی اصلی ہے ــــ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں غلط اطلاع دی گئی ہے ــــ ٹھیک ہے جانی صاحب! آئی ایم سوری میں مادام سے بات کرتا ہوں ــــ اور آپ جتنا انعام کہیں میں دینے کے لئے تیار ہوں" ــــ عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اجی چھوڑیئے! ــــ کیسا انعام ــــ اور یہ بھی سن لیجئے کہ ڈیگورا نے ہمیں چیلنج دیا ہے کہ اگر ہم نے مال سلور ہینڈرز کو سپلائی کیا تو وہ پورے سٹاف کو موت کے گھاٹ اتار دے گا ــــ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ایک ہی صورت میں مال سپلائی ہو سکتا ہے کہ جب تک سلور ہینڈرز اور ڈیگورا میں سے ایک کا خاتمہ نہیں ہو جاتا ــــ بس یہ میرا فیصلہ ہے" ــــ جانی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ آپ کا فیصلہ درست ہے ــــ ڈیگورا کا خاتمہ بس ایک دو روز میں ہو جائے گا ــــ آپ بے فکر رہیں مال پھر خام ہم نے ہی لینا ہے ــــ لیکن ہمیں یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ آپ کو خام مال حاصل کرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے ــــ ڈیگورا اس سلسلے میں رکاوٹ ڈال رہا ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"اجی ڈیگورا نے آج تک اس سلسلے میں کوئی تعلق نہیں رکھا کہ خام مال ہمیں جنگیر دیتا ہے یا کوئی اور ــــ اُسے تو صرف مال چاہیئے ــــ اور آپ بے فکر رہیں آپ کو مال چاہیئے مل جائے گا بس" ــــ جانی نے کہا۔

"دراصل ہم نہیں چاہتے کہ آپ کو خام مال کے سلسلے میں کوئی تکلیف ہو" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تکلیف اکٹھا مال دینے میں ہوتی ہے ــــ اب آپ کو کیا پتہ کہ ہمیں کتنی مشکل درپیش آتی ہے ــــ جنگیر اکٹھا اتنا مال سپلائی نہیں کر سکتا اور ہم مجبور ہو جاتے ہیں ــــ لیکن اب جنگیر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ سارا مال ہمیں سپلائی کرے گا ــــ ریڈ سکوائر والوں کو نہیں کرے گا ــــ کیونکہ وہ صرف انگوٹھی بناتے ہیں۔ ان کے پاس انگوٹھی کے علاوہ کاریگر ہی نہیں ہے ــــ اور انگوٹھی اور لاکٹ میں ایک ہزار پرسنٹ کا فرق ہے ــــ خوامخواہ انہوں نے ٹانگ اڑائی ہوئی ہے" ــــ جانی نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ شکریہ" ــــ عمران نے کہا اور جانی ڈبہ اٹھائے بڑبڑاتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے جناب! ــــ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا" ــــ مشکاف نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں ــــ اب ہمارا محکمہ مطمئن ہو گیا ہے۔ کوئی گڑبڑ نہیں ــــ دراصل ہمیں یہ اطلاع ملی تھی کہ مال جعلی سپلائی کیا گیا ہے اور اس سے ہمارا ملک بدنام ہو رہا ہے ــــ لیکن اب پتہ لگ گیا ہے کہ اطلاع غلط تھی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — تھینک یو — تھینک یو — مزید کوئی خدمت" — مشکاف نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"شکریہ! — اتنا ہی کافی ہے" — عمران نے کہا اور اٹھ کر اس نے مشکاف سے ہاتھ ملایا اور پھر تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے چہرے پر شدید جوش کے آثار نمایاں تھے۔ اُسے دراصل اندازہ ہی نہ تھا کہ اس قسم کے سلسلے کا علم ہو جائے گا۔ وہ تو صرف یہاں اس لئے آیا تھا کہ اس جیولری کے متعلق معلوم کرے کہ کیا مادام زدیا نے اسے یہاں سے خریدا تھا یا باہر سے۔ اُسے صرف معمولی سا شبہ تھا کہ ایک عورت کے پرس میں سے ایسا ہی سیٹ ملا تھا اور اس کی لاش اسی جیولری ہاؤس کے سامنے سے ملی تھی۔ لیکن یہاں جانی کی پُر جوش طبیعت کی وجہ سے ایک بالکل ہی نیا انکشاف کر دیا تھا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی دانش منزل کی طرف بڑھتی گئی۔ وہ کار چلانے کے ساتھ ساتھ اس پورے دھندے کے خاتمے کا خاکہ بھی ترتیب دیتا جا رہا تھا۔

"عمران صاحب! — سیکرٹ سروس نے پورا شہر چھان مارا ہے۔ لیکن یہ مادام لوسیا نہیں ملی" — آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی عمران کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا کمال ہے — میں نے تو کہا تھا کہ کنواروں کی نظریں بڑی تیز ہوتی ہیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس — پی۔ اے ٹو ڈائریکٹر جنرل" — دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو! — سر رحمان سے بات کراؤ" — عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ کہ عمران اپنے باپ کو فون کر رہا ہے۔

"یس سر! — ہولڈ آن کریں سر" — دوسری طرف سے پی۔ اے نے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رحمان بول رہا ہوں" — چند لمحوں بعد سر رحمان کی باوقار آواز سنائی دی۔

"سر رحمان! — ٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس کے باہر ایک غیر ملکی عورت کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا — جس کے پرس میں سے جیولری کا ایک سیٹ ملا تھا — اس کیس کا کیا ہوا" — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ! — میڈم تیپاؤ کیس کا ذکر کر رہے ہیں آپ — اس کیس پر تفتیش جاری ہے — ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس عورت کا تعلق سمگلروں کے کسی بین الاقوامی گروہ سے تھا — لیکن ابھی تک ایسے کوئی شواہد نہیں مل سکے جس سے یہ گروہ سامنے آتا — لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" — ؟ سر رحمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے وہ جیولری جو اس عورت کے پرس سے ملی تھی اس کو چیک کرایا تھا" — ؟ عمران نے پوچھا۔

"اس کو چیک کرانے کی کیا ضرورت تھی — وہ مال خانے میں جمع

کرادیا گیا تھا ——— اس کے بعد مادام تپساؤ کے وارثوں کے کلیم پر وہ انہیں دے دیا گیا تھا ——— اس میں کیا خاص بات تھی۔ بس جیولری کا سیٹ تھا" ——— سر رحمان نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"یہ کیس سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں! ——— لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر آپ اس عام سے کیس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں ——— کوئی خاص بات ہے" ——— ؟ سر رحمان نے کہا۔

"ہاں سر رحمان! ——— میرے محکمے کو اطلاع ملی ہے کہ ہمارے ملک سے منشیات کی ایک انتہائی جدید قسم جسے ٹی ڈو کہتے ہیں غیر ملکوں میں سپلائی ہو رہی ہے ——— اور اسے جیولری کی شکل میں سمگل کیا جا رہا ہے کیونکہ ٹی ڈو میں پلاڈیم مکس کر کے اسے سخت بنا دیا جاتا ہے اس کے بعد اس کی جیولری بنا دی جاتی ہے ——— اور پھر جب یہ سیٹ باہر جاتے ہیں تو ان سے پلاڈیم آسانی سے علیحدہ کر کے ٹی ڈو کو فروخت کر دیا جاتا ہے ——— اور آجکل کی ٹی۔ ڈو عالمی منڈی میں سب سے زیادہ قیمت پا رہی ہے ——— ایک ہلکا سا اندازہ ہے کہ چوتھائی گرام ٹی۔ ڈو کی مالیت پچاس لاکھ ایکریمی ڈالر ہے" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ! ——— اوہ! ——— ٹی۔ ڈو کے متعلق تو رپورٹیں میرے محکمے کو بھی ملی تھیں ——— کچھ عرصہ پہلے ٹی ڈو کی معمولی سی مقدار ایک انگوٹھی کے خفیہ خانے سے کسٹم والوں نے پکڑی تھی ——— لیکن پھر اس کا کچھ پتہ نہ چل سکا ——— وہ انگوٹھی ایک غیر ملکی سے ملی تھی اور اس غیر ملکی نے جیل میں خودکشی کر لی تھی ——— لیکن یہ جیولری والی بات بالکل نئی

ہے" ——— سر رحمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ منشیات کی سمگلنگ کا تعلق چونکہ آپ کے محکمے سے ہے اس لئے میں آپ کو اپنے محکمے سے ملی ہوئی اطلاعات ٹرانسفر کر رہا ہوں۔ کیونکہ میں محکموں کے تعاون پر یقین رکھتا ہوں" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ! ——— تھینک یو سر ——— میں ذاتی طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں" ——— سر رحمان نے جواب دیا۔

"ایسی بات نہیں سر رحمان! ——— یہ میرا فرض ہے ——— آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر ٹن تھا ؤزنڈ جیولری ہاؤس پر چھاپہ ماریں ——— اس کا اصل مالک جیگوار تو قتل ہو چکا ہے ——— موجودہ مالک مٹکاف ہے لیکن وہ اس سارے کھیل سے لاعلم ہے۔ لیکن جیولری ہاؤس کا فورمین ہی اصل آدمی ہے اور اس کا ایک ساتھی سامنے آیا ہے لسکی ——— لسکی اس جیولری کو سپیشل ورک کا نام دیتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ کم از کم پچاس سیٹ ان کے پاس تیار ہو رہے ہیں اور شاید خام مال بھی ہو ——— اسی طرح ریڈ اسکوائر جیولری ہاؤس میں بھی ٹی ڈو انگوٹھی میں بھرا جا رہا ہے ——— سانپ کی شکل کی خاص انگوٹھی ہے جس پر ہیرا لگا ہوا ہے ——— اس کا مالک ٹام بھی قتل ہو چکا ہے لیکن وہاں سے بھی یہ مال مل سکتا ہے ——— لیکن یہ چھاپہ آپ نے خود مارنا ہے۔ کیونکہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے" ——— عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ——— تھینک یو ——— میں ابھی انتظامات کرتا ہوں" ——— سر رحمان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا چکر ہے ——— ؟" بلیک زیرو نے کہا۔

"منشیات کا چکر ہے ——— ابھی بتاتا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر سپیکنگ" ——— دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"زیر زمین دنیا میں کسی جیگر نام کے شخص سے واقف ہو" ——— عمران نے پوچھا۔

"اوہ! ——— یس باس ——— جیگر بڑا مشہور غنڈہ تھا" ——— ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھا کا کیا مطلب" ——— عمران نے چونک کر اس کا فقرہ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس! ——— ابھی تھوڑی دیر پہلے پتہ چلا ہے کہ تھری ڈاؤن روڈ کی سائیڈ پر ایک جدید فارم ہاؤس کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے سے جیگر اور ایک اور بدمعاش اور تھری سٹار کلب کے مالک ٹامی کی لاشیں ملی ہیں ——— فارم ہاؤس میں تین اور افراد کی لاشیں بھی دستیاب ہوئی ہیں" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ! ——— پوری تفصیل بتاؤ" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"سر! ——— میں ابھی ایک بار میں تھا کہ میں نے وہاں تفصیلات

سنی ہیں ——— ایک غیر ملکی عورت جو اپنا نام مادام نتاشے بتا رہی تھی اور انتہائی خوبصورت تھی، تھری سٹار کلب میں آئی اور پھر اوپر اس کے مالک ٹامی سے اس کے دفتر میں ملی ——— پھر وہ اور ٹامی اکٹھے ہی باہر چلے گئے ——— ٹامی نے جاتے ہوئے کاؤنٹر کلرک سے کہا کہ وہ رات کو واپس لوٹے گا ——— ٹامی انتہائی عیاش آدمی تھا اس لئے کاؤنٹر کلرک نے سمجھا کہ وہ اس مادام نتاشے کے ساتھ عیاشی کے لئے جا رہا ہے ——— لیکن پھر تھری سٹار کلب میں اطلاع آئی کہ ٹامی مر گیا ہے ——— اس پر ٹامی کا نمبر ٹو جیلان اس کی لاش لینے گیا ——— جیلان میرا اچھا خاصا دوست ہے اس لئے میں وہاں سے اٹھ کر جیلان کے پاس چلا گیا۔ کیونکہ مجھے غیر ملکی عورت اور اس کے نام مادام نتاشے سے دلچسپی پیدا ہو گئی تھی ——— باقی تفصیلات جیلان سے معلوم ہوئیں کہ جیگر کافی عرصے سے لاپتہ تھا چونکہ وہ اور ٹامی انتہائی گہرے دوست تھے اس لئے ٹامی کو معلوم تھا کہ جیگر تھری ڈاؤن روڈ کے فارم ہاؤس میں چھپا ہوا ہے ——— چنانچہ اندازہ ہے کہ وہ مادام نتاشے کو وہیں لے گیا ——— وہاں نیچے ایک ساؤنڈ پروف کمرہ بنا ہوا ہے جسے عیاشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے وہاں سے ٹامی اور جیگر کی لاشیں ملی ہیں ——— اور کمرے کے اندر ایک اور غنڈے کی لاش بھی ملی ——— اور باہر سیڑھیوں میں دو آدمیوں کی لاشیں تھیں ——— ان کا شاید پتہ نہ چلتا کہ جیگر کا کوئی ساتھی سامان کی سپلائی کے لئے وہاں گیا تھا تب ان لاشوں کا پتہ چلا ——— لیکن اس غیر ملکی لڑکی کی لاش وہاں نہ ملی ہے ——— میں ابھی جیلان سے مل کر آیا ہوں" ——— ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ! ـــ تم اب ایسا کرو کہ اس فارم ہاؤس میں جا کر معلومات حاصل کرو کہ وہ مادام ناتاشے کون تھی ـــ اور اس جیگر کی اصل رہائش گاہ بھی معلوم ہے تمہیں" ـــ؟ عمران نے پوچھا۔

"سر! ـــ وہ پارکنن روڈ پر بنے ہوئے لگژری فلیٹس میں کہیں رہتا تھا ـــ فلیٹ کا نمبر تو مجھے معلوم نہیں" ـــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا کوئی مخصوص اڈہ" ـــ؟ عمران نے پوچھا۔

"کوئی اڈہ نہ تھا باس! ـــ وہ سمگلنگ کے دھندے میں ملوث تھا۔ بس اتنا معلوم ہے سر ـــ زیادہ تر ٹامی کے ساتھ ہی اٹھتا بیٹھتا تھا" ـــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے! ـــ تم اس مادام ناتاشے کے متعلق تفصیلات معلوم کرو ـــ تھری سٹار کلب کے اس کاؤنٹر کلرک سے اس کا حلیہ۔ قد و قامت ـــ اور یقیناً وہ کسی کار میں آئی ہو گی اس لئے پارکنگ بوائے سے بھی معلومات مل سکتی ہیں" ـــ عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ـــ میں معلوم کرتا ہوں سر" ـــ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے ـــ اوکے ـــ کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور کریڈل دبا دیا۔ اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ـــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"صفدر اور تنویر کو فوراً ٹن تھاؤزنڈ جیولری ہاؤس پر بھیجو ـــ وہاں سر رحمان نے ابھی چھاپہ مارنا ہے ـــ ان دونوں نے اس چھاپے کے

سلسلے میں تو کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرنی ـــ لیکن وہاں ایک فورمین ہے جانی ـــ جسے یقیناً گرفتار کیا جائے گا ـــ ان دونوں نے اس چھاپے کے بعد اس جانی کو اغوا کر کے دانش منزل پہنچانا ہے" ـــ ایکسٹو نے کہا۔

"یس سر ـــ میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں" ـــ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چوہان اور نعمانی کی ڈیوٹی لگاؤ کہ وہ پارکنن روڈ پر بنے ہوئے لگژری فلیٹس میں ایک بدمعاش جیگر نامی کا فلیٹ تلاش کریں ـــ جیگر قتل ہو چکا ہے ـــ انہوں نے اس کے فلیٹ کی تلاشی لینی ہے۔ اور خاص طور پر وہاں سے یہ پوائنٹ چیک کرنا ہے کہ جیگر کہیں سے کوئی مال خریدتا ہو ـــ کسی بھی قسم کا مال ـــ یا اس کے کسی کاروباری فرم سے کوئی تعلق ہو ـــ یہ تمام تفصیلات معلوم کرنی ہیں" ـــ ایکسٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر" ـــ جولیا نے جواب دیا۔

"اور تم خود باقی ساتھیوں سمیت ایئرپورٹ کارگو ـــ بحری جہازوں کے کارگو ـــ ریلوے کارگو سے معلومات حاصل کرو کہ کہیں سے بھاری تعداد میں جیولری باہر جانے کے لئے بک کرائی گئی ہو ـــ اگر ایسی جیولری چلی گئی ہو تو بک کرانے والی فرم کا نام ـــ اور جہاں کے لئے مال بُک کرایا گیا ہو۔ اس کی تفصیلات ـــ اور اگر ابھی نہ گئی ہو تو پھر اس جیولری کو فوری طور پر روکنا ہے ـــ اس سلسلے میں تم سپیشل ایجنسی کے کارڈ استعمال کر سکتی ہو" ـــ عمران نے تیز لہجے

میں کہا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور عمران نے بغیر کوئی جواب دیئے رسیور رکھ دیا۔

"ہاں تو اب ایکسٹو رہ گیا کرسی توڑنے کے لئے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کروں ـــ اب تو میں واقعی کرسی کا ہی ایک حصہ بن گیا ہوں" ـــــ بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے ـــ کرسی چھوڑ دو اور میدان عمل میں دیوانہ وار کود پڑو" ـــــ وہ کیا کہتے ہیں آتش نمرود میں کود پڑا عشق وغیرہ ـــــ تم ایسا کرو کہ جب جانی کو یہاں لایا جائے تو تم اس سے یہ معلوم کرو کہ ڈیگورا گروپ کا یہاں انچارج کون ہے۔ وہ لازماً اسے جانتا ہوگا۔ کیونکہ وہ جیگوار کے بہت قریب رہا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈیگورا" ـــــ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں! ـــ یہ سلور ہینڈز کی طرح کی ایک تنظیم ہے۔ ڈیگورا گروپ تم نے خود تو کراس ورلڈ آرگنائزیشن کے سیکرٹری کی بات سنی تھی ـــ اس نے یہاں دو آدمی قتل کئے ہیں۔ وہ بھی اس ٹی ڈ دھندے میں ملوث ہے اگر اس کا پتہ چل جائے تو کم از کم ان دو قتلوں کے مجرم پکڑنے میں سوپر فیاض کو آسانی ہو جائے گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لونگا ـــ لیکن آپ مجھے بتائیں تو سہی کہ یہ سارا کھیل کیا ہے ـــــ آپ نے تو پوری سیکرٹ سروس کو کام پر لگا دیا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیادہ تفصیل کا تو علم نہیں ـــــ تم نے یہ تو سن لیا ہے کہ یہ جدید منشیات کی سمگلنگ کا کیس ہے۔ میرا آئیڈیا ہے کہ اس کا خام مال یہاں پاکیشیا میں ملتا ہے اور جیگر لے تھن تھاؤ زنڈ جیولری ہاؤس اور ریڈ اسکوائر جیولری ہاؤس کو سپلائی کرتا تھا ـــــ وہ کہاں سے لیتا تھا۔ یہ ابھی معلوم ہونا ہے پہلے یہ دھندہ ڈیگورا گروپ کرتا تھا کہ پھر سلور ہینڈز اس دھندے میں کود پڑی ـــــ سلور ہینڈز کی کوئی مادام لوسیا انچارج ہے اس دھندے کی ـــ اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے یہ مادام تاشے بھی یہی مادام لوسیا ہو گی اور اس کا جیگر سے ملنا اور اسے ہلاک کرنے سے مجھے نظر آ رہا ہے کہ سلور ہینڈز کی یہ مادام لوسیا خاصی تیز عورت ہے ـــــ ان کی نظریں ڈیگورا کی طرح صرف مال پر نہیں بلکہ وہ شاید اس کی پیداوار پر بھی کنٹرول کرنا چاہتے ہیں" ـــــ عمران نے بڑی سنجیدگی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ لیکن اگر ایسا ہے تو پھر یہ کیس ہمارے محکمے کا تو نہیں بنتا"۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کرسی کا حصہ بنتے جا رہے ہو جناب ایکسٹو صاحب! ـــ ذاتی خانوں میں تقسیم نہیں ہوا کرتے ـــــ جہاں تک مال کی سمگلنگ کا تعلق ہے میں نے ڈیڈی کو پیچھے لگا دیا ہے ـــــ لیکن جہاں تک سلور ہینڈز تنظیم کا تعلق ہے اس کا خاتمہ ہم آسانی سے کر سکتے ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب! ـــ میں سمجھ گیا" ـــــ بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"واہ! — اتنی جلدی سمجھ گئے ہو — اسی لئے تو بزرگ کہتے ہیں کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی سب سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں" — عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب آپ کیا کرنے کا سوچ رہے ہیں" — بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو میں والدہ کے پاس جا رہا ہوں — آج صبح سلیمان نے ثریا کا فون اٹنڈ کیا تھا کہ والدہ کی طبیعت رات سے خراب ہے اور مجھے یاد کر رہی ہیں" — عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ لیکن دروازے کے قریب جا کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔

"مجھے میک اپ کا خیال ہی نہیں رہا — اسی میک اپ میں اماں بی کے سامنے پہنچتا تو ایک طرف — کوٹھی کے گیٹ پر ہی مجھ سے حال احوال پوچھنا شروع کر دیتے" — عمران نے کہا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

جالنسن کمپنی کا مالک جانسن ابھی باتھ روم میں ہی تھا کہ اُسے اطلاع ملی کہ ایک غیر ملکی عورت اس سے ملنے کے لئے آئی ہے۔ اس نے باتھ روم میں رکھے ہوئے ٹیلیفون سیٹ پر اپنے سیکرٹری کی کال سنی تھی۔ اور اس نے اُسے کہا تھا کہ اُسے ادب سے ڈرائینگ روم میں بٹھا کر اسے کچھ پیش کیا جائے۔ وہ غسل کر کے ابھی آتا ہے۔ لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ یہ کون عورت ہو سکتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس کا کاروبار غیر ممالک سے بھی تھا لیکن ان فرموں کی طرف سے جو عورتیں آتی جاتی رہتی تھیں انہیں سیکرٹری اچھی طرح جانتا تھا اور پھر وہ دفتر میں آتی تھیں لیکن یہ عورت یہاں رہائش گاہ میں پہنچی تھی اور وہ بھی صبح صبح۔ بہرحال اس نے جلدی جلدی غسل کیا۔ شیو وہ پہلے ہی بنا چکا تھا۔ اس لئے لباس پہن کر وہ باتھ روم سے نکلا اور پھر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا اس نے چونکہ شادی نہ کی تھی اس لئے کوٹھی میں صرف مرد ملازموں کے ساتھ ہی رہتا تھا۔

چند لمحوں بعد وہ ڈرائینگ رُوم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ سامنے صوفے پر بیٹھی ہوئی غیر ملکی لڑکی واقعی بے پناہ حسین تھی اس کا حسن ایسا تھا کہ آدمی بے اختیار چونک پڑتا تھا۔

"مجھے جالسن کہتے ہیں مادام" ــــ جالسن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"مجھے مارگریٹ کہتے ہیں مسٹر جالسن! ــــ اور میں ایکریمیا سے صرف آپ سے ملنے کے لئے آئی ہوں" ــــ لڑکی نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

جالسن نے بڑے گرم جوش انداز میں مصافحہ کیا اور اس کے چہرے پر اس مصافحے سے ہی کئی رنگ بکھر گئے۔

"تشریف رکھیئے ــــ تشریف رکھیئے مادام مارگریٹ! ــــ آج شائد میری زندگی کا سب سے خوش قسمت دن ابھرا ہے کہ صبح ہی صبح آپ سے ملاقات ہوگئی ہے" ــــ جالسن اب پوری طرح ریشہ خطمی ہو چکا تھا۔

"تعریف کا شکریہ! ــــ ویسے مجھے بھی آپ سے ملاقات کر کے بے حد مسرت ہوئی ہے ــــ آپ جیسا وجیہہ مرد پہلے میری نظروں سے نہیں گذرا ــــ مجھے یقین ہے کہ میرا آئندہ ایک ہفتہ آپ کی معیت میں انتہائی خوشگوار بلکہ یادگار گذرے گا" ــــ مادام مارگریٹ نے بڑے دلآویز لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ بہت بہت شکریہ! ــــ ایک ہفتہ ویسے تو کم ہے لیکن پھر بھی غنیمت ہے ــــ آپ یہیں میرے پاس ٹھہریں گی یہ میرے

لئے اعزاز ہوگا" ــــ جالسن نے فوراً ہی جواب دیا۔

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ــــ لیکن شائد آپ کی مسز کو اعتراض ہو" ــــ مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ میں نے مسز وغیرہ کا طوطا ہی نہیں پالا ــــ میں آزاد منش قسم کا آدمی ہوں اور زندگی برائے تفریح کا قائل ہوں ــــ آپ بے فکر رہیں ــــ یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ــــ اور آپ یہاں ڈرائینگ روم میں کیوں ہیں ــــ آیئے میرے ساتھ ادھر لونگ رُوم میں بیٹھتے ہیں ــــ یہاں تو خوامخواہ اجنبیت کا سا احساس ہوتا ہے" ــــ جالسن کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تیزی دکھا رہا تھا۔ یہ شائد مارگریٹ کے بے پناہ حسن کی وجہ سے تھا۔

"شکریہ" ــــ مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

جالسن اُسے لے کر عمارت کے اندر ایک بڑے کمرے میں آگیا۔ یہاں صوفوں کی ترتیب بالکل گھریلو قسم کی تھی۔

"پہلے آپ بتایئے کہ آپ ناشتے میں کیا پسند کرتی ہیں۔ تاکہ میں خانساماں کو آرڈر دے دوں" ــــ جالسن نے کہا۔ اور مارگریٹ نے بڑی بے تکلفی سے چند چیزیں بتا دیں۔ جالسن نے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور بٹن دبا کر اس نے خانساماں کو ناشتے کا آرڈر دینا شروع کر دیا۔

"آپ نے جس بے تکلفی سے ناشتہ بتا دیا ہے اس سے مجھے یقین ہے کہ یہ ہفتہ واقعی میرا خوش قسمت ترین ہفتہ ہوگا" ــــ جالسن نے رسیور رکھ کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بالکل! —— میرا بھی یہی خیال ہے —— ویسے کیا بزنس کی بات ناشتے سے پہلے ہونی چاہیئے —— یا بعد میں —— ایک بات ہے کہ میں یہ بات چیت کسی ایسی جگہ پر کرنا چاہتی ہوں جہاں کوئی مداخلت نہ ہو" —— مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! —— ایسی جگہ تو بیڈ روم ہی ہو سکتی ہے" —— جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" —— مارگریٹ نے مسکرا کر کہا اور جانسن کا چہرہ اس بری طرح پھڑکنے لگا جیسے اسے رعشہ ہو گیا ہو۔ اور آنکھوں میں یکلخت شیطانی چمک ابھر آئی تھی۔

"پھر آیئے! —— ناشتہ تو ہوتا ہی رہے گا —— بزنس کی بات پہلے ہونی چاہیئے" —— جانسن نے فوراً اٹھتے ہوئے کہا اور مارگریٹ بھی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ نے مداخلت کی بات کی ہے —— میں آپ کو اپنے اس خاص بیڈ روم میں لے جاتا ہوں جو مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہے —— وہاں تو مداخلت نہیں ہو سکتی" —— جانسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ گڈ! —— تو آپ نے ساؤنڈ پروف بیڈ روم بھی بنایا ہوا ہے۔ یہ میرے لئے واقعی نئی بات ہے" —— مارگریٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ! —— اور کوئی بات نہیں مادام! —— دراصل میری عادت ہے کہ جب میں سوتا ہوں تو میں ہرگز یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی مجھے جگائے جب تک میں خود نہ جاگ پڑوں —— اس لئے میں نے اسے ساؤنڈ پروف بنایا ہے —— اور وہاں میں نے ٹیلیفون کنکشن بھی نہیں رکھا۔

حالانکہ میرے باتھ روم تک میں ٹیلیفون ہیں —— اور آپ کی آمد کی اطلاع بھی سیکرٹری نے مجھے باتھ روم میں ہی دی تھی" —— جانسن نے ہنستے ہوئے کہا اور مارگریٹ نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کیا۔

چند لمحوں بعد وہ دونوں سیڑھیاں اتر کر ایک ساؤنڈ پروف کمرے کے دروازے پر پہنچ گئے۔ جانسن نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا کر دروازہ کھولا۔

"آپ تشریف رکھیں —— میں اپنے ملازموں کو ہدایات دے دوں کہ میں یہاں خصوصی کاروباری گفتگو میں مصروف ہوں" —— جانسن نے کہا اور مارگریٹ کے سر ہلانے پر وہ واپس سیڑھیاں چڑھتا گیا۔ جبکہ مارگریٹ اندر کمرے میں داخل ہو گئی۔ کمرہ واقعی انتہائی خوبصورت اور آرام دہ خواب گاہ کی صورت میں سجایا گیا تھا۔

"یہ پاکیشیا کے لوگ نجانے کیوں اس قدر پاگل ہیں —— پہلے وہ ہائی اور جیگر بھی ایسے ہی آدمی تھے —— اور اب یہ جانسن بھی" —— مارگریٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ دراصل وہ مادام لوسیا تھی۔

مادام لوسیا ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی میز کے گرد موجود کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی۔

چند لمحوں بعد دروازہ دوبارہ کھلا اور جانسن مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کرنے کا بٹن دبا دیا۔ مارگریٹ خاموشی سے بیٹھی اسے ایسا کرتے دیکھتی رہی کیونکہ وہ جس کرسی پر بیٹھی تھی اس کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا۔

"آپ کیا پئیں گی" ـــــــ جالسن نے ایک الماری کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"ناشتے سے پہلے میں کچھ نہیں پیتی ـــ اور ہاں! یہاں آکر بیٹھو! پہلے کاروباری بات ہو جائے" ـــــ مادام لوسیا نے اس بار قدرے سرد لہجے میں کہا تو جالسن چونک کر مڑا اور حیرت سے مادام لوسیا کو دیکھنے لگا۔ اس نے مادام لوسیا کا بدلا بدلا لہجہ واضح طور پر محسوس کر لیا تھا۔

"ارے مادام! ـــ آپ سے کیا کاروباری بات کرنی ہے ـــ بس آپ جو حکم فرما دیں گی مجھے منظور ہوگا" ـــــ جالسن نے کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم جیگر کو ٹام سپلائی کرتے ہو ـــــ یہ ٹام تم کہاں سے لیتے ہو؟" مادام لوسیا نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"جیگر کو ٹام! ـــ اوہ! لیکن آپ کا جیگر سے کیا تعلق ـــ وہ تو مقامی آدمی ہے" ـــــ اس بار جالسن نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جو میں پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو" ـــــ مادام لوسیا کا لہجہ یکلخت انتہائی کرخت ہو گیا۔ اور جالسن کا چہرہ اتنی تیزی سے بگڑا کہ جیسے اُسے یکلخت غصہ آ گیا ہو۔ اور تھا بھی ایسا ہی۔ وہ تو کسی اور ہی موڈ میں یہاں آیا تھا۔ لیکن اس کم بخت عورت نے اس کا سارا موڈ ہی خراب کر دیا تھا۔

"دیکھو مادام مارگریٹ! ـــ اگر تم سمجھتی ہو کہ تم مجھ پر رعب ڈال کر کچھ معلوم کر سکو گی تو یہ تمہاری بھول ہے ـــ میں ایسا آدمی نہیں ہوں ـــ ہاں! اگر تم محبت سے ـــ نرمی سے ـــ پیار سے پیش

آؤ گی تو ـــــــ" جالسن نے غصیلے لہجے میں جواب دینا شروع کیا۔ لیکن پھر فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ بُری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ اب مادام کے ہاتھ میں ایک ریوالور چمک رہا تھا اور مادام کا خوبصورت چہرہ جس پر چند لمحے پہلے جالسن بُری طرح ریشہ خطمی ہو رہا تھا اب کسی بھوکے بھیڑیے کی طرح سُتا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بھی ایسی چمک تھی جیسے کسی شکاری کی آنکھوں میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کافی تلاش کے بعد اُسے اچانک شکار نظر آ جاتا ہے۔

"یہ کیا ـــ ریوالور ـــ تت تت ـــ تم کون ہو" ـــ اب جالسن پر چڑھا ہوا ہوس کا بھوت بالکل ہی غائب ہو چکا تھا۔ ریوالور اور مادام مارگریٹ کے چہرے کے تاثرات نے اُسے واقعی خوفزدہ کر دیا تھا۔

"میں جو بھی ہوں ـــ آخری بار کہہ رہی ہوں کہ میرے سوال کا صحیح جواب دے دو ـــــ ورنہ تمہاری چیخیں ظاہر ہے اس ساؤنڈ پروف کمرے سے باہر نہ جا سکیں گی" ـــــ مادام لوسیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹام تراکڑی پہاڑ سے نکلتا ہے ـــــ میری وہاں جیسم کی کانیں ہیں ـــ ان میں سے ایک کان میں سے بہت معمولی مقدار میں ٹام نکلتا ہے ـــ لیکن چونکہ یہ کوئی اتنی قیمتی چیز نہیں ہے ـــ صرف رنگ بنانے کے کام آتا ہے اس لئے میں نے اس پر زیادہ توجہ نہیں دی ـــ البتہ جیگر نے اب مجھے آرڈر دیا ہے کہ میں اُسے زیادہ سے زیادہ ٹام سپلائی کروں اور اس نے اس کی قیمت بھی بڑھا دی ہے ـــ اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ باقی کانوں کا بھی سروے

کراؤں ـــــ لیکن تمہیں اس ٹام سے کیا دلچسپی ہے" ـــــ جانسن نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"کتنی کانیں ہیں تمہاری ملکیت میں" ـــــ ؟ مادام نے پوچھا۔

"میں نے تراکڑی کا سالم پہاڑی سلسلہ حکومت سے سو سالہ پٹے پر لیا ہوا ہے ـــــ لیکن ابھی جپسم کی صرف چار کانیں ہی ملی ہیں" جانسن نے جلدی سے جواب دیا۔

"ہوں! ـــــ اس کے علاوہ تمہارا بزنس کیا ہے" ـــــ ؟ مادام لوسیا نے پوچھا۔

"اس کے علاوہ میرا امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار ہے ـــــ وہ میرا اصل کاروبار ہے ـــــ اس جپسم اور کانوں کے دھندے میں تو میں چار پانچ سال سے پڑا ہوں" ـــــ جانسن نے جواب دیا۔

"اوکے! ـــــ تم نے اپنی ہڈیاں گولیوں سے ٹوٹنے سے بچا لی ہیں ـــــ ورنہ اتنی بات بتانے میں کہ وہ ٹام کس سے خریدتا ہے جیگر نے دس گولیاں کھائی تھیں" ـــــ مادام لوسیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ ـــــ وہ ـــــ دس گولیاں ـــــ اوہ! ـــــ کیا جیگر ـــــ" جانسن کا رنگ اور بھی زرد پڑ گیا۔ وہ کاروباری آدمی تھا اس لئے ظاہر ہے اس کا واسطہ اس طرح کے چکروں میں کبھی نہ پڑا تھا۔

"ہاں! ـــــ گیارہویں گولی میں نے اس کے سینے میں ماری تھی اور اس ریوالور کے چیمبر میں بھی بارہ گولیاں ہیں ـــــ اور میری عادت ہے کہ میں آخری گولی سے آدمی کو مارتی ہوں ـــــ اس سے پہلے کہ گیارہ گولیاں اس کی ہڈیاں توڑتی ہیں ـــــ میرا پرس اٹھاؤ ـــــ

اس میں موجود کاغذات پر اپنے دستخط کر دو" ـــــ مادام لوسیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"کک ـــــ کک ـــــ کاغذات ـــــ کیا مطلب" ـــــ ؟ جانسن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"میں صرف تین تک گنوں گی ـــــ اور اس کے بعد چار گولیاں تو بیک وقت چلیں گی ـــــ ایک ـــــ" مادام کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا اور جانسن نے بجلی کی سی تیزی سے درمیانی میز پر رکھا ہوا پرس اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سے کاغذات کا پلندہ باہر نکالا۔

"یہ جانسن اینڈ کمپنی اور یونائیٹڈ انٹر پرائزز کے درمیان فروخت کا قانونی معاہدہ ہے ـــــ جو چیز اس میں فروخت ہو رہی وہ جگہ خالی ہے ـــــ میں اس میں تراکڑی پہاڑ کی سو سالہ لیز کے حقوق بعد میں درج کر دوں گی ـــــ تم بس اس پر دستخط کر دو" ـــــ مادام نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ـــــ مم ـــــ مگر ـــــ" ؟ جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہنا شروع کیا۔ شاید اسے سمجھ ہی نہ آ رہی تھی کہ اس طرح بھی بزنس میں سودے ہوتے ہیں کہ دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ساتھ ہی جانسن کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

"میں نے پہلی گولی ضائع کر دی ہے جانسن! ـــــ لیکن دوسری ضائع نہیں ہو گی ـــــ یہ آخری وارننگ ہے" ـــــ مادام نے کہا۔

"بب ـــــ بب ـــــ بہت اچھا" ـــــ جانسن نے کہا اور جلدی سے جیب سے قلم نکالنے لگا۔ اس کا جسم اب خوف سے اس طرح کانپ رہا

تھا جیسے خزاں میں ہوا چلنے پر ٹہنی پر لگا ہوا زرد پتا کانپتا ہے۔

دستخط کرنے سے پہلے میری بات سن لو ——— اگر تمہارے دستخطوں میں ذرا برابر فرق بھی نکلا ——— یا حکومت اور رجسٹریشن آفس نے اس پر شک کا اظہار کیا تو پھر تمہاری موت ایسی عبرت ناک ہو گی کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی ——— تم دنیا کے کسی کونے میں بھی چلے جاؤ ——— ہم سے نہیں بچ سکتے ——— تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا" ——— مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

ب ——— ب ——— بہت بہتر" ——— جانسن کا ذہن اب واقعی خوف کی شدت سے ماؤف ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا۔

ابھی دستخط مت کرو ——— رک جاؤ" ——— یکلخت مادام نے کہا اور جانسن نے چونک کر ہاتھ روک لیا۔

اطمینان سے بیٹھ جاؤ ——— میں تو تمہیں آزما رہی تھی" ——— یکلخت مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور جانسن کا مسخ ہوا چہرہ اب تیزی سے بحال ہونے لگ گیا۔

"اوہ ——— اوہ مادام! ——— یہ کیسا آزمانا تھا" ——— جانسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

میں اپنے دوستوں کو ایسے ہی آزماتی ہوں ——— کیوں کیسا تجربہ رہا" ——— مادام نے انتہائی خوشگوار لہجے میں کہا اور جانسن بے اختیار کرسی پر بیٹھ کر ہانپنے لگا۔ اس کا کانپتا ہوا جسم اب سنبھل گیا تھا اور چہرہ بھی کافی حد تک بحال ہو چکا تھا۔ لیکن چہرے پر بہتا ہوا پسینہ ابھی تک اس کے گریبان پر ٹپک رہا تھا۔

بہت بھیانک تجربہ ہے مادام! ——— میرے تو ہوش ہی سلامت نہیں ہو رہے ——— لیکن یہ چکر۔ یہ بم اور پھر یہ کاغذات" ——— جانسن اب کافی حد تک سنبھل چکا تھا اس لئے اسے ان باتوں کا بھی خیال آ گیا تھا۔

یہ بھی بتاتی ہوں ——— تم پوری طرح ٹھیک ہو جاؤ" ——— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ یہ ریوالور واپس رکھ لیں ——— اور آپ جیسی خوبصورت حسینہ کو بھلا اس قدر خوفناک ریوالور رکھنے کی کیا ضرورت ہے" ——— جانسن نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب واقعی پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

تم نے دیکھ لیا ہے کہ یہ ریوالور بھرا ہوا ہے ——— اور اس میں ابھی گیارہ گولیاں موجود ہیں ——— اور میں نے بتایا ہے کہ میں آخری گولی دل پر مارتی ہوں ——— میں نے تمہیں اس لئے سنبھلنے کا موقع دیا ہے کہ تمہاری حالت خوف سے بے حد خراب ہو گئی تھی ——— تمہارا ہاتھ بری طرح کانپ رہا تھا ——— ایسی صورت میں اگر تم دستخط کرتے تو یقیناً وہ مشکوک ہو جاتے ——— اور میں نہیں چاہتی کہ تم مشکوک دستخط کرنے کے بعد اپنا حشر عبرتناک کراؤ ——— اس لئے اب قلم اٹھاؤ اور اطمینان سے کاغذات پر دستخط کر دو ——— اور سنو! ——— میں نے تین تک گننے کی وارننگ دی تھی اور ایک گنا جا چکا ہے ———" مادام کا لہجہ ایک بار پھر انتہائی کرخت ہو گیا۔

جانسن ایک بار پھر حیرت سے مادام کو دیکھنے لگا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ آخر وہ کس مصیبت کے پلے بندھ گیا ہے۔

"دو ———" مادام نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور جانسن نے

یکلخت جھٹکا کھایا اور جلدی سے میز پر رکھا ہوا پین اٹھا کر اس نے کاغذات کھولے اور پھر جہاں جہاں اُسے نام نظر آیا اس نے وہاں اپنے دستخط کرنے شروع کر دیئے۔

ویسے کاغذات دیکھ کر جانسن کو معلوم ہو گیا تھا کہ کاغذات بالکل قانونی تھے۔ اور اب دستخطوں کے بعد اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے —— اب اٹھ کر دیوار کی طرف منہ کر لو" —— مادام نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم —— مم —— مجھے مت مارو —— مم —— مم" —— جانسن بے اختیار گھگھیا پڑا۔

"فکر نہ کرو —— ابھی نہیں ماروں گی —— ہاں! اگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ دستخط غلط ہیں تو پھر ——" مادام نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں —— یہ دستخط بالکل صحیح ہیں —— اور میں رجسٹریشن آفس میں بھی جا کر بیان دینے کے لئے تیار ہوں" —— جانسن نے دیوار کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

مادام نے جلدی سے آگے بڑھ کر کاغذات اٹھائے اور ان پر دستخط چیک کئے۔ اور پھر مسکرا کر انہیں دوبارہ اپنے پرس میں ڈال لیا۔

"میرے خیال میں تمہارے رجسٹریشن آفس جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی —— باقی کام ہمارے وکلاء کر لیں گے —— اب تم دروازہ کھول کر باہر چلو —— اور پھر وہاں اپنے آفس میں فون کر دو کہ تم نے لیز کے حقوق فروخت کر دیئے ہیں اس لئے اب تمہارا ان سے

کوئی تعلق نہیں رہا —— اور اب وہاں موجود عملہ جانے اور ہم —— ویسے وہاں انچارج کون ہے" —— مادام نے پوچھا۔

"لیڈی کیری انچارج ہے —— وہ ماہر معدنیات ہے اور اس کی جیگر سے دوستی تھی —— اسی نے جیگر کو مجھ سے ملوایا تھا" —— جانسن نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور مادام نے سر ہلا دیا۔

جانسن کی پشت میں ریوالور کی نال رکھ کر وہ خود بھی اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر آ گئی اور پھر وہ دونوں سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

" اب تم مجھے ناشتہ کراؤ گے —— اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ پاکیشیا کے لوگ بے حد مہمان نواز ہیں" —— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم —— مم —— میری طبیعت بے حد خراب ہو رہی ہے —— تم چلی جاؤ —— فار گاڈ سیک چلی جاؤ" —— جانسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے —— میں جا رہی ہوں —— لیکن ایک بات غور سے سن لو —— اگر تم نے میرے متعلق کسی کو کچھ بتایا تو پھر میں تین تک بھی نہ گنوں گی —— تم سے جو کوئی پوچھے تو تم نے یہی کہنا ہے کہ تم نے اپنی رضامندی سے سودا کیا ہے اور یہ سودا وکلاء کی معرفت ہوا ہے" —— سیڑھیاں چڑھ کر راہداری میں سے گذرتے ہوئے مادام لوسیا نے کرخت لہجے میں کہا اور جانسن نے سر ہلا دیا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔

"گڈ بائی! —— اب تمہاری زندگی تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے —— جب جی چاہے کوئی غلط بات منہ سے نکال دینا اور پھر اپنا حشر دیکھنا" —— مادام نے تیز لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی برآمدہ کراس کر کے پورچ

میں کھڑی ہوئی کار کی طرف بڑھ گئی۔

"میڈم! ــــ ناشتہ میز پر لگا دیا ہے" ــــ اسی لمحے ایک دروازے سے خانساماں نے نکلتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مسٹر! ــــ میں نے بڑا بھرپور ناشتہ کر لیا ہے ــــ اب اپنے صاحب کو کراؤ" ــــ مادام لوسیا نے مسکراتے ہوئے زور سے کہا اور پھر جلدی سے کار میں بیٹھ گئی۔ دوسرے لمحے اس کی کار چکر کاٹ کر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کھلے پھاٹک کی طرف بڑھ گئی۔

کوٹھی سے باہر نکل کر وہ دائیں طرف بڑھتی گئی۔ اس کے لبوں پر بڑی فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ جالسن بالکل ہی بودا اور کمزور ثابت ہوا تھا اس لئے سارا کام آسانی سے ہو گیا تھا۔ اس کا قتل تو پلاننگ میں شامل تھا لیکن تمام کارروائی مکمل ہونے کے بعد ــــ اور جس کمپنی نے یہ سودا کیا تھا یعنی یونائیٹڈ انٹرپرائزز۔ وہ واقعی ناران کی بڑی مشہور کمپنی تھی۔ اب یہ اور بات ہے کہ یہ کمپنی سلور ہینڈز کی ملکیت میں تھی۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ــــ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب! ــــ عمران صاحب کو رپورٹ دینی تھی ــــ وہ نہ فون پر مل رہے ہیں اور نہ ٹرانسمیٹر پر" ــــ دوسری طرف سے ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے ــــ مختصر طور پر بتاؤ" ــــ بلیک زیرو نے خشک لہجے میں کہا۔

"سر! ــــ عمران صاحب نے مجھے اس مادام نتاشے کا معلوم کرنے کی ہدایت دی تھی ــــ لیکن سر! ــــ اس کا کہیں پتہ نہیں چلا ــــ وہ کاؤنٹر کلرک جس نے اسے دیکھا تھا وہ بھی غائب ہو چکا ہے سر! اور پارکنگ بوائے نے بتایا ہے کہ جب کار پر عورت آئی تھی اس وقت وہ چائے پینے گیا ہوا تھا" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"مطلب ہے کہ تمہیں ناکامی ہوئی ہے ــــ ٹھیک ہے۔ عمران کو تمہاری رپورٹ مل جائے گی" ــــ بلیک زیرو نے کرخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"ایکسٹو" ــــ بلیک زیرو نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سر! ــــ میں چوہان بول رہا ہوں ــــ ہم نے پارکنن روڈ پر جیگر کا فلیٹ ڈھونڈ لیا ہے ــــ لیکن سر وہ بالکل خالی پڑا ہوا ہے صرف فرنیچر ہے اور کچھ بھی نہیں ــــ کاغذ کا کوئی پرزہ تک موجود نہیں ہے ــــ وہاں موجود گرد کی تہہ اور ہمسایوں کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیگر طویل مدت سے یہاں نہیں آیا" ــــ چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے! ــــ تم واپس اپنے فلیٹوں میں چلے جاؤ" ــــ بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ ہر طرف سے مسلسل ناکامی کے ہی پیغامات مل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر گھنٹی بجی اور بلیک زیرو نے پھر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب! ــــ سر رحمان نے جیولری ہاؤس پر چھاپہ مارا تو جانی نے فرار ہونے کی کوشش کی اور حملہ کیا۔ جس پر اسے گولی مار دی گئی ــــ وہ ہلاک ہو چکا ہے ــــ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے" ــــ صفدر نے کہا۔

"واپس اپنے فلیٹس میں پہنچ جاؤ ــــ مزید ہدایات وہیں ملیں گی"

بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے ــــ آج سارے ہی معاملات خراب ہوتے جا رہے ہیں" ــــ بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ اور زیادہ آف ہو گیا تھا۔

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"عمران بول رہا ہوں ــــ کوئی رپورٹ ملی ہے" ــــ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"اوہ عمران صاحب! ــــ سوائے جولیا کے باقی سب کی رپورٹیں مل چکی ہیں ــــ اور سب کی رپورٹیں زیرو ہیں" ــــ بلیک زیرو نے اس بار اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے زیرو ملے ہیں ــــ؟" عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی

"تین تو مل ہی چکے ہیں ــــ چوتھا میں خود ہوں" ــــ بلیک زیرو عمران کی بات سمجھ گیا تھا۔ اس لئے اس نے اس بار ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"ماشاءاللہ ــــ ماشاءاللہ ــــ اگر ترقی کی یہی رفتار رہی تو ضرور سالانہ امتحان میں سیکرٹ سروس کا نام روشن کرو گے" ــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو اس بار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اور پھر اس نے مختصر لفظوں میں ٹائیگر، چوہان اور صفدر کی رپورٹیں عمران کو بتا دیں۔

"ہوں! ــــ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے خود بھاگ دوڑ کرنی پڑے گی ــــ میں نے سوچا تھا کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو حرکت میں

لایا جاتا ہے ___ وہ ہر وقت گلہ کرتے رہتے ہیں کہ انہیں کام نہیں دیا جاتا ___ لیکن اب کیا کیا جائے ___ جب ان کا باس ہی بلیک زیرو ہوگا تو انہیں نمبر کہاں سے مل سکتے ہیں" ___ عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ساری خوش قسمتی آپ نے اپنے لئے الاٹ کرا رکھی ہے ___ آپ کے اقدامات تو کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن ___" بلیک زیرو نے اپنے ماتحتوں کا دفاع کرتے ہوئے کہا۔

"خوش قسمتی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور اس کے لئے عبادت ریاضت کی بڑی ضرورت ہوتی ہے ___ تم اپنے ممبرز کو اس طرف بھی تو لگاؤ ___ وہ گپیں ہانکنے اور کھانے پینے میں ہی خوش قسمتی تلاش کرتے رہتے ہیں ___ بہرحال اب جولیا کی رپورٹ باقی رہ گئی ہے ___ دیکھو وہ کیا رپورٹ دیتی ہے" ___ عمران نے کہا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ___ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اس مادام لوسیا کا پتہ ہر صورت میں چلنا چاہئے ___ اور اس آدمی کا بھی ___ جس سے جیگر ٹی ٹو کا خام مال خریدتا تھا ___ میں خود آرہا ہوں پھر بیٹھ کر کوئی لائحہ عمل طے کرتے ہیں" ___ عمران نے کہا اور رابطہ ختم ہوتے ہی بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی آمد کی اطلاع ملی تو بلیک زیرو نے پھاٹک کھولنے کا بٹن پریس کیا۔

"ہاں! ___ جولیا کی طرف سے کوئی رپورٹ" ___ عمران نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی تک تو کوئی کال نہیں آئی" ___ بلیک زیرو نے احتراماً کھڑے

ہوتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بلیک زیرو کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"مجھے پہلے ہی سوچنا چاہئے تھا ___ اصل میں غلطی مجھ سے ہوئی ___ بانی انتہائی پُرجوش ٹائپ آدمی تھا ___ مجھے اُسے پہلے اغوا کر لینا چاہئے تھا۔ لیکن پھر ڈیڈی کو وہ مال نہ ملتا ___ بہرحال ٹھیک ہے" ___ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر سپیکنگ" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ___ تمہاری رپورٹ مجھے مل چکی ہے" ___ عمران نے کہا۔

"یس سر! ___ میں نے بہت کوشش کی لیکن ___" ٹائیگر نے معذرت بھرے انداز میں کہنا شروع کیا۔

"تم فارم ہاؤس گئے تھے" ___ عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے ٹائیگر سے پوچھا۔

"نہیں سر ___ وہاں اب کیا رکھا ہوگا ___ میں نے تو تھری سٹار کلب میں ہی پوچھ گچھ کی تھی ___ ویسے بھی وہاں جب وہ مادام گئی اور باہر نکلی تو وہاں موجود سب افراد ختم ہو چکے تھے۔ اس لئے وہاں سے کیا معلوم ہو سکتا تھا" ___ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم فوراً فارم ہاؤس والی روڈ کے پہلے چوک پر پہنچو ___ میں خود آرہا ہوں" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

"میں ذرا اس فارم ہاؤس کو چیک کر لوں ___ شائد جیگر نے وہاں

کوئی ایسا ریکارڈ نہ رکھا ہو جس سے آگے بڑھنے کا کوئی کلیو مل جاتے۔"
عمران نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر جولیا کی رپورٹ یس میں ہو تو تم نے باقی ممبرز کو بھیج کر اس جیولری کو ہر قیمت پر واپس حاصل کرنا ہے ——— اور اگر یہ جیولری ناران پہنچ چکی ہو تو پھر ناران کی فارن ایجنسی کو الرٹ کر دینا ——— وہ وہاں سے اس جیولری کو حاصل کریں گے" ——— عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا آپریشن روم سے باہر آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس سڑک کی طرف دوڑی جا رہی تھی جہاں ٹائیگر نے فارم ہاؤس کی موجودگی کا بتایا تھا۔

چوک پر پہنچتے ہی اس نے ایک سائیڈ پر رُکی ہوئی ٹائیگر کی سپورٹس کار دیکھ لی تو وہ کار اس کے قریب لے گیا۔

"تم نے فارم ہاؤس دیکھا ہوا ہے ٹائیگر" ——— عمران نے اپنی کار اس کے قریب روکتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں ——— دیکھا تو نہیں ہے۔ لیکن میں اسے تلاش ضرور کر لوں گا" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— میری کار میں آ جاؤ" ——— عمران نے کہا اور ٹائیگر اپنی کار سے اُتر کر عمران کی سائیڈ سیٹ پر سوار ہو گیا۔ اور پھر عمران نے کار بڑھا دی۔

پھر تھوڑی سی تلاش کے بعد انہیں وہ سائیڈ روڈ مل گئی جس پر فارم ہاؤس تھا۔ اور عمران کار دوڑاتا ہوا اس سائیڈ روڈ پر آگے بڑھتا

گیا۔ واقعی ایک شاندار فارم ہاؤس جلد ہی ان کے سامنے آ گیا۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔ عمران نے کار فارم ہاؤس سے ذرا فاصلے پر روک دی۔

"تم یہیں رکو۔ اور خیال رکھنا ——— میں اندر جا رہا ہوں" ——— عمران نے ٹائیگر سے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

عمران فارم ہاؤس کے عقب میں آیا اور پھر کمپاؤنڈ وال کے قریب موجود ایک درخت پر چڑھتا گیا۔ گو فارم ہاؤس خالی بھی ہو سکتا تھا لیکن اس کے باوجود عمران اپنی طبیعت کے مطابق ہر ممکن احتیاط کرنا ضروری سمجھتا تھا۔ درخت کی آگے کی طرف جھکی ہوئی شاخ سے وہ دیوار پر پہنچا اور پھر اندر کود گیا۔ اس کے کودنے سے ہلکا سا دھماکہ ہوا۔ اور عمران تیزی سے اونچی گھاس میں دبک گیا۔ لیکن جب اس کے کودنے سے پیدا ہونے والے دھماکے کا چند منٹ تک کوئی ردعمل سامنے نہ آیا تو عمران اٹھا اور پھر محتاط انداز میں چلتا ہوا عمارت کی سائیڈ گلی سے اس کے سامنے کے رُخ کی طرف بڑھنے لگا۔ اور پھر عمارت کے سامنے والے حصے تک پہنچتے پہنچتے اُسے یقین ہو گیا کہ فارم ہاؤس خالی ہے کیونکہ مخصوص قسم کا سکوت بتا رہا تھا کہ کوئی جاندار چیز اس وقت یہاں موجود نہیں ہے سوائے اس کے اپنے۔

اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ فارم ہاؤس واقعی خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور جیب میں رکھا اور اس کے کمروں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کی میز پر رکھی ہوئی فائل دیکھ کر چونک پڑا۔ میز کی دراز کھلی ہوئی تھی۔ اور یوں لگتا تھا کہ جیسے کسی نے تلاشی

لے کر فائل کھولی اور پھر اُسے پڑھنے کے بعد واپس دراز میں رکھنے کی بجائے وہیں میز پر ہی رکھ کر واپس چلا گیا۔

عمران نے فائل کھولی اور پھر اس میں موجود کاغذات کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر کامیابی کی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس فائل میں جیگر کے کسی جانسن اینڈ کمپنی کے ساتھ حساب کتاب موجود تھا۔ وہ مختلف تواریخ میں جانسن اینڈ کمپنی سے کوئی مال خریدتا رہتا تھا۔

عمران غور سے فائل کا مطالعہ کرتا رہا۔ پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے فائل کو بند کر کے موڑا اور جیب میں ڈال کر وہ واپس مڑا اور اس بار وہ سیدھا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی اندر سے کھولی اور باہر نکل آیا۔ اس کی کار وہاں موجود نہ تھی جہاں وہ اُسے چھوڑ کر گیا تھا۔ لیکن ابھی وہ حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ ٹائیگر ایک درخت کی اوٹ سے نکل کر سامنے آ گیا۔

"میں نے کار سائیڈ میں کر دی تھی کہ اگر کوئی پھاٹک کی طرف سے نکلے تو اس کی نظروں میں نہ آ سکے ——— لیکن آپ کی اس طرح یہاں آمد کا مطلب ہے کہ فارم ہاؤس خالی ہے" ——— ٹائیگر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— لیکن کام بہرحال بن گیا ہے ——— کار لے آؤ جلدی"۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اس نے درختوں کے ایک گھنے جھنڈ کے پیچھے کار روکی ہوئی تھی۔

عمران اس دوران پیدل چلتا ہوا آگے کی طرف بڑھتا گیا اور جب

ٹائیگر نے کار اس کے قریب لا کر روکی تو عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر ٹائیگر نے کار آگے بڑھا دی۔

"اب کہاں جانا ہے ———؟" ٹائیگر نے پوچھا۔

"فی الحال مین روڈ پر کسی پبلک فون بوتھ تک چلو ——— میں ایک فون کر لوں" ——— عمران نے کہا اور ٹائیگر نے رفتار تیز کر دی۔ وہ سائیڈ روڈ سے ہو کر مین روڈ پر آیا اور اس نے کار چوک کی طرف موڑ دی کیونکہ نزدیک ترین پبلک فون بوتھ وہیں تھا۔

"بس ——— یہیں روک دو" ——— عمران نے پبلک فون بوتھ کے قریب پہنچتے ہی کہا اور پھر نیچے اتر کر تیزی سے بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے بوتھ میں پڑی ہوئی ٹیلیفون ڈائریکٹری اٹھائی اور اس میں جانسن اینڈ کمپنی کے فون نمبر دیکھنے لگا۔ جانسن اینڈ کمپنی خاصی بڑی کمپنی ثابت ہوئی۔ کیونکہ ان کا اپنا چھوٹا ایکسچینج بھی تھا اور ڈائریکٹری میں نمبر اس ایکسچینج کا دیا گیا تھا۔

عمران نے ڈائریکٹری واپس رکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے جیب سے سکے نکال کر خانے میں ڈالے اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جانسن اینڈ کمپنی" ——— چند لمحوں بعد ایک کاروباری سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر جانسن سے بات کراؤ" ——— عمران نے لہجے کو تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— مسٹر جانسن آج چھٹی پر ہیں ——— ان کی رہائش گاہ سے فون آیا ہے کہ ان کی طبیعت اچانک بگڑ گئی ہے۔ اس لئے وہ آج کمپنی

"نہیں آر بٹ ـــــ آپ جنرل منیجر سے بات کر لیں" ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ جنرل منیجر سے بات کراؤ" ـــــ عمران نے کہا۔

"یس ـــــ جیک بول رہا ہوں جنرل منیجر" ـــــ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میرا نام فیاض ہے ـــــ اور میں سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ ہوں" عمران نے لہجے کو فیاض سے بھی زیادہ اکڑا ہوا بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر ـــــ حکم سر" ـــــ دوسری طرف سے جنرل منیجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی کمپنی کس قسم کا کاروبار کرتی ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"جناب ـــــ امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کرتی ہے" ـــــ جنرل منیجر نے جواب دیا۔

"کس کس چیز کی ایکسپورٹ کرتے ہیں آپ" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا اور جواب میں جنرل منیجر نے روزمرہ ضرورت کی چیزوں کی ایک طویل لسٹ گنوانی شروع کر دی۔

"یہاں مقامی طور پر بھی آپ مال فروخت کرتے ہیں" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب ! ـــــ ہمارا کام تو صرف امپورٹ ایکسپورٹ کا ہے" جنرل منیجر نے جواب دیا۔

"ٹی ٹو کو جانتے ہیں کیا چیز ہوتی ہے" ـــــ ؟ عمران نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ٹی ٹو ـــــ نہیں جناب ! ـــــ مجھے تو علم نہیں ۔ میں تو پہلی بار یہ لفظ آپ سے ہی سن رہا ہوں" ـــــ جنرل منیجر کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"اچھا یہ بتائیں کہ ایک مقامی آدمی جیگر آپ کی کمپنی سے کاروبار کرتا ہے ـــــ وہ مال جو خریدتا ہے وہ کیا مال ہوتا ہے" ـــــ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"جیگر ! ـــــ اوہ ہاں ! ـــــ ٹھیک ہے ۔ وہ ہم سے ٹام خریدتا ہے" ـــــ جنرل منیجر نے کہا۔

"ٹام ـــــ وہ کیا ہوتا ہے" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب ! ـــــ ہماری کمپنی نے تراکڑی پہاڑی سلسلے سے جپسم نکالنے کا حکومت سے سو سالہ پٹہ لے رکھا تھا ـــــ ان جپسم کی کانوں سے ایک بھورے رنگ کا مادہ بھی کہیں کہیں ملا ۔ اسے مقامی زبان میں ٹام کہتے ہیں ـــــ یہ پینٹ بنانے کے کام آتا ہے ـــــ پہلے تو مقامی رنگ ساز اسے خریدتے تھے ۔ ایک تو اس کی مقدار بہت تھوڑی تھی ۔ دوسرا یہ انتہائی کم قیمت چیز تھی ـــــ اس لئے ہم نے اسے نکالنا بند کر دیا ـــــ لیکن پھر مسٹر جیگر نے ہم سے سول ایجنسی لے لی اور اس کے بعد وہی اسے پورا پورا خریدتے رہے" ـــــ جنرل منیجر نے جواب دیا۔

"آپ 'تھا' کا لفظ استعمال کر رہے ہیں ـــــ کیا اب آپ اسے فروخت نہیں کرتے" ـــــ ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ جناب ! ـــــ ابھی تھوڑی دیر پہلے کمپنی کے مالک جناب جالسن صاحب کا فون آیا تھا ـــــ انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے تراکڑی

پہاڑی سلسلے میں جپسم کی کانوں کی لیز کے حقوق کسی فارن کمپنی کو فروخت کر دیئے ہیں ___ اور ہماری کمپنی نے یہ کاروبار بند کر دیا ہے ___ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں ترا کرڑی میں اپنے آفس کو اس بات کی اطلاع کر دوں ۔ اس لئے میں نے تھا کا لفظ استعمال کیا تھا" ___ جنرل مینجر نے پوری وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"کونسی کمپنی سے سودا ہوا ___ اور کب ہوا" ___ ؟ عمران نے چونک کر پوچھا ۔

"جناب ___ جانسن صاحب نے صرف فارن کمپنی کا نام لیا تھا ۔ اور مجھے تو معلوم نہیں کہ کب سودا ہوا ___ جانسن صاحب کی طبیعت خراب تھی ۔ اس لئے انہوں نے زیادہ تفصیلات نہیں بتائیں" ___ جنرل مینجر نے جواب دیا ۔

"یعنی آپ کمپنی کے جنرل مینجر ہیں ___ اور آپ کو علم ہی نہیں کہ کمپنی نے اتنا بڑا سودا کس سے کیا ہے اور کب کیا ہے" ___ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا ۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب ! ___ مجھے بھلا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے ___ اور وہ بھی آپ جیسے اہم عہدیدار کے سامنے ۔ جانسن صاحب ایسے ہی آدمی ہیں ___ ویسے میں بھی یہ بات ہونے پر اس طرح حیران ہوا تھا اور پھر میں نے ان کی رہائش گاہ پر ان کے سیکرٹری سے بات کی تھی ___ انہوں نے مجھے بتایا کہ صبح ایک غیر ملکی خوبصورت عورت مادام مارگریٹ کوٹھی پر آئیں ___ جانسن صاحب نے پہلے تو انہیں ڈرائینگ روم میں بٹھایا ___ لیکن پھر وہ انہیں ساتھ لے کر

لونگ روم میں گئے ___ انہوں نے خانساماں کو ناشتہ تیار کرنے کا آرڈر دیا ___ اس کے بعد اچانک وہ اٹھ کر پیچھے اپنی خواب گاہ میں چلے گئے ۔ وہ غیر ملکی عورت بھی ان کے ہمراہ تھی ___ پھر کافی دیر بعد جب وہ دونوں باہر آئے تو وہ غیر ملکی عورت ناشتہ کئے بغیر ہی واپس چلی گئی ___ جب کہ جانسن صاحب کا موڈ سخت آف تھا اور ان کا چہرہ بھی اترا ہوا تھا ___ انہوں نے بھی ناشتہ نہیں کیا اور مجھے فون کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں واپس چلے گئے ہیں ___ بس اتنا مجھے معلوم ہے جناب !" ___ جنرل مینجر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ وہ سودا خواب گاہ میں ہوا ___ ظاہر ہے آپ کو کیسے علم ہو سکتا تھا" ___ عمران نے کہا ۔

"اوہ سر ! ___ میں کیا کہہ سکتا ہوں ___ جانسن صاحب نے اب تک شادی نہیں کی ___ ویسے وہ مالک ہیں سر" ___ جنرل مینجر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا ۔

اور عمران اس کی مشکل سمجھ گیا کہ کھل کر بات کیوں نہیں کر رہا ۔

"اوکے ___ ٹھیک ہے ___ جو مرضی آئے کرتے پھریں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"سر ___ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ سی ۔ آئی ۔ بی کو ہمارے متعلق کیا شک ہوا ہے سر ___ ہم تو بالکل صاف ستھرا بزنس کرتے ہیں" ۔ جنرل مینجر نے کہا ۔

"آپ کے متعلق تو کوئی اطلاع نہیں ہے ___ اور اگر ہوتی تو ہم

فون کرنے کی بجائے آپ کو ہیڈ کوارٹر بلوا لیتے —— دراصل جیگر کے متعلق ہم تفتیش کر رہے ہیں اور اس کے آپ کی کمپنی سے تجارتی تعلقات تھے اس لئے میں نے آپ سے تفصیلات لینے کے لئے فون کیا تھا" —— عمران نے کہا۔

"اوہ شکریہ جناب! —— ویسے جناب! اب تو وہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا ہے" جنرل منیجر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے —— اب آخری بات سن لیں —— آپ سے ہونے والی اس گفتگو کا ایک لفظ بھی باہر نہ جائے اور آپ نے مسٹر جانسن سے بھی کوئی بات نہیں کرنی —— سمجھ گئے آپ —— یہ سرکاری راز ہے ورنہ" عمران نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ! —— سر آپ بے فکر رہیں —— میں سمجھتا ہوں سر" —— جنرل منیجر نے جواب دیا۔ اور عمران نے تھینک یو کہہ کر ریسیور رکھا۔ وہ اب ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔ یہ مارگریٹ لازماً مادام لوسیا تھی۔ اور اس نے لازماً جبراً جانسن سے معاہدے پر دستخط کرائے ہوں گے۔ اس لئے اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ اگر اس نے باقاعدہ سودا کیا ہوتا تو پھر اس کی یہ حالت نہ ہونی چاہئے تھی۔ اور یہ کمپنی جسے جنرل منیجر نے فارن کمپنی کہہ رہا تھا۔ یقیناً ناران کی کوئی کمپنی ہو گی جو خفیہ طور پر سلو سینڈیکیٹ کی ملکیت ہی ہو گی۔

"تم واپس اپنے ہوٹل جاؤ —— ہو سکتا ہے تمہاری ضرورت پڑے تو میں تمہیں رنگ کر دوں گا" —— عمران نے فون بوتھ سے باہر نکلتے ہوئے ٹائیگر کے قریب آ کر کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ایک طرف کھڑی

اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کار آگے بڑھائی اور اب اس کا رخ سیدھا وزارت معدنیات کے دفتر کی طرف تھا۔ وزارت معدنیات کا چیف سیکرٹری سردار راشد تھا جس سے عمران خاصا آشنا تھا۔ اور وزارت معدنیات کے دفتر پہنچ کر وہ سیدھا چیف سیکرٹری کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن وہاں جا کر جب اسے معلوم ہوا کہ سردار راشد غیر ملکی دورے پر ہیں تو وہ واپس پلٹ آیا۔ اس نے سوچا کہ پہلے اس مادام لوسیا اور اس کے گروپ سے دو دو ہاتھ کر لے۔ پھر سر سلطان سے کہہ کر وہ ان کانوں کا مسئلہ بھی طے کر دے گا۔ لیکن اب مسئلہ تھا مادام لوسیا کی تلاش کا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ جانسن کی رہائش گاہ پر جا کر اس کا حلیہ وغیرہ اور کار کا نمبر معلوم کرے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ مادام لوسیا میک اپ میں وہاں گئی ہو گی اور ایسے مجرم کاروں کے نمبر بھی درست نہیں رکھتے۔ یا ہو سکتا ہے اس نے چوری کی کار استعمال کی ہو۔ اس لئے اس نے دوبارہ کار کا رخ دانش منزل کی طرف موڑ دیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس — لوسیا سپیکنگ" — لوسیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"زرکان بول رہا ہوں مادام! — ایک بری خبر ہے" — دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ خاصا متوحش سا تھا۔

"بری خبر — کیا مطلب" — مادام لوسیا نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"مادام! — پلاننگ کے مطابق جیولری بیگ کو بحری کارگو سے بک کرایا گیا تھا اور اسے اینٹک جیولری ظاہر کیا گیا تھا" — زرکان نے کہا۔

"ہاں — تو پھر —" مادام لوسیا نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مادام! — بحری کارگو میں ہمارا خاص آدمی موجود تھا اس لئے کوئی فکر والی بات نہ تھی — لیکن ابھی مجھے اس آدمی کی کال ملی

ہے کہ مال ٹرانسپورٹ جہاز تک پہنچ گیا تھا کہ اچانک سپیشل ایجنسی سے تعلق رکھنے والے آفیسران نے کارگو کی چیکنگ شروع کر دی اور پھر انہوں نے یہ جیولری باکس واپس منگوانے کا حکم دیا — جب ہمارے آدمی نے قانونی پیچیدگیوں کا سہارا لے کر انہیں ٹالنے کی کوشش کی تو انہوں نے چیف کنٹرولر سے بات کی — اور چیف کنٹرولر صاحب بذاتِ خود وہاں دوڑے ہوئے آئے اور پھر ان کے حکم پر جیولری باکس جہاز سے واپس منگوایا گیا — اور اب یہ جیولری باکس روک لیا گیا ہے اور اسے خصوصی حفاظت میں رکھا گیا ہے — سپیشل ایجنسی کے افراد واپس چلے گئے ہیں — وہ شاید حکومت کی مدد سے اسے حاصل کریں گے"۔ زرکان نے کہا۔

"اوہ! — اوہ! — ایسا نہیں ہونا چاہیئے — یہ بہت بڑا نقصان ہوگا — بہت بڑا — اس وقت کہاں ہے جیولری باکس"۔ مادام لوسیا نے چیخ کر پوچھا۔

"اس وقت وہ چیف کنٹرولر کے دفتر میں اس کی کسٹڈی میں ہے"۔ زرکان نے جواب دیا۔

"اس کا دفتر تم نے دیکھا ہوا ہے" — مادام لوسیا نے پوچھا۔

"یس سر — گھاٹ پر ہے — بہت بڑی عمارت ہے" — زرکان نے کہا۔

"ٹھیک ہے — تم اپنے گروپ کو ساتھ لے کر گھاٹ پر پہنچ جاؤ میں وہیں آ رہی ہوں — تم سب نے پوری طرح مسلح ہونا ہے — ہم نے ہر قیمت پر وہ جیولری بیگ حاصل کرنا ہے" — مادام لوسیا

نے چیختے ہوئے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے رسیور رکھ کر وہ دوڑتی ہوئی دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھی۔ اس نے الماری کے ایک خانے میں موجود مخصوص انداز کے دو بم نکالے۔ یہ بم چھوٹے چھوٹے کیپسولوں کی طرح کے تھے۔ بم جیکٹ کی جیب میں رکھ کر وہ پلٹی اور پھر بھاگتی ہوئی واپس دروازے کی طرف بڑھی تھی کہ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"اوہ رابرٹ! ــــ جلدی سے سیاہ کار تیار کراؤ ــــ جلدی ــــ تم نے میرے ساتھ چلنا ہے" ــــ مادام لوسیا نے چیخ کر کہا اور رابرٹ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

مادام لوسیا اب دوڑنے کی بجائے تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکلی اور چند لمحوں بعد وہ باہر پورچ میں پہنچ گئی۔ وہاں ایک سیاہ رنگ کی کار اسی لمحے گیراج سے نکل کر اس کے قریب آ رکی اور مادام لوسیا بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"جلدی کرو ــــ ہم نے گھاٹ پر پہنچنا ہے ــــ زرکان بھی اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ رہا ہے ــــ چیف کنٹرولر کے دفتر میں ہماری جیولری کا باکس ہے ــــ وہ ہم نے ہر صورت میں واپس حاصل کرنا ہے ــــ چاہے پوری عمارت کو ہی کیوں نہ اڑانا پڑے"۔ کار باہر نکلنے کے دوران مادام لوسیا نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔

اور پھر طاقتور انجن کی کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑتی ہوئی گھاٹ کی طرف بڑھتی گئی۔

"ہو سکتا ہے ہمارا تعاقب پولیس کی گاڑیاں کریں ــــ اس لئے واپسی پر تم نے نہ صرف اس کار کی نمبر پلیٹ بدلنی ہے ــــ بلکہ اس کا رنگ بھی بدل دینا ہے" ــــ مادام لوسیا نے کہا۔

"یس مادام! ــــ میں سمجھتا ہوں آپ بے فکر رہیں ــــ آپ نے اچھا کیا کہ اسی مخصوص کار کا ہی حکم دیا تھا۔ اس میں ایسے انتظامات موجود ہیں کہ سب کچھ مرضی کے مطابق ہو سکتا ہے" ــــ رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے تراکڑی مشن کی رپورٹ نہیں دی ابھی تک" ــــ اچانک مادام لوسیا نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"میں وہی بتانے آ رہا تھا ــــ معاہدے کو قانونی شکل دے دی گئی ہے ــــ اور اب چیف باس کی طرف سے بھیجی جانے والی خصوصی ٹیم کے آنے پر ان کانوں کا براہ راست چارج سنبھال لیں گے"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"اس جانسن نے کوئی رکاوٹ تو پیدا نہیں کی" ــــ؟ مادام لوسیا نے پوچھا۔

"نہیں مادام! ــــ رجسٹریشن آفیسر نے فون پر اس سے معاہدے کی تصدیق طلب کی تو اس نے باقاعدہ تصدیق کر دی" ــــ رابرٹ نے جواب دیا۔

"گڈ! ــــ اس کا مطلب ہے کہ اب کام ہماری مرضی کے مطابق ہو گیا ہے ــــ اور یہ بھی سن لو کہ چیف باس ٹیم کے ساتھ خود یہاں آ رہا ہے" ــــ مادام لوسیا نے کہا۔

"چیف باس خود آ رہے ہیں — اوہ کس وقت" — رابرٹ نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ چارٹرڈ طیارے سے آ رہے ہیں — تاکہ ان کانوں کا کوئی مستقل بندوبست کر کے یہاں سے جائیں — اور سنو — میری چیف باس سے بات ہو گئی ہے — ہمارے جانے کے بعد یہاں کے تمام کاروبار کے انچارج تم ہو گے — زرکان تمہارا نمبر ٹو ہو گا" — مادام لوسیا نے کہا۔

"اوہ! — تھینک یو مادام" — رابرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف باس کا پروگرام ہے کہ یہاں کمپنی کا باقاعدہ تجارتی دفتر بنایا جائے — جو بظاہر جپسم کا کاروبار کرے گی اور پی ٹو خفیہ طور پر نکالے گی — انہیں یقین ہے کہ اس پہاڑ میں پی ٹو کی کثیر مقدار موجود ہو گی۔ پھر یہاں سے پی ٹو ناران بھیجنے کا بھی کوئی مستقل بندوبست کیا جائے گا — تاکہ طویل عرصے تک یہ کاروبار کیا جا سکے — اور ایک اور خوشخبری بھی ہے — چیف باس نے بتایا ہے کہ انہوں نے ڈیگورا کا نہ صرف خاتمہ کر دیا ہے — بلکہ ڈیگورا گروپ اب سلور ہینڈز میں باقاعدہ مدغم بھی ہو چکا ہے — اس طرح ڈیگورا گروپ کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب سلور ہینڈز کی پی ٹو پر مکمل اجارہ داری قائم ہو گئی ہے" — مادام لوسیا نے کہا اور رابرٹ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"مادام! — یہ واقعی بہت بڑی خوش خبری ہے — ویسے اب

گھاٹ آنے ہی والا ہے" — رابرٹ نے کہا اور مادام نے سر ہلا دیا۔ اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد کار گھاٹ پر پہنچ گئی۔ مین آفس کی دو منزلہ شاندار عمارت دور سے ہی نظر آ رہی تھی۔

"کار ایک سائیڈ پر روک دو — ہم نے زرکان کو تلاش کرنا ہے" — مادام لوسیا نے کہا اور رابرٹ نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔ مادام لوسیا دروازہ کھول کر باہر نکل ہی تھی کہ ایک سائیڈ سے ایک غیر ملکی نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ آیا۔ نوجوان کے جسم پر کشمشی رنگ کا سوٹ تھا اور اس کا جسم بتا رہا تھا کہ وہ لڑائی بھڑائی میں خاصا ماہر ہے۔

"تم پہنچ گئے زرکان" — مادام نے اس کے قریب آنے پر سخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام! — ہم ابھی پہنچے ہیں" — زرکان نے جواب دیا۔

"کتنے آدمی ہیں تمہارے ساتھ" —؟ مادام نے پوچھا۔

"چھ آدمی اور دو کاریں" — زرکان نے جواب دیا۔

"چیف کنٹرولر کا دفتر عمارت کی کونسی منزل پر ہے" —؟ مادام لوسیا نے پوچھا۔

"جی وہ پہلی منزل پر ہی ہے — برآمدے میں داخل ہوتے ہی راہداری کے دائیں ہاتھ پر تیسرا دروازہ ہے" — زرکان نے جواب دیا۔

"تمہیں یقین ہے کہ جیولری باکس وہیں موجود ہے" —؟ مادام لوسیا نے پوچھا۔

"یس مادام! ـــــ ابھی تک تو وہیں ہے ـــــ میں نے اپنے آدمی سے بات کی ہے اس نے بتایا ہے کہ چیف کنٹرولر کو ابھی کال آئی ہے کہ حکومت کے افراد باقاعدہ طور پر یہ باکس لینے آرہے ہیں۔ وہ ان کے انتظار میں ہے" ـــــ زرکان نے کہا۔

"اچھا تو سنو ـــــ رابرٹ تم بھی سن لو" ـــــ مادام لوسیا نے رابرٹ سے بھی مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام! ـــــ میں سن رہا ہوں" ـــــ رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں، زرکان اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اندر جا کر جیولری باکس حاصل کروں گی ـــــ تم اس دوران کار بالکل سامنے لے آنا ـــــ میں باکس سمیت تمہاری کار میں سوار ہو جاؤں گی اور زرکان کی کاریں ہماری نگرانی کریں گی ـــــ اور ہمارا تعاقب اگر کیا گیا تو وہ تعاقب کرنے والوں کو الجھائیں گے ـــــ اور ہو سکتا ہے کہ ناکہ بندی کی جائے اس لئے راستے میں تم نے کار کا رنگ تبدیل کرنا ہے اور نمبر بھی ـــــ میں بھی راستے میں ماسک میک اپ کر لوں گی" ـــــ مادام لوسیا نے کہا اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔

"آؤ زرکان! ـــــ تمہارے آدمی کہاں ہیں" ـــــ مادام لوسیا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"وہ ادھر عمارت کے قریب موجود ہیں ـــــ اور پوری طرح مسلح ہیں" ـــــ زرکان نے مادام لوسیا کے ساتھ عمارت کی طرف چلتے ہوئے کہا۔

"صرف میں اور تم دفتر میں جائیں گے ـــــ تمہارے آدمی راہداری اور دروازے پر رکیں گے ـــــ اور پھر فائرنگ کی آواز سنتے ہی انہوں نے یہاں فائرنگ کا طوفان برپا کر دینا ہے ـــــ ہم بھی نکلنے ہیں تاکہ کوئی سامنے نہ آسکے ـــــ یہاں مسلح گارڈ ہو گی ـــــ تمہارے آدمیوں نے سب سے پہلے اس گارڈ کا خاتمہ کرنا ہے۔ لیکن یہ اس وقت شروع ہو گا جب ہم دفتر میں فائر کھولیں گے۔ اس سے پہلے نہیں تاکہ مال بہرحال پہلے حاصل کر لیا جائے" ـــــ مادام لوسیا نے کہا اور زرکان نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد وہ دونوں عمارت کے مین گیٹ پر پہنچ گئے۔ گیٹ پر چار مشین گن بردار بحری پولیس کے سپاہی کھڑے تھے۔ لیکن ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بس ڈیوٹی ہی دے رہے ہیں۔ ظاہر ہے یہ عمارت دفتری عمارت تھی۔ یہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ بس رسماً ڈیوٹی لگائی گئی تھی اور وہ یہ ڈیوٹی ہی دے رہے تھے۔ انہوں نے مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائی ہوئی تھیں اور اطمینان سے کھڑے سگریٹ پھونک رہے تھے۔ بے شمار لوگ اندر آجا رہے تھے۔ بحری ملازم بھی اور کاروباری لوگ بھی۔

مادام لوسیا گیٹ کے قریب ہی رک گئی جب کہ زرکان اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ واپس آگیا۔

"سنو! ـــــ تمہارے پاس سائلنسر لگا ریوالور ہے" ـــــ مادام لوسیا نے پوچھا۔

"سائلنسر لگا ریوالور ـــــ اوہ نہیں مادام! ـــــ ایسا تو ریوالور نہیں ہے۔

"ویسے اگر آپ پہلے حکم دیتیں تو ——" زرکان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے —— میں نے سوچا تھا کہ بغیر شور مچائے کام ہو جائے —— کیونکہ مجھے یہ خیال نہ تھا کہ یہاں مشین گنوں سے مسلح سپاہی بھی ہو سکتے ہیں —— بہرحال تم اپنے ساتھیوں سے کہہ دو کہ جب اندر سے فائرنگ کی آواز سنائی دے تو انہوں نے سب سے پہلے ان مسلح سپاہیوں کا خاتمہ کر کے ان کی مشین گنوں پر قبضہ کرنا ہے کیونکہ یہ مشین گنیں ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ بھی بن سکتی ہیں" مادام لوسیا نے آہستہ آواز میں کہا۔

"وہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے —— آپ بے فکر رہیں" —— زرکان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ" —— مادام نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سپاہیوں کے قریب سے گذرتی ہوئی اندر راہداری میں داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے زرکان اور اس کے تین آدمی بھی اندر داخل ہو گئے انہوں نے اوورکوٹ پہن رکھے تھے۔

چیف کنٹرولر کے دفتر کے باہر ایک مسلح سپاہی کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین گن تھی۔ ساتھ ہی سٹول پر ایک باوردی چپڑاسی بھی بیٹھا تھا۔

"چیف صاحب اندر ہیں" —— مادام لوسیا نے بڑے پُر وقار لہجے میں چپڑاسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام! —— آپ سیکرٹری سے بات کر لیں" —— دربان نے اٹھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی دروازہ کھول دیا۔

مادام اندر داخل ہوئی۔ زرکان اس کے پیچھے تھا۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو سر ہلا کر مخصوص اشارہ کیا جس کا مطلب تھا کہ اس مسلح سپاہی کو بھی سنبھالنا ہے اور اس کے ساتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اندر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک میز کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے آگے فون رکھا ہوا تھا۔ اور سائیڈ میں ایک شیشے کا دروازہ نظر آ رہا تھا جس پر چیف کنٹرولر کے الفاظ درج تھے۔

"جی فرمائیے" —— لڑکی نے چونک کر مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف سے کہو کہ مادام تلشے ان سے ملنا چاہتی ہیں" —— مادام لوسیا نے کہا۔

"سوری! —— چیف مصروف ہیں —— وہ دو گھنٹے تک کسی سے نہیں مل سکتے" —— لڑکی نے سرد لہجے میں کہا۔

"زرکان" —— مادام نے مڑ کر کہا اور پھر زرکان کے سر ہلاتے ہی وہ تیزی سے دروازے کی طرف جھپٹی۔

"ارے ارے —— رک جائیے" —— لڑکی نے بوکھلا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"خاموش بیٹھی رہو لڑکی! —— ورنہ ——" زرکان نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اوٹ میں موجود ریوالور کی جھلک لڑکی کو دکھائی تو لڑکی سہم سی گئی۔

"مادام لوسیا نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور اندر ہو گئی۔ یہ ایک کافی بڑا اور خوبصورت دفتر تھا۔ جس میں رکھی ہوئی ایک شاندار میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا تھا۔ یہ چیف کنٹرولر تھا اور دفتر میں اکیلا تھا۔

"آپ ! ——— آپ کون ہیں" ——— چیف کنٹرولر نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں اندر داخل ہوتی ہوئی مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ خاصا تلخ تھا۔

"وہ جیولری باکس کہاں ہے" ——— ؟ مادام لوسیا نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ ! ——— مگر حکومت کی طرف سے تو ———" چیف کنٹرولر نے گھبرا کر دائیں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور اس کی اس اضطراری حرکت نے مادام لوسیا کو بتا دیا کہ باکس ادھر ہی رکھا ہے۔ اور پھر ایک قدم آگے بڑھنے پر اسے سائیڈ ریک پر رکھا ہوا جیولری باکس نظر آ گیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے انتہائی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی چیف کنٹرولر چیخ کر کرسی سمیت پیچھے گرا۔

اسی لمحے باہر سے بھی فائرنگ کی آوازیں ابھریں اور مادام نے جھک کر وہ جیولری باکس اٹھایا۔ وہ خاصا وزنی تھا۔ لیکن اس وقت مادام لوسیا کو وہ کاغذ سے بھی ہلکا محسوس ہو رہا تھا۔ اب باہر بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں اور انسانوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور مادام باکس اٹھاتے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ

کھول کر باہر نکلی۔

"جلدی آیئے" ——— زرکان نے چیخ کر کہا۔

کاؤنٹر کے پیچھے لڑکی مری پڑی تھی۔ اور باہر راہداری میں ابھی تک فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ پھر زرکان آگے آگے اور مادام لوسیا جیولری باکس اٹھائے اس کے پیچھے راہداری میں آئے۔ مسلح سپاہی دروازے کے ساتھ ہی گولیوں سے چھلنی ہوا پڑا تھا۔ راہداری میں بھی کئی افراد مردہ پڑے تھے۔

زرکان اور مادام لوسیا دونوں دوڑتے ہوئے باہر آئے تو باہر بھی بے تحاشا فائرنگ جاری تھی۔ مسلح سپاہی مردہ ہو چکے تھے اور باہر موجود لوگ پاگلوں کی طرح ہر طرف سے برسنے والی گولیوں سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ اب زرکان کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں مسلح سپاہیوں سے چھینی ہوئی مشین گنیں تھیں اور وہ سب ان سے مسلسل فائرنگ کر رہے تھے۔

اسی لمحے رابرٹ سیاہ کار آندھی اور طوفان کی طرح دوڑاتا ہوا سامنے لے آیا اور مادام لوسیا جیولری بیگ سمیت بجلی کی سی تیزی سے اس کے کھلے ہوئے دروازے میں داخل ہو گئی۔ رابرٹ نے خود ہی دروازہ کھول دیا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بھاری بیگ کی وجہ سے مادام کو دروازہ کھولنے میں مشکل پیش آئے گی۔

مادام لوسیا کے بیٹھتے ہی رابرٹ نے کار موڑی اور پھر اسے انتہائی تیز رفتاری سے شہر کی طرف دوڑانے لگا۔

"اور تیز چلاؤ ——— ہمیں پولیس کے پہنچنے سے پہلے یہاں سے نکلنا

ہے" ـــــ مادام نے چیختے ہوئے کہا اور رابرٹ نے ایکسیلیٹر پر اپنے جسم کا پورا دباؤ ڈال دیا۔ اور طاقتور انجن والی کار واقعی خوفناک رفتار سے دوڑنے لگی۔

مادام نے بیک مرر پر زرکان کی دو کاریں بھی دوڑتی ہوئی دیکھیں اور پھر چند لمحوں بعد وہ پہلے چوک پر پہنچ گئے۔ رابرٹ نے چوک سے کار کو موڑا۔ جب کہ زرکان اور اس کے ساتھیوں کی کاریں پروگرام کے مطابق سیدھی آگے بڑھتی گئیں۔ اس سائیڈ پر درختوں کا ذخیرہ تھا اور رابرٹ کار اس ذخیرے کے اندر لیتا گیا۔

اس نے ذخیرے کے اندر جاکر کار روکی اور مادام نے جلدی سے جیب سے ایک پتلا سا ماسک پیکٹ نکالا اور پیکٹ کھول کر اس نے ماسک کو اپنے سر اور چہرے پر چڑھایا اور پھر بیک مرر میں دیکھتے ہوئے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی مدد سے اُسے تیزی سے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ چہرے کے نقوش ایڈجسٹ کرنے کے بعد ماسک پر لگی ہوئی بالوں کی وگ کو اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی مدد سے ایڈجسٹ کیا۔ اب اس کا چہرہ نقوش۔ رنگت اور بالوں کا رنگ اور سٹائل مکمل طور پر بدل گیا تھا۔

اس دوران رابرٹ نے کار کے مختلف بٹن دباکر اس کا رنگ تبدیل کرنے والی مخصوص شیٹیں کار پر چڑھالی تھیں اور نمبر پلیٹ بھی بدل لی تھی۔ اب کار ہلکے نیلے رنگ کی ہو گئی تھی۔ اور نہ صرف اس کا رنگ بدل گیا تھا بلکہ ان شیٹوں کی مدد سے اس کا ماڈل تک بدل گیا تھا۔ اب وہ کسی طرح بھی پہلی کار نہ لگ رہی تھی۔

"اب اس بیگ کا کیا کیا جائے ـــــ راستے میں تو چیکنگ ہو گی" ۔ رابرٹ نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"فکر نہ کرو ـــــ سب ٹھیک ہو جائے گا" ـــــ مادام نے کہا اور اس نے پچھلی سیٹ پر رکھا ہوا بیگ اٹھایا۔ اس کے مخصوص تالے کھولے اور پھر اُسے کھول دیا۔ اس کے اندر دو چھوٹے بیگ تھے مادام نے انہیں بھی کھول دیا۔ ایک بیگ کے اندر انگوٹھیاں تھیں جب کہ دوسرے بیگ میں لاکٹ سیٹ۔ مادام نے اس کے اندر رکھے ہوئے سیلوفین کے بڑے لفافے میں ساری چیزیں احتیاط سے ڈالیں اور پھر خالی بیگوں کو کار سے باہر اچھال دیا۔ سیلوفین کا یہ لفافہ اب خاصا چھوٹا ہو گیا تھا جسے بڑے اطمینان سے پچھلی سیٹ کے نیچے بنے ہوئے خفیہ خانے میں منتقل کر دیا گیا۔

"اب ٹھیک ہے" ـــــ رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا، اور مادام نے بھی مسکرا کر سر ہلا دیا۔

ذخیرے سے نکل کر وہ دوبارہ اسی چوک کی طرف بڑھے اور پھر اطمینان سے شہر کی طرف بڑھتے گئے۔ اب انہیں چیکنگ کی بھی فکر نہ تھی۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا، بلیک زیرو کا چہرہ دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

"کیا ہوا" ۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ غضب ہو گیا ۔۔۔ ڈاکہ ڈال کر چیف کنٹرولر کے دفتر سے جیولری بیگ اُڑا لیا گیا ہے ۔۔۔ ابھی جولیا کا فون آیا ہے" بلیک زیرو نے متوحش سے لہجے میں کہا۔

"جیولری بیگ ۔۔۔۔ اور چیف کنٹرولر کے دفتر سے ۔۔۔۔ کیا یہاں کرسی پر بیٹھے بیٹھے اب دن میں بھی خواب نظر آنے لگ گئے ہیں" عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں ۔۔۔ آپ کے جانے کے بعد جولیا کی کال آئی کہ ایک جیولری بیگ بحری کارگو کے ٹرانسپورٹ جہاز پر ناران کے لئے بک کرایا گیا تھا ۔۔۔۔ جہاز چلنے ہی والا تھا کہ جولیا نے

اُسے چیک کر لیا ۔۔۔۔ یہ بیگ ناران کی کسی فرینڈز انٹرپرائزز کے نام بک کرایا گیا تھا اور بک کرانے والی کمپنی زرکان انٹرپرائزز تھی ۔۔۔ جولیا نے وہ بیگ واپس منگوانا چاہا تو آفیسر نہ مانا ۔۔۔۔ لیکن جولیا کی کال پر چیف کنٹرولر آیا اور اس کے بعد وہ بیگ واپس منگوا لیا گیا ۔۔۔۔ لیکن چیف کنٹرولر نے اُسے جولیا کے حوالے کرنے سے صاف انکار کر دیا اس کا کہنا تھا کہ جب تک بحریہ کا ایڈمرل خصوصی طور پر حکم نہ دے گا بیگ انہیں نہیں دیا جا سکتا ۔۔۔۔ البتہ اس نے یہ کہا کہ وہ بیگ یہاں رکھنے کی بجائے اپنی ذاتی کسٹڈی میں رکھے گا ۔۔۔۔ پھر جولیا نے مجھے کال کر کے صورت حال بتائی تو میں نے اُسے وہیں رُکنے کے لئے کہا تاکہ میں ایڈمرل سے بات کر کے بیگ کی واپسی کے آرڈر کراؤں ۔۔۔۔ جولیا کے ساتھ وہاں صدیقی تھا ۔۔۔۔۔ میں نے ایڈمرل سے رابطہ قائم کیا تو وہ جنگی مشقوں پر تھے۔ ایڈمرل کیا تقریباً تمام آفیسران ہی مشقوں پر تھے ۔۔۔۔ چنانچہ میں نے سر سلطان سے بات کی تو سر سلطان نے کہا کہ وہ انتظامات کرتے ہیں ۔۔۔۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کا فون آیا کہ حکومت کی طرف سے خصوصی آرڈر کرا دیئے گئے ہیں اور یہ تحریری آرڈرز ابھی دانش منزل پہنچ جائیں گے ۔۔۔ ابھی چند لمحے پہلے یہ آرڈرز پہنچے ہیں اور میں سوچ ہی رہا تھا کہ خود یہ آرڈر لے کر وہاں جاؤں کہ جولیا کا فون آ گیا ۔۔۔۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ کینٹین میں موجود تھے کہ اچانک فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں ۔ اور جب وہ کینٹین سے جو عمارت کی دوسری منزل پر ہے، نیچے پہنچے تو سیاہ رنگ کی ایک کار انتہائی تیز رفتاری سے شہر کی طرف جا رہی تھی

اس کے پیچھے دو کاریں اور تھیں اور وہاں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی تھیں ۔۔۔ چیف کنٹرولر اور اس کی سیکرٹری کو بھی گولی مار دی گئی تھی اور وہ جیولری بیگ غائب تھا ۔۔۔ جولیا نے مجھے فون کرنے سے پہلے پولیس کو الرٹ کیا اور پھر مجھے کال کیا ۔۔۔ وہاں کے لوگوں کا بیان ہے کہ کوئی غیر ملکی عورت ایک غیر ملکی مرد کے ساتھ چیف کنٹرولر کے کمرے میں جاتی دکھائی اور اس کے بعد راھداری اور عمارت سے باہر خوفناک فائرنگ شروع ہو گئی" ۔۔۔ بلیک زیرو نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہونہہ! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ مادام لوسیا خاصی تیز جا رہی ہے اور ہماری سیکرٹ سروس اب واقعی زیرو ہوتی جا رہی ہے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ مجھے اس بات کی تو توقع ہی نہ تھی" بلیک زیرو نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے خود اس چیف کنٹرولر سے بات کرنی تھی ۔۔۔ تمہیں ایڈمرل اور دوسرے لوگوں سے کہنے کی کیا ضرورت تھی" ۔۔۔؟ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"میں نے جولیا کی کال ملتے ہی پہلے اس سے بات کی تھی لیکن وہ ایکسٹو کے عہدے سے واقف ہی نہ تھا ۔۔۔ وہ ابھی کہیں باہر سے آیا ہے چند روز پہلے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو یہ بات ہے ۔۔۔ ایسے عہدیداروں کو واقعی ختم ہو جانا چاہیئے تھا" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب یہ محترمہ جولیا صاحبہ کہاں ہیں" ۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"وہ وہیں گھاٹ پر ہے ۔۔۔ میں صفدر اور کیپٹن شکیل کو وہاں بھیجنا چاہتا تھا کہ آپ آ گئے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اب اس مادام لوسیا کو واقعی سبق ملنا چاہیئے۔ وہ بہت تیز جا رہی ہے ۔۔۔ اور اتنی رفتار ہی مجھے پسند نہیں ۔۔۔ میں گھاٹ پر جا رہا ہوں ۔۔۔ تم صفدر اور کیپٹن شکیل کو وہاں جانے کے آرڈر کر دو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے گھاٹ کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ راستے میں پولیس کاروں نے جگہ جگہ پکٹنگ کر رکھی تھی۔ اور وہ کاروں کو چیک کر رہے تھے لیکن عمران نے سپیشل ایجنسی کا خصوصی کارڈ دکھا کر اپنے لئے راستہ بنا لیا۔ آجکل اس نے یہ سلسلہ کیا ہوا تھا کہ سپیشل ایجنسی کے خصوصی کارڈ خود بھی رکھے ہوئے تھے اور تمام ممبرز کو بھی سپلائی کر دیئے تھے۔ تاکہ پولیس اور دوسرے محکمے سے خوامخواہ کی جھک جھک سے نجات مل سکے۔ چنانچہ سپیشل ایجنسی کے یہی کارڈ اس کی کار کو اوکے کراتے ہوئے چیکنگ سے آگے بڑھانے میں معاون ثابت ہوئے اور تھوڑی دیر بعد عمران گھاٹ پر پہنچ گیا جہاں پولیس کاروں کے ساتھ ساتھ ایمبولینس اور محکمہ اور حکومت کے اعلیٰ ترین حکام اکٹھے تھے۔ زخمیوں کو ایمبولینسوں میں ہسپتال پہنچا دیا گیا تھا اور اب لاشوں کے فوٹو وغیرہ لے کر انہیں بھی پوسٹ مارٹم

کے لئے ہسپتال بھیجا جا رہا تھا۔

عمران نے ایک سائیڈ پر کار روکی اور پھر وہ جیسے ہی کار سے باہر آیا اُسے دور سے ایک طرف جولیا اور صدیقی کھڑے نظر آ گئے عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھ گیا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل نہیں پہنچے ابھی" —— عمران نے قریب جا کر کہا۔

"نہیں! —— وہ ابھی نہیں آئے" —— جولیا نے جواب دیا

"تم نے کاروں کے رنگ۔ ماڈل اور نمبر تو دیکھے ہوں گے" —— عمران نے پوچھا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"ہاں! —— میں نے اوپر کی کھڑکی سے دیکھا تھا —— سیاہ رنگ کی کار تھی بالکل نئے ماڈل کی ماؤتھ کار تھی —— اس کے پیچھے دو ٹیوٹا کاریں تھیں —— ایک براؤن رنگ کی اور دوسری ہلکے نیلے رنگ کی —— لیکن ان کی نمبر پلیٹوں پر کوئی سیاہ سا مادہ لگا ہوا تھا اس لئے نمبر صحیح نہیں پڑھے جا سکتے تھے" —— جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی پہنچ گئے۔

"اس وقت راہداری میں کوئی آدمی جو زندہ بچ گیا ہو" —— عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں! —— انہوں نے اچانک مشین گنوں سے گولیوں کی بارش کر دی —— ایک بھی نہیں بچا" —— جولیا نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا ایک چھوٹے سے لڑکے کی طرف بڑھ گیا جو ہاتھ میں پالش

کرنے کے سامان کا تھیلا اٹھائے بڑے خوفزدہ انداز میں عمارت کی دیوار سے لگا کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر گہرے خوف و ہراس کے آثار نمایاں تھے۔

"بیٹے کیا بات ہے —— تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو —؟" عمران نے اس کے قریب جا کر اُسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔ عمران نے قریباً اس لڑکے کے چہرے پر ایسے تاثرات نظر آئے تھے جیسے اس نے یہ سارا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔

"وہ —— وہ بڑے ظالم آدمی تھے —— وہ یہاں کھڑے رہے اور انہوں نے اندھا دھند گولیاں چلا کر سب کو مار ڈالا" —— لڑکا ابھی بے حد خوف زدہ تھا اور عمران کے پچکارنے پر اس نے ہچکیاں لے لے کر رونا شروع کر دیا۔

"تم گھبراؤ نہیں —— یہ لو دس روپے —— باقی دن آرام کرنا" —— عمران نے جیب سے دس روپے نکال کر اس کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور لڑکے کے چہرے پر خوف کے آثار کے باوجود ہلکے سے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ وہ خوف زدہ ہونے کے ساتھ ساتھ لہٰذا اس لئے بھی پریشان تھا کہ ان حالات میں اب اُسے آئندہ روزی کی کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔

"بہت بہت شکریہ جناب! —— ورنہ آج میری اندھی ماں اور مجھے دونوں کو بھوکا ہی سونا پڑتا" —— لڑکے نے ممنون سے لہجے میں کہا۔

"اوہ! —— کہاں رہتے ہو تم" —— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"پوش نگر میں ہماری جھونپڑی ہے جناب" ـــــ لڑکے نے فوراً ہی جواب دیا۔

"تم روزانہ یہیں کام کرتے ہو" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ہاں جی! ـــ یہیں کام کرتا ہوں" ـــــ لڑکے نے جواب دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار تھے۔

"کتنے آدمی تھے وہ ـــ تم نے کیا دیکھا ہے ـــ مجھے تفصیل سے بتاؤ" ـــــ عمران نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

"آپ پولیس کے آدمی تو نہیں ہیں" ـــــ لڑکا ایک بار پھر گھبرا گیا۔

"ارے نہیں بیٹے! ـــ میرا پولیس سے کوئی تعلق نہیں ـــ میں تو بیمہ کمپنی کا آدمی ہوں ـــ وہ لوگ جو مال لے گئے ہیں وہ ہماری کمپنی سے بیمہ شدہ تھا" ـــــ عمران نے کہا اور لڑکا خواہ بیمہ کے متعلق کچھ جانتا تھا یا نہیں۔ البتہ اسے یقین ہوگیا تھا کہ عمران بہرحال پولیس میں نہیں ہے۔

"جناب! ـــ وہ چھ آدمی تھے ـــ ادھر دو کاروں میں آکر کھڑے ہوتے ـــ انہوں نے اوورکوٹ پہن رکھے تھے۔ جب وہ آئے تھے تو سات تھے ایک ان کا لیڈر تھا اور اسے وہ لوگ زرکان کے نام سے پکار رہے تھے ـــ سیاہ رنگ کی کار دوسری طرف سے آئی تھی جناب! ـــ اور وہ لیڈر پہلے چلا گیا تھا۔ اور جناب! ـــ میں اس زرکان کو جانتا ہوں۔ وہ بہت خطرناک اور ظالم بدمعاش ہے" ـــــ لڑکے نے یکلخت گھبراتے ہوئے انداز میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے جلدی سے منہ پر اس طرح ہاتھ رکھ لیا جیسے یہ بات اسے نہ کرنی چاہئے تھی مگر اس کے منہ سے نکل گئی۔

"دیکھو! ـــ گھبرانے کی ضرورت نہیں ـــ اور یہ لو سو روپے۔ یہ تم اپنی ماں کو دینا ـــ وہ تمہارے لئے گرم کپڑے خریدے گی" ـــــ عمران نے جیب سے سو روپے کا نوٹ نکال کر لڑکے کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ ـــ یہ نوٹ آپ مجھے دے رہے ہیں ـــ مم ـ مم ـــ مگر" لڑکے کی حالت واقعی خراب ہوگئی تھی۔ شائد اسے قطعی یقین نہ آرہا ہو کہ کوئی آدمی اتنی بڑی رقم اسے بھی دے سکتا ہے۔

"ہاں! ـــ یہ تمہارے لئے گرم کپڑوں کے لئے ہے ـــ اچھا مجھے کان میں بتادو کہ یہ زرکان کون ہے ـــ اور تم اسے کیسے جانتے ہو" ـــــ عمران نے بڑے نرم اور میٹھے لہجے میں کہا۔

"جناب! ـــ یہ پوش نگر کے کوبرا کے پاس آتا ہے ـــ کوبرا بہت بڑا بدمعاش ہے جناب! ـــ اس کا منشیات کا بہت بڑا اڈہ ہے ـــ اور جناب! ـــ جب یہ زرکان آتا ہے تو پھر پوش نگر کے کئی گھروں میں رونا پیٹنا شروع ہوجاتا ـــ کوبرا کے آدمی تین چار جوان لڑکیوں کو زبردستی اٹھا کے لے جاتے ہیں جناب! ـــ میری ماں کہتی ہے کہ یہ بہت ظالم لوگ ہیں" ـــــ لڑکے نے آخر رک رک کر کہہ ہی دیا۔

"تم فکر نہ کرو ـــ سب ٹھیک ہوجائے گا ـــ شاباش! اب گھر جاؤ اور کسی سے کوئی بات نہ کرنا" ـــــ عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے

خاموش کھڑے تھے۔

"آؤ چلیں! ــــــ ایک کلیو ملا ہے ــــــ ہمیں پوش نگر کے کوبرا کے اڈے میں جانا ہے" ــــــ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کوبرا! ــــــ وہ کون ہے" ــــــ؟ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہے ایک دادا ٹائپ آدمی" ــــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس بار اس کے ساتھ آئی تھی جب کہ باقی ساتھی اپنی اپنی کاروں کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ اب تم ان تھرڈ کلاس ٹائپ غنڈوں کے پاس جاؤ گے" ــــــ جولیا نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تھرڈ کلاس! ــــــ یہ تم نے کیسے کہہ دیا" ــــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"پوش نگر تو بہت غریب لوگوں کی بستی ہے ــــــ ظاہر ہے وہاں کا غنڈہ تھرڈ کلاس ہی ہوگا" ــــــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تھرڈ کلاس نہیں ہیں ــــــ بلکہ ان کی کوئی کلاس ہی نہیں ہوتی۔ یہ ہمارے معاشرے کے وہ ناسور ہیں جنہیں تھرڈ کلاس کہہ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے" ــــــ عمران نے کہا اور جولیا خاموش ہو گئی۔

عمران کی کار انتہائی تیز رفتاری سے شہر کے شمال میں بنی ہوئی بستی پوش نگر کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ صدیقی اور صفدر کی کاریں اس کے پیچھے تھیں۔

"آخر کیا بات ہے ــــــ آج تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ

ہو" ــــــ جولیا نے چند لمحوں بعد کہا۔

"مجھے خیال آ رہا ہے جولیا! ــــــ کہ ہم لوگ اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر ملک کی سلامتی کے لئے بڑی بڑی تنظیموں سے لڑتے ہیں۔ لیکن جس ملک کی سلامتی کی خاطر ہم یہ سب کچھ کرتے ہیں اس ملک میں کوبرا جیسے غنڈوں کو کوئی کچھ نہیں کہتا جو ملک کے اندر منشیات پھیلا کر اور غریبوں کی عزتیں لوٹ کر اس ملک کی سلامتی کی جڑیں اندر ہی اندر سے کھوکھلی کرتے رہتے ہیں ــــــ اور اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جن دنوں میں ہمارے پاس کوئی کام نہیں ہوگا ــــــ ان دنوں میں ہم ان لوگوں کی صفائی کا کام کریں گے" ــــــ عمران نے چٹانوں جیسے لہجے میں کہا اور جولیا مسکرا دی۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

"تم جیسے دو چار اور اس ملک میں پیدا ہو جائیں ــــــ تو میرا خیال ہے کہ یہاں اس قسم کے بدمعاش ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہیں" ــــــ جولیا نے کہا۔

"سیکرٹ سروس کا ہر ممبر مجھ جیسا ہے ــــــ بس صرف پٹڑی پر چڑھنے کی دیر ہے" ــــــ عمران بدستور سنجیدہ تھا۔

اور پھر اس وقت تک کار میں خاموشی رہی جب تک کار پوش نگر کی حدود میں داخل نہ ہو گئی۔ یہ بستی واقعی غریبوں کی بستی تھی ہر طرف دھول اڑ رہی تھی۔ جھونپڑیاں بغیر کسی پلاننگ اور ترتیب کے بنائی گئی تھیں۔ درمیانی گلیاں انتہائی گندی اور جگہ جگہ گندہ پانی پھیلا ہوا تھا۔ ان گلیوں میں ننگ دھڑنگ اور میلے کچیلے بچے مٹی سے ہی کھیلتے پھر رہے تھے۔

"کوبرا کا اڈہ کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کار روک کر ایک بوڑھے سے پوچھا۔

"ج۔۔۔ ج۔۔۔ جناب!۔۔۔ آگے چلے جائیں۔ جو سب سے بڑی جھونپڑی نظر آئے اور اس کے اوپر سُرخ رنگ کا جھنڈا ہے وہ کوبرا کا اڈا ہے"۔۔۔۔ اس بوڑھے نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور عمران نے شکریہ ادا کیا اور ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ کھیلتے ہوئے بچے کاروں کو راستہ دینے کے لئے ہٹ جاتے لیکن ان کے چہروں پر حیرت نہ تھی۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ یہاں اکثر کاریں آتی جاتی رہتی ہوں گی اور اُسے معلوم تھا کہ یہ کاریں ان غریبوں کی بستی میں کیوں آتی جاتی ہیں اس لئے اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

کار تنگ سی گلی میں جیسے ہی ایک موڑ پر گھومی سامنے ایک خاصا کھلا میدان تھا جس کے ایک کنارے پر وہ بڑی سی جھونپڑی تھی جس پر سُرخ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اس میدان میں چھ لمبے تڑنگے غنڈے نما نوجوان چُست لباس پہنے ہوئے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے درمیان میں انہوں نے لکڑیوں کا الاؤ جلا رکھا تھا۔ کاروں کو دیکھتے ہی وہ سب یکلخت اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے آثار تھے۔

عمران نے کار ایک طرف روکی اور جولیا کو نیچے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے نیچے اُتر آیا۔ صدیقی اور صفدر کی کاریں بھی ان کے پیچھے آکر رُک گئیں۔ اور پھر وہ سب اکٹھے ہی نیچے اُترے۔ جولیا کو دیکھ کر ان لوگوں کے لبوں پر بڑی معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ ظاہر ہے جولیا غیر ملکی

تھی اور غیر ملکی شاید اس اڈے کے کافی بڑے گاہک سمجھے جاتے ہوں گے۔

"جی۔۔۔ ایک لمبے تڑنگے آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ گو اس نے لفظ تو جی کہا تھا لیکن اس کا لہجہ بیحد اکھڑ تھا۔

"کوبرا کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے سرد لہجے میں پوچھا۔

"تم بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔ میں نائب ہوں اور میرا نام ٹونی ہے"۔ اس آدمی کا لہجہ اور زیادہ اکھڑ ہو گیا۔

"لمبا مال چاہیئے۔۔۔ کوبرا سے بات ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"کتنا"۔۔۔ ٹونی نے چونک کر پوچھا۔

"کہا تو ہے کہ لمبا مال چاہیئے۔۔۔ اور سنو! وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ آؤ اندر"۔۔۔ ٹونی نے کہا اور جھونپڑی کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے جھونپڑی کی طرف بڑھ گئے۔

لیکن ابھی وہ سب جھونپڑی کے دروازے سے کچھ دُور ہی تھے کہ دروازہ کھلا اور ایک سیاہ رنگ، خاصے ٹھوس جسم اور پیلے دانتوں والا کریہہ النظر آدمی باہر نکل آیا۔ اس کے جسم پر سُرخ رنگ کی بنیان تھی اور نیچے اس نے جینز پہن رکھی تھی۔ بیلٹ کے ساتھ ہولسٹر میں ایک ریوالور لٹک رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں واقعی سانپ جیسی چمک تھی۔

"کیا بات ہے ٹونی!۔۔۔ کون ہیں یہ"۔۔۔ آنے والے نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جولیا پر تو اس کی

نظریں جیسے چپک کر رہ گئی تھیں اور آنکھوں میں موجود شیطانی چمک اور بڑھ گئی تھی۔

"تم کوبرا ہو" ——— عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہاں ! ——— میں کوبرا ہوں ——— بولو کون لوگ ہو تم" ——— اس نے قریب آتے ہوئے بڑے مغرورانہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں زرکان نے بھیجا ہے تمہارے پاس" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ ! ——— اچھا بولو کیا بات ہے" ——— ؟ کوبرا نے چونک کر جواب دیا۔

"لمبا مال لینا ہے ——— اندر چلو" ——— عمران نے کہا اور کوبرا نے سر ہلا دیا۔ زرکان کے حوالے نے اس کے لہجے میں موجود بے اعتباری کی جھلکیاں غائب کر دی تھیں اور وہ اب نارمل نظر آ رہا تھا۔

"ہاں چلو" ——— کوبرا نے کہا اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے جھونپڑی میں داخل ہو گیا۔

"میں اور مس جولیانا اندر جائیں گے ——— تم یہیں باہر رہو" ——— عمران نے دروازے پر مڑ کر صدیقی، صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور ساتھ ہی اس نے آنکھ دبا کر مخصوص اشارہ بھی کر دیا اور وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے وہیں رک گئے۔

جھونپڑی خاصی کشادہ تھی اس کے کئی حصے تھے۔ ایک کشادہ حصے میں کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"ہاں بولو ——— کونسا مال چاہیئے ——— اور کتنا" ——— ؟ کوبرا نے انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم زرکان کو کب سے جانتے ہو" ——— ؟ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"کیا ——— کیا مطلب ! ——— میں زرکان کو دس برسوں سے جانتا ہوں ——— وہ اپنا دوست ہے" ——— کوبرا نے حیران ہوتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے اس کے چہرے پر پیدا ہونے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے عمران کے اس سوال پر حیرت ہوئی ہے۔

"دیکھو کوبرا ! ——— ہمارا کام بہت بڑا ہے ——— دس کروڑ ڈالر کا سودا ہو سکتا ہے ——— ہمیں زرکان کی ٹپ ملی اور پھر زرکان نے ہمیں تمہاری ٹپ دی ——— لیکن ہم پہلے پوری تسلی کر لینا چاہتے ہیں ——— زرکان کے متعلق کیونکہ وہ درمیان کا آدمی ہے ——— ہم صرف سودا کریں گے اور رقم دیں گے ——— مال زرکان نے پہنچانا ہے۔ اور زرکان کے متعلق ہمیں پوری معلومات نہیں ہیں" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ! ——— تو پھر پہلے اس کے متعلق معلومات حاصل کرنی تھیں۔ پھر میرے پاس آنا تھا" ——— کوبرا نے سخت اور اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے ——— اور تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم بھروسے کے آدمی ہو ——— اس لئے ہم تمہاری بات پر مطمئن ہو جائیں گے ——— اور ابھی اسی وقت سودا کر کے رقم دے کر واپس چلے جائیں گے۔ مال ہمیں ایک ہفتے بعد چاہیئے" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔۔۔ زرکان بہت بھروسے کا آدمی ہے۔۔۔ بہت بڑا آدمی ہے۔۔۔ تم خود سوچو کہ جو آدمی چار جوئے خانوں کا مالک ہو وہ کم حیثیت کا نہیں ہو سکتا۔۔۔ اور پھر اس کا کلب بھی ہے۔۔۔ ھاؤنڈ کلب۔۔۔ لیکن یہ اور بات ہے کہ وہ اس کلب کا مالک ہونے کے باوجود وہاں نہیں جاتا۔۔۔ وہ جوئے خانوں میں رہتا ہے۔ اور زرکان تو اس کا اصل نام ہے۔ ورنہ سارے لوگ اسے ریڈ وولف کے نام سے جانتے ہیں۔۔۔ بولو اب بات سمجھ میں آئی"۔۔۔ کوبرا نے جواب دیا۔

"ہاں!۔۔۔ بالکل ایسا آدمی واقعی بھروسے کے قابل ہو گا۔۔۔ لیکن ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ وہ کلب میں ہی رہتا ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔۔۔ غلط بتایا گیا ہے۔۔۔ وہ تو ڈراگون کلب کے نیچے اپنے جوئے خانے میں ہوتا ہے"۔۔۔ کوبرا نے جواب دیا۔

"اگر ہم یہاں سے واپس جا کر اسے سودے کی اطلاع دینا چاہیں تو وہاں مل جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب میں پہنچ گیا۔

"بالکل مل جائے گا۔۔۔ اور اگر کہیں گیا ہو گا تو وہیں واپس آئے گا۔۔۔ وہ ریڈ وولف کا اصل اڈہ ہے۔۔۔ لیکن اب بولو کونسا مال اور کتنا چاہیے"۔۔۔ کوبرا نے اس بار قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری اپنی جان کی قیمت بتاؤ۔۔۔ تاکہ میں وہ قیمت یہاں کے

ان غریبوں میں تقسیم کر دوں جن کی عزتوں سے تم کھیلتے رہتے ہو"۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت غراہٹ آمیز ہو گیا۔

"کیا۔۔۔ تم کیا بولتے ہو۔۔۔ تمہاری یہ جرأت کہ کوبرا کے سامنے ایسی بات بولو۔۔۔ میں تو زرکان کی وجہ سے چپ تھا"۔۔۔ کوبرا نے یکلخت اچھل کر ہولسٹر سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ ابھی دھماکے کی گونج ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ باہر بھی فائرنگ کی تیز آوازیں اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ عمران کے ریوالور سے نکلنے والی گولی نے صرف کوبرا کا ریوالور اڑایا تھا۔ لیکن کوبرا خاصا تیز ثابت ہوا۔ اس نے ریوالور ہاتھ سے نکلتے ہی یکلخت اچھل کر عمران پر چھلانگ لگائی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ عمران نے اپنی طرف آتے ہوئے کوبرے کے سینے پر بس ہاتھ سے تھپکی دی تھی۔

"جاؤ میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔ اور تم نے بہرحال مجھ پر حملہ کر کے اس کا جواز پیدا کر لیا ہے"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جھونپڑی دھماکوں اور کوبرا کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھی۔

کوبرا گولیاں کھا کر بری طرح پھڑک رہا تھا۔ لیکن عمران مسلسل ٹریگر دبائے چلا جا رہا تھا۔ اس کا چہرہ چٹانوں سے بھی زیادہ سخت ہو چکا تھا۔ جولیا کے جسم میں اس کا چہرہ دیکھ کر ہی سردی کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں۔ اور پھر آخری گولی عمران نے پھڑکتے ہوئے کوبرا کی کنپٹی

پر ماری اور کوبرا کی کھوپڑی ریزوں میں تقسیم ہو گئی۔

"آؤ جولیا! —— اس درندے کا یہی انجام ہونا تھا —— اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں اس کی ایک ایک ہڈی توڑ دیتا" —— عمران نے کہا اور تیزی سے جھونپڑی سے باہر آیا تو کوبرا کے ساتھی زمین پر لاشوں کی صورت میں پڑے تھے اور اس کے ساتھی ریوالور لئے چیل کر بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ لوگ اب کہیں نظر نہ آ رہے تھے۔ شاید وہ سب خوف کے مارے چھپ گئے تھے۔

"چلو" —— عمران نے کہا اور پھر وہ بھاگتا ہوا اپنی کار میں بیٹھا اور پھر جولیا کے بیٹھتے ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ اس کی کار آگے بڑھتے ہی اس کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے کاروں میں سوار ہوئے اور پھر تینوں کاریں آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی بستی سے باہر جانے والی سڑک پر بڑھنے لگیں۔ اس وقت گلی بالکل سنسان ہو چکی تھی۔ بچے تک جھونپڑوں میں دبک گئے تھے۔ شاید پوری بستی پر دہشت کا سایہ ہو گیا تھا۔ اور عمران اس کی وجہ جانتا تھا۔

بستی سے باہر نکلتے ہی عمران نے کار کا رخ اس سڑک کی طرف موڑ دیا جدھر ڈراگون کلب تھا۔

"تم نے بڑے طریقے سے معلومات حاصل کر لیں —— ورنہ میرا تو خیال تھا کہ اس کوبرا کی اچھی خاصی پٹائی کرنی پڑے گی" —— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وقت نہیں تھا —— اور ایسے لوگوں سے کچھ پوچھنے کے لئے خاصی دردسری چاہیئے تھی" —— عمران نے جواب دیا اور جولیا نے سر

ہلا دیا۔

کاریں مختلف چوکوں سے گزرتی ہوئی تھوڑی دیر بعد ڈراگون کلب کے سامنے پہنچ گئیں۔ اور عمران نے کار ایک طرف روکی اور پھر نیچے اترنے سے پہلے اس نے سیٹ کے نیچے موجود خانے سے ایک اور ریوالور نکال کر جیب میں ڈال لیا۔ اور باہر نکل آیا۔ پھر اس نے جولیا سمیت سب ساتھیوں کو کاروں میں ہی رکنے کا کہا اور خود اکیلا تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔ کلب میں زیر زمین دنیا کے افراد کا خاصا رش تھا۔ عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔

"سنو! —— کسی کو پتہ نہ چلے —— ہمیں مادام لوسیا نے بھیجا ہے۔ زرکان کو یہاں باہر خاموشی سے بلوا لو —— انتہائی اہم مسئلہ ہے حوالے کے لئے سلور ہینڈز" —— عمران نے کاؤنٹر مین سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا" —— کاؤنٹر کلرک نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کاؤنٹر کے نیچے رکھا ہوا انٹرکام اٹھایا اور اس کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر دبایا۔

"لیں" —— دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"باس! —— میں کلب کاؤنٹر سے بول رہا ہوں —— مادام لوسیا کے آدمی آئے ہیں —— انہوں نے حوالے کے لئے سلور ہینڈز کہا ہے۔ وہ کوئی اہم ترین مسئلے پر بات کرنا چاہتے ہیں —— انہوں نے کہا ہے کہ کسی کو پتہ نہ چلے اور آپ یہاں آ جائیں —— یہ ضروری ہے" کاؤنٹر کلرک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کتنے آدمی ہیں" ——— ؟ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور جواب میں کاؤنٹر کلرک نے بتایا کہ آنے والا اکیلا ہے۔

"مجھے رسیور دو" ——— عمران نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور کاؤنٹر کلرک کے ہاتھوں سے جھپٹ لیا۔

"ہیلو زرکان! ——— میں لوکاٹ بول رہا ہوں ——— مادام کا انتہائی اہم پیغام ہے ——— چیف باس کا مسئلہ ہے ——— جلدی سے باہر آجاؤ۔ یہ بات فون پر نہیں ہو سکتی ——— نہیں تو مادام تمہیں خود کال کر لیتیں ——— اور سنو! ——— مادام کو کال بھی نہ کرنا ——— میں نے بتایا ہے کہ چیف باس کا مسئلہ ہے ——— جلدی آجاؤ ——— ہری اَپ" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے داؤ تو کھیلا تھا لیکن اب وہ اس کا نتیجہ دیکھنا چاہتا تھا۔ اس کی کوشش تھی کہ یہاں لمبا ہنگامہ کھڑا کرنے کی بجائے کسی طرح اکیلا زرکان ہاتھ آجائے تو کام جلدی ہو سکتا ہے۔

اور پھر شائد اس کے حوالے درست ثابت ہوئے۔ کیونکہ تھوڑی دیر بعد کاؤنٹر کی سائیڈ راہداری سے ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ہال کی طرف پہنچا۔ اور عمران اس کے آنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ یہی زرکان ہوگا۔

"کون ہے" ——— اس نے کاؤنٹر کلرک سے کہا اور کاؤنٹر کلرک نے عمران کی طرف اشارہ کر دیا۔

"زرکان! ——— باہر کار میں مادام خود موجود ہیں ——— خاموشی سے باہر آجاؤ" ——— عمران نے بڑے پُراسرار انداز میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ مادام کی موجودگی کی بات کاؤنٹر کلرک سے

ابھی چھپانا چاہتا ہو۔

"اوہ! ——— مگر تم ——— میں نے پہلے تو تمہیں نہیں دیکھا" ——— زرکان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن اس کے قدم بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے تھے۔

عمران نے جان بوجھ کر اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ البتہ اس نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اس بات کا جواب اُسے مادام ہی دے گی۔ ہال سے باہر نکل کر عمران نے اپنی کار کی طرف اشارہ کیا جس کی سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی نظر آ رہی تھی۔

"یہ تو ———" زرکان کے لہجے میں یقین نہ آنے والی حیرت تھی۔

"تم جا کر پوچھ لو" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر جیسے ہی زرکان کار کے قریب پہنچا۔ عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر پچھلا دروازہ اس طرح کھول دیا جیسے وہ چاہتا ہو کہ زرکان کار کے اندر بیٹھ کر بات کرے۔

"لیکن میں ———" زرکان کا دماغ شائد ابھی تک اپنے آپ کو حقیقت سے ایڈجسٹ نہ کر سکا تھا کہ عمران کا ہاتھ یکلخت حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی زرکان یوں اچھل کر اندر سیٹ پر جا گرا جیسے عمران نے کسی آدمی کی بجائے کسی گیند کو اندر اچھالا ہو۔ اور عمران بھی اندر ساتھ ہی گھس گیا۔ دوسرے لمحے زرکان کا سر ٹکرایا اور وہ ابھی سیدھا بھی نہ ہو پایا تھا کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر کسی گھونسے کی صورت میں آگے بڑھا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے زرکان کی کنپٹی پر پڑا اور سیدھا ہوتا ہوا زرکان یکلخت واپس گرا اور ساتھ ہی اس کا جسم یکلخت

بے حس و حرکت ہو گیا۔

"اس کا خیال رکھنا" ——— عمران نے باہر نکلتے ہوئے جولیا سے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ جولیا نے پہلے ہی ریوالور نکال لیا تھا اور وہ پیچھے کی طرف مڑ گئی تھی۔

عمران نے باہر نکل کر دروازہ بند کیا اور پھر وہ گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور دوسرے لمحے اس کی کار تیزی سے گھوم کر سڑک پر چڑھی اور آگے بڑھتی گئی۔

زرکان پچھلی سیٹ پر آڑے ترچھے انداز میں بیہوش پڑا ہوا تھا۔ یہ عمران کی ہی ذہانت تھی کہ وہ اس قدر ہجوم میں سے زرکان کو اس طرح اغوا کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی تھی۔

"اب اسے کہاں لے جانا ہے" ——— ؟ جولیا نے پوچھا۔

"دیکھتی جاؤ" ——— عمران نے جواب دیا اور پھر اگلے چوک سے اس نے کار دائیں طرف جانے والی سڑک پر موڑ دی۔ یہ وہی سڑک تھی جس پر جنگیر کا فارم ہاؤس تھا۔ اور پھر سائیڈ روڈ سے بڑھتے ہوئے اس کی کار فارم ہاؤس تک پہنچ گئی۔

عمران نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ دوڑتا ہوا فارم ہاؤس کی طرف بڑھا۔ فارم ہاؤس کا پھاٹک بند تھا۔ عمران کو یقین تھا کہ ابھی یہ فارم ہاؤس خالی ہی پڑا ہو گا۔ اس لئے وہ زرکان کو یہیں لے آیا تھا۔ لیکن پھر بھی احتیاطاً اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ اندر کہیں گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی لیکن کوئی ردعمل نہ ہوا تو عمران نے آگے بڑھ کر پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کو دبایا تو وہ کھل گئی۔ اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ

گئی۔ وہ خود ہی کھڑکی کھول کر باہر آیا تھا جب وہ ٹائیگر کے ساتھ چیکنگ کے لئے آیا تھا۔ اور تب سے یہ کھڑکی کھلی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کے بعد ابھی تک فارم ہاؤس میں کوئی نہیں آیا۔ عمران نے اندر داخل ہو کر پھاٹک کھولا اور پھر باہر آ گیا۔

"تم لوگ اِدھر اُدھر ہو کر نگرانی کرو گے" ——— عمران نے اونچی آواز میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود کار میں بیٹھ کر کار اندر لیتا گیا برآمدے کے سامنے کار روک کر وہ نیچے اترا۔ اس بار جولیا بھی نیچے آ گئی۔

"پھاٹک کے پٹ بھیڑ دو ——— لاک کرنے کی ضرورت نہیں ——— میں اسے اندر لے جاتا ہوں" ——— عمران نے جولیا سے کہا اور پھر جھک کر اس نے پچھلی سیٹ پر بیہوش پڑے ہوئے زرکان کو باہر گھسیٹا اور اسے اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔ جولیا پھاٹک کی طرف بڑھ گئی تھی۔

عمران بیہوش زرکان کو اٹھائے ایک بڑے کمرے میں آ گیا۔ اس نے زرکان کو ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ اور پھر اسے ایک کونے میں پڑی ہوئی رسی کا ڈھیر نظر آ گیا۔ وہ تیزی سے ادھر بڑھا اور اس نے پہلے رسی کی مدد سے زرکان کے ہاتھ پشت پر کر کے اس کی کلائیاں باندھیں اور پھر اس کے جسم کو کرسی سے اچھی طرح باندھ کر اس نے باقی رسی سے اس کے پیروں کو بھی باندھ دیا۔ جولیا اس دوران واپس آ چکی تھی۔

"لمبے تشدد کا منصوبہ ہے" ——— جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"نہیں ——— منصوبہ تو مختصر ہے ——— لیکن نجانے اس زرکان کی طبیعت کیسی ہے۔ اس لئے احتیاطاً میں نے اسے باندھ دیا ہے" ——— عمران

نے مسکراتے ہوتے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ چٹاخ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا۔ عمران کا بھرپور تھپڑ زرکان کے چہرے پر پڑا تھا۔ پہلے تھپڑ کی گونج ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران نے دوسرا تھپڑ جڑ دیا اور اس بار زرکان کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کے ہونٹوں کے کونوں سے خون کی پتلی سی لکیر بہہ نکلی تھی۔

"کک۔۔کک۔۔کون ہو تم" ۔۔۔ زرکان نے ہوش میں آتے ہی متوحش نظروں سے عمران اور جولیا کے ساتھ ساتھ کمرے اور اپنے بندھے ہوئے جسم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"عزرائیل کا نمائندہ ۔۔۔ جانتے ہو عزرائیل کون ہے" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو ۔۔۔ اور وہ مادام! ۔۔۔ اوہ! تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے" ۔۔۔ زرکان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اب اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر سنبھل گیا ہے اور اس کے اتنی جلد سنبھل جانے سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ خاصا سخت آدمی ثابت ہوگا۔

"سنو زرکان! ۔۔۔ مجھے مادام لوسیا کی رہائش گاہ کا پتہ چاہیئے" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام لوسیا! ۔۔۔ میں تو نہیں جانتا کسی مادام لوسیا کو" ۔۔۔ زرکان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں ۔۔۔ اگر تم نہیں جانتے تو پھر تم ہمارے لئے فضول ہو ۔۔۔ اور میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس نے ریوالور سیدھا کیا دوسرے ہاتھ سے جھٹکا

دے کر اس کا چیمبر کھولا جیسے گولیوں کی تعداد چیک کر رہا ہو۔ اور پھر چیمبر بند کر کے اس نے بڑے سرد مہر سے انداز میں ریوالور کی نال زرکان کی دونوں آنکھوں کے درمیانی جگہ پر رکھی اور زرکان کی آنکھیں تیزی سے پھٹنے لگیں۔

"ٹھہرو ۔۔۔ ٹھہرو ۔۔۔ میں جانتا ہوں" ۔۔۔ زرکان کا اعتماد جواب دے گیا تھا۔

"چلو ٹھہر گیا ۔۔۔ اب بتاؤ اس کا پتہ" ۔۔۔ عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا۔

"مجھے پتہ معلوم نہیں ۔۔۔ وہ بس مجھے فون کرتی ہیں" ۔۔۔ زرکان ایک بار پھر سنبھل گیا تھا۔

"اگر تم اپنے ساتھی پوش نگر کے کوبرا اور اس کے چھ ساتھیوں کی لاشیں دیکھ لیتے تو شاید سچ بولنے کا فیصلہ کر لیتے ۔۔۔ لیکن اب مجھے پھر ایک سو چالیس گولیاں تمہارے جسم میں ڈالنا پڑیں گی ۔۔۔ دراصل میرا مسئلہ ہے کہ میں جب کسی کو مارتا ہوں تو ایک سو چالیس گولیوں سے کم پر راضی نہیں ہوتا ۔۔۔ اور تم خود سوچو کہ ایک سو چالیسویں گولی کھا کر آدمی ہلاک ہوتا ہے تو ایک سو انتالیس گولیوں سے اس کے جسم کا کیا حشر ہوگا" ۔۔۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"جب میں جانتا ہی نہیں ہوں تو ۔۔۔" زرکان نے کہا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور زرکان کے حلق سے چیخ نکلی۔ گولی اس کے بازو پر پڑی تھی۔

"ابھی سے ۔۔۔ ابھی تو گنتی شروع ہوئی ہے" ۔۔۔ عمران نے

کہا اور دوسری گولی زرکان کی کلائی پر پڑی۔ اور پھر واقعی عمران پر جیسے وحشت کا دورہ سا پڑ گیا ہو۔ وہ ایک قطار کی صورت میں بازو پر گولیاں برسائے جا رہا تھا۔ اور زرکان بیہوش بھی ہوا لیکن اگلی ہی گولی اُسے پھر ہوش میں لے آئی۔ اور پھر جب آٹھویں گولی ران میں لگی تو زرکان بری طرح چیخ پڑا۔ اس کا پورا جسم پسینے میں ڈوب گیا تھا۔

"بب۔۔ بتاتا ہوں۔۔ جے جے کالونی۔۔۔ کوٹھی نمبر بتیس"۔۔۔ زرکان نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اگلی گولی نے اس کی پیشانی میں سوراخ کر دیا۔ اور عمران ایک جھٹکے سے واپس مڑا اور دروازے کی طرف اس طرح بڑھ گیا جیسے اس نے کسی انسان پر نشانہ بازی کرنے کی بجائے کسی ریت کی بوری پر فائرنگ کی ہو۔ اس کا چہرہ اس قدر سخت تھا کہ جولیا کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ یہ عمران کا ہی چہرہ ہے۔ اس نے بے اختیار جھرجھری لی اور عمران کے پیچھے دروازے کی طرف مڑ گئی۔

عمران نے فارم ہاؤس سے نکل کر مخصوص انداز میں ہارن دیا تو فارم کی دونوں سائیڈوں پر چھپی ہوئی کاریں آگے بڑھ آئیں اور عمران انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا ہوا کار کو آگے بڑھا لے گیا۔

"تم نے واقعی حیرت انگیز ذہانت سے سارا منصوبہ مکمل کر لیا ہے لوسیا"۔۔۔۔ صوفہ نما کرسی پر بیٹھے ہوئے بھاری جسم کے غیر ملکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس!۔۔۔ ویسے یہ ملک انتہائی پسماندہ ہے اور یہاں کے لوگ انتہائی احمق ہیں۔۔۔۔ اس لئے مجھے کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا"۔۔۔۔ سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی لوسیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ چیف باس تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچا تھا۔ وہ چونکہ خصوصی چارٹرڈ طیارے سے آیا تھا اس لئے وہ جلد پہنچ گیا تھا۔ جب کہ جس ٹیم کو وہ ساتھ لے کر آ رہا تھا وہ عام جہاز سے آ رہے تھے۔ اور ان کے یہاں پہنچنے میں ابھی چھ گھنٹے رہتے تھے۔

"وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے تو پھر نظر نہیں آئے"۔۔۔۔؟ باس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں باس! ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ میرے سنڈر اور گروپ کا خاتمہ کر دینے کے بعد وہ خاموش ہو گئے ہیں ۔۔۔ ویسے بھی وہ کسی صورت ہم تک نہیں پہنچ سکتے ۔۔۔ ہم نے کام ہی ایسا کیا ہے ۔۔۔ سب کچھ قدرتی طریقے سے ہوا ہے ۔۔۔ البتہ یہ سپیشل ایجنسی والی بات میری سمجھ میں نہیں آئی ۔۔۔ آخر وہ جیولری کیوں حاصل کرنا چاہتے تھے" ۔۔۔ لوسیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے انہیں کہیں سے مخبری ہو گئی ہو ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ ٹن تھاونڈر بھی چاہے جبی اسی چکر میں پڑا ہو گا اور وہیں سے انہیں جیولری کے بارے میں علم ہوا ہو گا" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس! ۔۔۔ ویسے اب ہمیں ٹی ٹو کو کسی اور شکل میں باہر نکالنا ہو گا ۔۔۔ اب یہ جیولری والا سلسلہ غلط ہو گیا ہے" ۔۔۔ لوسیا نے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ لیکن تم فکر نہ کرو ۔۔۔ اب ٹی ٹو مکمل طور پر شروع سے ہمارے ہاتھ آ گیا ہے اس لئے اب یہ کوئی پرابلم نہیں ہے۔ پہلے چونکہ ہمیں صرف جیولری کی شیپ میں ہی یہ مل سکتا تھا اس لئے یہ سلسلہ ہی اپنانا پڑا ۔۔۔ میں نے پوری پلاننگ سیٹ کر لی ہے" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا، سائیڈ میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون بج اٹھا اور لوسیا چونک کر اٹھی اور اس نے میز کے قریب جا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ مادام لوسیا نے جان بوجھ کر اپنا نام نہ بتایا۔

"میں زرکان کا نمبر ٹو ریگمر بول رہا ہوں ۔۔۔ مادام لوسیا سے بات

کرائیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

"یس! ۔۔۔ میں لوسیا بول رہی ہوں ۔۔۔ زرکان کہاں ہے"؟ مادام لوسیا نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام! ۔۔۔ میں نے اسی لئے کال کی ہے ۔۔۔ باس زرکان جوئے خانے میں تھے کہ انہیں کاؤنٹر سے ایک کال ملی اور وہ کسی کو بتلائے بغیر باہر چلے گئے ۔۔۔ جب وہ کافی دیر تک واپس نہ لوٹے تو میں نے کاؤنٹر کلرک سے معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ ایک مقامی آدمی آیا تھا اس نے مادام لوسیا کا حوالہ دے کر باس کو باہر بلایا تھا اور باس اس کے ساتھ چلے گئے ہیں ۔۔۔ کاؤنٹر کلرک نے یہ بھی بتایا کہ باس اُسے پہچانتے نہ تھے۔ تو میں چونک پڑا اور پھر میں نے باہر آ کر معلومات کیں تو مجھے ایک سٹال والے نے بتایا کہ تین کاریں آئی تھیں ۔۔۔ جن میں سے ایک کار میں ایک غیر ملکی لڑکی بیٹھی تھی ۔۔۔ جب کہ باقی دو کاروں میں مقامی آدمی تھے ۔۔۔ اور باس زرکان کو اس لڑکی والی کار کی پچھلی سیٹ پر اس طرح بٹھایا گیا جیسے زبردستی کی گئی ہو ۔۔۔ اور پھر کاریں واپس چلی گئیں ۔۔۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ آپ کو کال کر دوں"۔ ریگمر نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔ میں نے اگر زرکان سے بات کرنی ہوتی تو میں فون بھی کر سکتی تھی ۔۔۔ تم فوراً معلوم کرو کہ زرکان کہاں ہے" ۔۔۔ مادام لوسیا نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار تھے۔

"کیا بات ہے" ——— ؟ چیف باس بھی لوسیا کی بات سن کر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا خیال ہے کہ زرکان کو زبردستی اغوا کیا گیا ہے ——— اور اغوا کرنے والے مقامی اور غیر ملکی لڑکی ہے ——— لیکن کون ایسا کر سکتا ہے" ——— لوسیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— اوہ! ——— یہ یقیناً اس سپیشل ایجنسی کا کام ہو گا۔ انہوں نے وہاں گھاٹ پر کوئی آدمی لازماً ڈھونڈ نکالا ہو گا جو زرکان کو جانتا ہو گا۔ آخر زرکان یہاں کا مقامی آدمی ہے ——— اور اب وہ لوگ یقیناً اس سے تمہارا پتہ معلوم کریں گے ——— تمہیں خیال رکھنا چاہیئے تھا ——— مقامی آدمیوں کا میک اپ کر لینا چاہیئے تھا ——— اور سنو! ——— ہمیں اب فوراً یہ جگہ چھوڑ دینا چاہیئے ——— ابھی اور اسی وقت" ——— چیف باس نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں باس! ——— لیکن مجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ کون لوگ ہیں" ——— لوسیا نے کہا اور پھر جلدی سے اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس" ——— دوسرے لمحے دروازے پر رابرٹ نمودار ہو گیا۔

"رابرٹ! ——— ہماری اس کوٹھی پر کسی بھی لمحے ریڈ ہو سکتا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ ریڈ کرنے والے بچ کر نہ جائیں ——— ایک بھی بچ کر نہ جائے ——— میں اپنے تحفظ کے ساتھ ساتھ انہیں زندہ گرفتار کرنا چاہتی ہوں" ——— لوسیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام! ——— زندہ والی بات تو شاید ممکن نہ ہو ——— البتہ ساتھ

والی کوٹھی بھی ہمارے پاس ہے ——— ہم خفیہ راستے سے اُدھر منتقل ہو سکتے ہیں" ——— رابرٹ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس زیرو ریز گن تو ہے ——— تم نے بتایا تھا مجھے" ——— لوسیا نے کہا۔

"اوہ یس مادام! ——— زیرو ریز گن ہے اور نہ صرف ایک ہے بلکہ دس ریز گنیں ہیں ہمارے پاس" ——— رابرٹ نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— جلدی سے مجھے اور چیف باس کو ساتھ والی کوٹھی میں شفٹ کرو ——— اور پھر وہ ریز گنیں ہمیں لا دو ——— جلدی فوراً" ——— لوسیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس مادام! ——— آیئے" ——— رابرٹ نے کہا اور پھر تیزی سے ایک طرف کو مڑا۔

"رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے لوسیا" ——— چیف باس نے کہا۔

"اوہ نہیں باس! ——— ایسی کوئی بات نہیں ——— لوسیا کے لئے کوئی رسک نہیں ہو سکتا ——— آیئے" ——— لوسیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر چیف باس اور مادام لوسیا دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے رابرٹ کے پیچھے دوڑتے ہوئے ایک راہداری میں آئے۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ رابرٹ نے دروازہ کھولا تو سامنے سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دیں۔ سیڑھیاں اتر کر وہ سب ایک تہہ خانے میں پہنچے

اور پھر رابرٹ نے ایک دیوار میں میکنزم کے ذریعے خفیہ دروازہ کھولا اور چیف باس اور مادام لوسیا کو دوسری طرف جانے کا اشارہ کیا۔ اور وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچے تو وہ واقعی ساتھ والی کوٹھی میں موجود تھے۔

تھوڑی دیر بعد رابرٹ بھی اپنے چار ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا۔ ان کے ہاتھوں میں ایک ایک ریز گن موجود تھی۔

"یہ لیجئے زیرو ریز گنیں ——— میں ضروری سامان شفٹ کرا دوں" رابرٹ نے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں سامان شفٹ کرنے کی ——— زیرو ریز گن سے میں انہیں بےبس کر دوں گی ——— اور سنو! ——— تم سب بدستور اس کوٹھی میں رہو ——— وہ لوگ یقیناً مجھے تلاش کرنے آئیں گے۔ اور جب مجھے نہ پائیں گے تو وہ لازماً تمہیں پکڑ کر تم پر تشدد کرنے کی کوشش کریں گے ——— اور ایسا ہوتے ہی میں ان پر ریز گن فائر کر دوں گی ——— لیکن تم اکیلے اندر رہنا ——— تمہارے تمام ساتھی باہر چلے جائیں اور نگرانی کریں گے تاکہ اگر کوئی باہر رہ جائے تو یہ مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دیں گے" ——— لوسیا نے تیز تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام! ——— جیسے آپ کا حکم" ——— رابرٹ نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو واپس چلنے کا حکم دیا اور وہ تیزی سے کوٹھی کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"آخر تم یہ رسک کیوں لینا چاہتی ہو" ——— ؟ چیف باس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"آپ بےفکر رہیں باس! ——— میں نے یہاں کے لوگوں کو چیک کر لیا ہے ——— وہ بالکل ہی احمق لوگ ہیں ——— میں ان کا تماشہ دیکھنا چاہتی ہوں۔ ویسے بھی اگر انہیں ٹریپ نہ کیا گیا اور کوٹھی خالی ہوئی تو پھر وہ لوگ مستقل ہمارے پیچھے لگے رہیں گے اور ہمارا سارا پروگرام ہی گڑبڑ ہو جائے گا" ——— لوسیا نے بڑے مطمئن انداز میں کہا اور چیف باس کندھے اچکا کر خاموش ہو گیا۔

رابرٹ واپس جا چکا تھا۔ ظاہر ہے درمیانی خفیہ راستہ بھی بند کر دیا گیا ہو گا۔

"آئیے باس! ——— دوسری منزل کے ایک کمرے سے ہم آسانی سے کوٹھی کا صحن اور بیرونی منظر دیکھ سکتے ہیں" ——— لوسیا نے کہا اور پھر وہ چیف باس کو ساتھ لئے دوسری منزل پر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

عمران نے کار جے بے کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ کر ایک سائیڈ پر روک دی اور خود باہر آگیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی نکل آئی۔ چند لمحوں بعد صفدر اور صدیقی کی کاریں بھی وہاں پہنچ گئیں اور وہ بھی عمران اور جولیا کو کار سے باہر دیکھ کر خود بھی باہر آگئے۔

"سنو! ——— ہم نے اس کالونی کی کوٹھی نمبر بتیس پر ریڈ کرنا ہے ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم سلور ہینڈز کی مادام لوسیا ہمارا ٹارگٹ ہے ——— اب میری بات غور سے سنو! ——— مادام لوسیا کو یقیناً علم نہ ہوگا کہ کوٹھی پر ریڈ ہو رہا ہے ——— اس لئے وہ اپنی جگہ مطمئن ہوگی ——— اور نجانے اس کوٹھی میں کتنے افراد ہوں۔ اس لئے میں اور جولیا ماسک میک اپ کر کے کوٹھی کے اندر جائیں گے ——— اور تم لوگ باہر سے نگرانی کرنا ——— اگر ضرورت پڑی تو میں تمہیں ریڈ کاشن دے کر بلا لونگا" ——— عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اس مادام لوسیا کو زندہ پکڑنا چاہتے ہو" ——— جولیا نے کہا۔

"ہاں! ——— اور یہ ضروری ہے ——— اس سے ہم سلور ہینڈز کی تنظیم اور اس کے چیف باس کے متعلق تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد اس تنظیم کا مکمل خاتمہ آسان ہو جائے گا ——— میں اس سارے قضیے کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنا چاہتا ہوں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن قضیہ کیا ہے ——— کچھ اس کا بھی تو پتہ چلے" ——— صفدر نے کہا۔

"یہ منشیات کا چکر ہے۔ اتنا تو تمہیں معلوم ہے ——— باقی تفصیلات اپنے باس سے پوچھ لینا ——— اگر میں نے تمہیں تفصیل بتانی شروع کر دی تو پھر مجھے یہاں ثالثی عدالت لگانی پڑے گی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ثالثی عدالت! ——— کیا مطلب" ——— ؟ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا! ——— تمہیں اس سے واسطہ نہیں پڑا ——— اس لئے تم اس کا مطلب نہیں سمجھ سکتیں ——— یہ شوہر اور بیوی کے درمیان ہونے والے قضیے نمٹانے کے لئے لگائی جاتی ہے" ——— عمران نے جواب دیا اور اس بار اس کے ساتھی مسکرا دیئے۔

"تم پر پھر دورہ پڑنے لگا ہے" ——— جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دورہ پڑنے پر ہی تو یہ عدالت لگائی جاتی ہے ۔۔۔ بہرحال صفدر تم پہلے جا کر کوٹھی نمبر بتیس کا جائزہ لو ۔۔۔ ہو سکتا ہے انہوں نے باقاعدہ طور پر نگرانی کا انتظام کیا ہو ۔۔۔ میں اور جولیا اس دوران میک اپ کر لیتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"تم کس قسم کا میک اپ کرنا چاہتے ہو ۔۔۔ کیا وہ مادام لوسیا تمہیں پہچانتی ہے ۔۔۔؟" جولیا نے پوچھا۔

"پہچاننے والا مسئلہ نہیں ہے ۔۔۔ میں اندر داخل ہونے اور مادام لوسیا سے ملنے کے لئے میک اپ کرنا چاہتا ہوں ۔۔۔ ہم نے ناران کے باشندوں جیسا میک اپ کرنا ہے تاکہ اپنے ہی ملک کے لوگوں کو دیکھ کر اس کا جذبہ ہم وطنی جاگ پڑے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر وہ دوبارہ کار کے اندر بیٹھ گیا۔ اس نے سیٹ کے نیچے موجود باکس سے میک اپ باکس نکالے اور پھر سب سے پہلے اس نے اپنے چہرے اور سر پر ماسک چڑھا کر انہیں بیک مر کی مدد سے ایڈجسٹ کیا۔ اب وہ شکل ۔ نقوش اور رنگت کے لحاظ سے واقعی ناران کا ایک باشندہ لگ رہا تھا۔ اس کے بعد جولیا کا میک اپ بھی اس نے خود کیا اور ہر طرف سے مطمئن ہو کر وہ باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ کار کا پچھلا دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہو کر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ میرے خیال میں کوٹھی کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے ۔۔۔ میں نے چار غیر ملکیوں کو تو مارک کیا ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ کیا وہ ناران کے باشندے تھے ۔۔۔ جیسے اس وقت ہم ہیں" ۔۔۔؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ بالکل وہ آپ جیسے تھے" ۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اب میری بات سن لو ۔۔۔ میں اور جولیا کار میں اندر جائیں گے ۔۔۔ جب کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت باہر رہو گے ۔۔۔ اور جب میں ریڈ کاشن دوں گا ۔ تب تم نے سب سے پہلے ان نگرانی کرنے والوں پر قابو پانا ہے پھر اندر آنا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر ان نگرانی کرنے والوں پر ہم پہلے قابو پا لیں تب آپ اندر جائیں ۔۔۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ عین موقع پر کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے ۔۔۔ لیکن کس طرح اگر اندر والے چونک پڑے تو ۔۔۔؟" عمران نے جواب دیا۔

"نہیں ۔۔۔ میں نے ان کی پوزیشنیں چیک کی ہیں ۔۔۔ ان پر آسانی سے قابو پایا جا سکتا ہے ۔۔۔ وہ ایک زیر تعمیر کوٹھی کی دیوار کی اوٹ میں اکٹھے موجود ہیں" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے ۔۔۔ جاؤ پہلے ان کا بندوبست کر آؤ ۔۔۔ اور سنو ۔۔۔ واپس یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔ واچ ٹرانسمیٹر پر کاشن دے دینا ۔۔۔ ہم یہاں سے چل پڑیں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اتر گیا۔

"عمران! — ایک بات تو بتاؤ" —— صفدر کے جانے کے بعد جولیا نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک بات — کیا مطلب! —— ایک سے زیادہ بتانے کی اجازت نہیں ہے" —— عمران نے چونک کر جواب دیا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی

"نہیں! — فی الحال ایک بات" —— جولیا نے دوبارہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا پوچھو! — لیکن تم بھی ایک ہی بات پوچھنا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے محسوس کیا ہے کہ تم جلد ہی کسی لڑکی سے شادی کرنے والے ہو —— اور وہ بھی اپنی کسی رشتہ دار لڑکی سے —— میں صرف اتنا پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ لڑکی کون ہے" —— جولیا کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"تم نے محسوس کیا ہے —— واہ! بہت خوب" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا" —— جولیا نے کہا۔

"جواب تو دے دیا ہے اور کیا بتاؤں" —— عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں — واضح طور پر بتاؤ" —— جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"تم نے خود واضح بات نہیں کی —— یہ لفظ محسوس تو بڑا وسیع لفظ ہے" —— عمران نے بات ٹالنے کے سے انداز میں جواب دیا۔

"میں نے لفظ محسوس اس لئے استعمال کیا ہے کہ تمہارا رویہ مجھ سے یکلخت بدل گیا ہے —— پہلے تم بات بات پر مذاق کرتے تھے —— گو یہ مذاق مجھے بے حد برا محسوس ہوتا تھا —— لیکن اب کافی دنوں سے تمہارا رویہ بدلا ہے تو مجھے یوں محسوس ہونے لگا ہے جیسے تم اس بارے میں کوئی فیصلہ کر چکے ہو —— اور میں تمہارے خاندانی رسم و رواج کو بھی جانتی ہوں —— تمہاری والدہ لازماً اپنے ہی خاندان کی کسی لڑکی کو اپنے اکلوتے بیٹے کی بیوی بنانا چاہتی ہوں گی" —— جولیا کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"تم چونکہ بے حد سنجیدہ ہو گئی ہو —— اس لئے میں بھی تمہیں سنجیدگی سے جواب دے رہا ہوں —— تم ہر لحاظ سے ایک اچھی لڑکی ہو۔ لیکن مس جولیا نافٹز واٹر صاحبہ! —— ہماری زندگیاں ملک و قوم کی خاطر وقف ہیں ہمارا ہر سانس ملک کی امانت ہے اور جس نہج پر ہماری زندگیاں گذر رہی ہیں یا گذریں گی —— اس سٹیج پر ہمارے ذاتی احساسات و جذبات کوئی حیثیت نہیں رکھتے —— اس لئے میں اس زندگی میں شادی جیسے بکھیڑے پالنے کا قطعی قائل نہیں ہوں —— یہ ان لوگوں کا کام ہے جو کم از کم سیکرٹ سروس سے متعلق نہیں ہیں —— اور پھر ہم میں سے کسی کی زندگی کا چراغ صرف ایک گولی کا مرہونِ منت ہے۔ اور یہ گولیاں ہر لمحے ہمارے ارد گرد برستی رہتی ہیں —— باقی رہی مذاق کرنے والی بات —— تو دراصل یہ مذاق صرف ذہن کو ہلکا پھلکا رکھنے اور کارکردگی میں سنجیدگی کی گرد جھاڑنے کے لئے ہوتا تھا —— میرا قطعاً یہ مقصد نہیں، بلکہ میں تمہارے یا کسی اور کے جذبات و احساسات

کو مجروح کر دوں ـــــ لیکن جب چیف باس ایکسٹو نے مجھے بتایا کہ میرا یہ مذاق تمہارے جذبات و احساسات کو مجروح کر رہا ہے تو میں نے ناک سے سات لکیریں نکالی ہیں ـــــ اور اگر کہو تو تمہارے سامنے آٹھویں لکیر بھی نکال سکتا ہوں" ـــــ عمران جواب کے آغاز میں تو بیحد سنجیدہ تھا لیکن آخر میں آ کر اس کی زبان پھر غیر سنجیدگی کی طرف مائل ہونے لگی۔

"مطلب ہے کہ تم اب ہم سے وہ خواب بھی چھین لینا چاہتے ہو جو ہماری پتھریلی زندگی میں کبھی کبھی پھول کھلا دیتے ہیں ـــــ ٹھیک ہے تمہاری مرضی" ـــــ جولیا نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"واہ! ـــــ کیا خوبصورت ڈائیلاگ ہے ـــــ کونسے ناول میں پڑھا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"یہ ڈائیلاگ نہیں ـــــ حقیقت ہے" ـــــ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ابھی تو تم خواب کہہ رہی تھیں" ـــــ عمران نے چونک کر کہا اور جولیا نے بجائے جواب دینے کے کار کا دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی اور عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

اسی لمحے عمران کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں تو اس نے چونک کر ریسٹ واچ کا بٹن باہر کھینچ لیا اور اس کے ساتھ ہی ڈائل پر سرخ رنگ کا ہندسہ جلنے بجھنے لگا۔

"یس عمران اٹنڈنگ ۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب! ـــــ ہم نے چاروں کو ایڈجسٹ

کر لیا ہے اور خود بھی پوزیشنیں سنبھال لی ہیں ـــــ لیکن ایک بات اور میں بتانا چاہتا ہوں ـــــ میں نے محسوس کیا ہے کہ ساتھ والی ملحقہ کوٹھی جس کا نمبر اکتیس ہے اس کی دوسری منزل کے ایک کمرے میں ایک غیر ملکی عورت اور ایک غیر ملکی مرد موجود ہیں ـــــ غیر ملکی عورت کے ہاتھوں میں ایسی گن ہے جیسے ریز گن ہوتی ہے ـــــ اور اس کی نظریں بھی کوٹھی نمبر بتیس پر جمی ہوئی ہیں ۔ اوور" ـــــ صفدر نے کہا۔

"اوہ! ـــــ آج شائد محسوسات کا عالمی دن منایا جا رہا ہے ـــــ پہلے جولیا نے بھی یہی کہا ہے کہ اس نے محسوس کیا ہے ـــــ اور اب تم بھی محسوس کر رہے ہو ۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے اسے صفدر کا ہلکا سا قہقہہ سنائی دیا۔

"مس جولیا نے جو محسوس کیا ہو گا وہ میں جانتا ہوں ـــــ البتہ میں نے جو محسوس کیا ہے وہ بھی درست ہی ہے ـــــ گو اس کوٹھی کی دوسری منزل کے کمرے کے شیشے ٹینٹڈ ہیں لیکن جب مجھے شک ہوا تو میں نے اس کا بغور جائزہ لیا ہے ۔ اوور" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے بھی درست محسوس کیا ہے ـــــ اب سارا کھیل مجھے بھی محسوس ہونے لگا ہے ـــــ یہ غیر ملکی عورت یقیناً مادام لوسیا ہو گی۔ اور اسے یقیناً ہماری آمد کی اطلاع مل گئی ہے اس لئے وہ ریز گن لئے ہماری محسوسات کو منجمد کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہے ـــــ تم ایسا کرو کہ کوٹھی نمبر بتیس کے ساتھ ساتھ اکتیس کی نگرانی بھی کرو ۔ اب میں پہلے کوٹھی نمبر اکتیس کو محسوس کروں گا ۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ! ___ میں سمجھ گیا ___ پہلے آپ کوٹھی نمبر اکتیس پر ریڈ کرنا چاہتے ہیں ___ اس کی عقبی طرف کھلی ہوئی ہے۔ اوور" ___ صفدر نے جواب دیا۔

"اوکے! ___ ان محسوسات کا شکریہ! ___ اوور اینڈ آل" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واچ ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اپنا میک اپ صاف کرنا شروع کر دیا۔

"کیا کر رہے ہو ___ میک اپ کیوں صاف کر رہے ہو" ___ جولیا نے کار میں بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے محسوس کیا ہے کہ ___" عمران نے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں اسے ٹوک دیا۔

"سنو عمران! ___ تمہیں میرا مذاق اڑانے کا کوئی حق نہیں پہنچتا" ___ جولیا کا لہجہ واقعی بے حد غصیلا تھا۔

"بالکل یہی بات میں نے محسوس کی تھی تو تم ناراض ہو گئیں ___ بہرحال صفدر کی کال سے صورت حال بدل گئی ہے ___ کوٹھی نمبر بتیس میں ہمارے لئے جال بچھایا گیا ہے ___ اس لئے اب پروگرام بدل دیا ہے میں نے" ___ عمران نے جواب دیا۔

"تو میں بھی میک اپ ختم کر دوں" ___ جولیا نے کہا۔

"ہاں" ___ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور جولیا نے بھی ماسک اتارنا شروع کر دیا۔ اور عمران کار آگے بڑھا لے گیا۔ پھر اس نے کوٹھی نمبر اکتیس کی سائیڈ روڈ پر کار موڑ دی۔ اور اسے بڑے اطمینان سے چلاتا ہوا اس کے عقب میں لے گیا۔ ادھر چھوٹی سڑک تھی۔ عمران نے کار

آگے جا کر ایک زیر تعمیر کوٹھی کی عقبی دیوار کے ساتھ روکی اور پھر کار سے نیچے اتر آیا۔

"آؤ" ___ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی نیچے اتر آئی۔

کوٹھی نمبر اکتیس کی عقبی دیوار خاصی نیچی تھی۔ اور دوسری منزل کی اس طرف کوئی کھڑکی بھی نہ تھی اس لئے عمران جولیا سمیت بڑے اطمینان سے چلتا ہوا عقبی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں اس دیوار کو پار کر کے کوٹھی کے اندر پہنچ گئے۔ چند لمحے دیوار کے ساتھ دبک کر انہوں نے دیوار سے کودنے کا ردعمل چیک کیا اور پھر عمران تیزی سے آگے بڑھ گیا جولیا اس کے پیچھے تھی۔

کوٹھی کی عقبی طرف پانی کے پائپ اوپر چھت تک جا رہے تھے چنانچہ عمران ایک پائپ کی طرف بڑھا اور پھر وہ کسی پھرتیلے بندر کی طرح اوپر چڑھتا گیا۔ ظاہر ہے جولیا نے بھی اس کی پیروی کی۔ اور چند لمحوں بعد وہ دونوں یکے بعد دیگرے چھت پر پہنچ گئے۔

"صرف کناروں پر آہستہ چلنا ___ نیچے وہ لوگ موجود ہیں۔ انہیں پیروں کی دھمک محسوس نہیں ہونی چاہیئے" ___ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے ___ میں جانتی ہوں" ___ جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ___ اچھا اچھا! ___ میں بھول گیا تھا کہ تم محسوس کر سکتی ہو" ___

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا نے ہونٹ دبا لیے۔ اب وہ اس لمحے کو پچھتا رہی تھی جب اس نے عمران سے بات کی تھی کیونکہ اب عمران ایک نئے انداز سے اُسے مسلسل زچ کرنے پر تل گیا تھا سیڑھیوں کے دروازے سے نکل کر وہ انتہائی احتیاط سے سیڑھیاں اُترتے ہوئے نیچے پہنچے اور پھر ان کے کانوں میں کسی کے باتیں کرنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران نے جیب سے ریوالور نکالا اور آہستہ آہستہ راہداری میں چلتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھنے لگا جہاں سے باتیں کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ جولیا بھی اب بے حد محتاط ہو گئی تھی۔ دروازہ بند تھا لیکن اس کی سائیڈ میں موجود کھڑکی کے پٹ کھلے ہوئے تھے۔ اور عمران نے کھڑکی کے پاس رک کر آہستہ آہستہ سر آگے بڑھایا کمرے میں ایک عورت اور مرد موجود تھے۔ اور دونوں کی ان کی طرف سائیڈ تھی۔ اور ان کی نظریں دوسری طرف جمی ہوئی تھیں۔

"میرا خیال ہے لوسیا ــــ وہ لوگ زرکان سے یہاں کا پتہ معلوم نہیں کر سکے ــــ ورنہ اب تک لازماً وہ یہاں پہنچ جاتے" ــــ اس مرد نے قدرے تیز آواز میں کہا۔

"مجھے بھی اب یہی محسوس ہونے لگا ہے چیف باس" ــــ اس لڑکی نے جواب دیا۔

"یہ بھی محسوس کر رہی ہے" ــــ عمران نے مڑ کر دھیمے لہجے میں جولیا کے کان میں کہا اور جولیا اس بار بے اختیار مسکرا دی۔

"انتہائی ہوشیار رہنا ــــ یہ محسوسہ بیگم مجھے کچھ زیادہ ہی تیز لگ رہی ہے" ــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے ریوالور کو کھڑکی کے

کھلے ہوئے پٹ کے ساتھ رکھا اور دوسرے لمحے کمرہ گولی چلنے کے زوردار دھماکے سے گونج اٹھا۔ اور گولی چلتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے لپکا اور اس نے پوری قوت سے لات مار کر بند دروازہ کھولا اور ریوالور اٹھائے اندر داخل ہو گیا۔

"تو کیا محسوس ہونے لگا ہے مادام لوسیا! ــــ میں بھی تو سنوں"۔ عمران نے ریوالور کا رخ ان دونوں کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اور کمرے میں موجود دونوں کی آنکھیں حیرت سے اس قدر پھیل گئیں کہ عمران کو خطرہ محسوس ہونے لگا کہ اگر یہی صورت حال رہی تو پھر چہرے پر آنکھیں ہی آنکھیں رہ جائیں گی۔

"تم کون ہو" ——— مادام لوسیا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ ریز گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور کونے میں جا گری تھی۔ اور اس کے ساتھ کھڑے چیف باس کے چہرے پر ابھی تک حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"اوہ! ——— اچھا اچھا ——— تعارف بھی ضروری ہے ——— دراصل ہم دیسی ٹائپ کے لوگ ہیں اس لئے بغیر تعارف کے ہی بات چیت شروع کر دیتے ہیں ——— ویسے تعارف کی میرے خیال میں ضرورت بھی نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تمہارا نام مادام لوسیا ہے ——— اور یہ چیف باس ہے ——— اور اب تم پوچھو گی کہ کس کا چیف باس ——— تو میں بڑے اطمینان سے صحیح جواب دے کر انعام حاصل کرنے کا حقدار بن جاؤں گا۔ بس میرا جواب ہوگا ——— سلور ہینڈز ——— اور تم چیخ کر انعام کا اعلان کر دو گی" ——— عمران کی زبان بڑی روانی سے چل پڑی تھی۔

"تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر" ——— مادام لوسیا نے!

ہونٹ دباتے ہوئے کرخت لہجے میں جواب دیا۔

"بس یہی ایک مرض ہے مجھ میں ——— اسی لئے تو مس جولیانا فٹز واٹر بھی مجھ سے ناراض رہتی ہیں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم آخر کیا بکواس کر رہے ہو ——— اور تم کون ہو" ——— چیف باس نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تم اچھے چیف باس ہو کہ اپنی ہی تنظیم کو بکواس کہہ رہے ہو ——— ویسے تم نے یہاں آ کر میرا اچھا خاصا خرچہ بچا دیا ہے ——— ورنہ پہلے میرا خیال تھا کہ میں مادام لوسیا کے ساتھ ہنی مون منانے کے لئے جب ناران جاؤں گا تو تم سے ملاقات ہو جائے گی" ——— عمران نے جواب دیا۔ اس کے لبوں پر بڑی شرارت بھری مسکراہٹ دوڑ رہی تھی۔

"عمران! ——— وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے" ——— جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔ اُسے شاید عمران کا ہنی مون والا فقرہ پسند نہ آیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ مادام لوسیا یکلخت اس طرح اچھلی کہ جیسے بجلی چمکتی ہے اور عمران اور جولیا دونوں ہی ضرب کھا کر بے اختیار کئی قدم پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئے۔

اسی لمحے چیف باس نے یکلخت دروازے کی طرف چھلانگ لگائی لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا پشت کے بل واپس فرش پر جا گرا۔

"تم کہاں جا رہے ہو مسٹر چیف باس! ——— پہلے فیصلہ تو ہونے دو کہ مجھے کس کے ساتھ ہنی مون منانا ہے" ——— عمران نے

[illegible]

ادھر مادام لوسیا نے ان پر چھلانگ لگا کر قلا بازی کھائی اور ایک بار پھر وہ اچھل کر ان پر ضرب لگانے کے لئے بڑھی۔

"جولیا" ——— عمران نے چیخ کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور جولیا جس کے ہاتھ سے ریوالور پہلی ہی ضرب کی وجہ سے نکل کر دور جا گرا تھا عمران کی آواز سنتے ہی یکلخت اچھل کر ایک طرف ہٹی اور اچھل کر اپنے اوپر آتی ہوئی مادام لوسیا کو اس نے کسی لٹو کی طرح گھوم کر لات جما دی اور مادام لوسیا چیختی ہوئی پلٹ کر پیچھے گری ہی تھی کہ اس بار جولیا نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ چکی تھی کہ اسے اس مادام کو سنبھالنا ہے۔

چیف باس نیچے گرتے ہی کسی گیند کی طرح اچھلا اور اس نے یکلخت گھوم کر عمران کے پہلو پر ضرب لگانی چاہی۔ لیکن عمران اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے گھوما اور اس بار چیف باس کے حلق سے ذبح ہوتی ہوئی بکری جیسی غرغراہٹ نکلی اور وہ فرش پر گر کر اس طرح ہاتھ پیر پٹخنے لگا جیسے اس کے جسم سے کوئی جبراً روح کو باہر کھینچ رہا ہو۔

"آرام سے پڑے رہو مسٹر چیف باس! ——— میں ذرا اطمینان سے محسوسات کی جنگ دیکھنا چاہتا ہوں" ——— عمران نے کہا۔ اور چیف باس واقعی چند لمحے پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران کی گھومتی ہوئی لات کی زوردار ضرب نے چیف باس کی ریڑھ کی ہڈی کے بیک وقت کئی مہرے توڑ دیتے تھے۔

ادھر جولیا اور مادام لوسیا کے درمیان واقعی زوردار لڑائی جاری تھی مادام لوسیا کے لڑنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کسی صورت میں بھی جولیا سے

کم نہیں ہے۔ اور پھر واقعی اس نے جولیا کو بڑے ماہرانہ انداز میں گنگ فو کے خوفناک داؤ بلیک کوبرے میں پھنسا لیا تھا۔ جولیا کا سر زمین پر ٹکا ہوا مادام کے دونوں پیروں میں جکڑا ہوا تھا اور اس کی دونوں ٹانگیں مادام لوسیا نے پکڑ کر انہیں مخالف سمتوں میں دبا رکھا تھا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ وہ آگے بڑھ کر جولیا کو اس خوفناک داؤ سے نجات دلا دے۔ لیکن پھر وہ رک گیا۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کر دیتا تو پھر جولیا باقی تمام عمر احساس کمتری کا شکار ہو جاتی۔ اور اسی لمحے جولیا نے یکلخت زمین پر ٹکی ہوئی اپنی دونوں کہنیاں تیزی سے گھمائیں اور زوردار ضرب مادام لوسیا کی پنڈلیوں پر ماری اور مادام لوسیا بے اختیار چیختی ہوئی نیچے جا گری۔ یہ بلیک کوبرا سے بچنے کا سب سے مشکل ترین دفاع تھا۔ لیکن جولیا نے واقعی اسے بڑے ماہرانہ انداز میں استعمال کیا تھا۔

"ویل ڈن جولیا! ——— لیکن میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں صبر سے سچے محسوسات کا انتظار کرتا رہوں" ——— عمران نے کہا اور عمران کے اس فقرے نے واقعی جولیا کے جسم میں جیسے پارہ سا بھر دیا۔

مادام لوسیا نے گرتے ہی کروٹ بدل کر جولیا کو اپنے جسم کے نیچے دبانا چاہا لیکن جولیا نے اپنے جسم کو زور سے پیچھے کی طرف جھٹکا دیا اور اس کے دونوں پیر پوری قوت سے مادام لوسیا کی ٹھوڑی پر پڑے اور مادام لوسیا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور اس کی گرفت خود بخود جولیا کی ٹانگوں پر ختم ہو گئی اور جولیا نہ صرف اچھل کر کھڑی ہو گئی

میں کامیاب ہوگئی بلکہ اس نے کسی لٹو کی طرح گھوم کر پوری قوت سے سینڈل کی ٹو مادام لوسیا کے جبڑے پر ماری اور پھر یکلخت جھک کر اس نے لوسیا کے ضرب کھا کر مڑتے ہوئے جسم کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور اُسے یکلخت ذرا سا اوپر اٹھا کر چکر دے کر نیچے پھینکا کہ مادام لوسیا پوری طرح مُڑ ہی نہ سکی البتہ اس کا چہرہ جولیا کے سامنے آگیا اور پھر جولیا نے اچھل کر دونوں پیر جوڑ کر پوری قوت سے اس کے چہرے پر جما دیئے۔ اور مادام لوسیا کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی۔ جولیا کی نوک دار ایڑیوں اور جوتے کی ضرب نے واقعی مادام لوسیا کے چہرے کا بھرتہ بنا کر رکھ دیا اس کی ناک پچک گئی تھی اور دونوں گالوں میں خوفناک سوراخ بن گئے تھے اور مادام لوسیا ایک لمحے کے لئے پھڑکی اور پھر ساکت ہوگئی۔

"بس بس — تم نے تو اس بیچاری کو بالکل ہی غیر محسوس بنا دیا ہے اس کا چہرہ تک بگاڑ دیا ہے" — عمران نے جولیا کو پکڑ کر ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جولیا اس کے چہرے پر دوسری ضرب لگانے کے لئے اچھلنے ہی والی تھی اور جولیا ہانپتی ہوئی ایک طرف ہٹ گئی۔ اس کا چہرہ خون کی حدت سے سُرخ پڑ گیا تھا۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو لوسیا کے جس داؤ سے بچایا تھا اس کا تاثر ابھی تک اس کے چہرے پر موجود تھا۔ یہ ایسا خوفناک داؤ تھا کہ جولیا ہمیشہ کے لئے موت کی تاریکیوں میں ڈوب سکتی تھی۔

عمران نے واچ ٹرانسمیٹر کا بٹن کھینچا اور پھر جیسے ہی ڈائل پر سُرخ نقطہ چمکا، عمران نے گھڑی کو منہ سے لگا لیا۔

"ہیلو — عمران کالنگ۔ اوور" — عمران نے کہا۔

"یس صفدر اٹنڈنگ۔ اوور" — دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیا۔

"گروہ کے سرغنہ قابو میں آ چکے ہیں — اب میں کوٹھی میں جا رہا ہوں — میرا خیال ہے کہ اندر ایک دو آدمی ہی ہوں گے۔ کیونکہ ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے وہ زیادہ آدمی اندر نہ رکھ سکتے تھے — بہرحال تم ہوشیار رہنا — ہوسکتا ہے میرا خیال غلط ہو۔ اوور" — عمران نے کہا۔

"آپ اکیلے جائیں گے۔ اوور" — دوسری طرف سے صفدر نے چونک کر کہا۔

"فی الحال تو اکیلا ہی ہوں اس لئے اکیلا ہی جانا پڑے گا — اوور اینڈ آل" — عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور جولیا بھی مسکرا دی۔

"تم ان کا خیال رکھنا — انہیں زندہ رہنا چاہیئے۔ کیوں ان سے باقی تنظیم کی تفصیلات معلوم کرنی ہیں" — عمران نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑی ہوئی ریزگن اٹھاتے ہوئے جولیا سے کہا اور جولیا کے سر ہلانے پر وہ دوڑتا ہوا کمرے سے نکلا اور پھر راہداری کراس کر کے وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے برآمدے میں آگیا۔ ملحقہ کوٹھی کے ساتھ مشترکہ دیوار کچھ زیادہ اونچی نہ تھی اس لئے وہ برآمدے سے ہوتا ہوا مشترکہ دیوار تک پہنچا اور پھر اس نے گن کاندھے سے لٹکائی اور اچھل کر دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے۔ دوسرے لمحے اس کا جسم قوس کی صورت میں اچھل کر دیوار پر جا کر ٹک گیا۔ کوٹھی خالی نظر آ رہی تھی۔ عمران ایک لمحہ دیکھتا رہا۔

اور پھر وہ اٹھا اور بجائے اندر کودنے کے وہ دیوار پر تیزی سے دوڑتا ہوا پچھلی طرف کو بڑھ گیا۔ اُسے یقین تھا کہ کوٹھی کے اندر لازماً کوئی موجود ہوگا۔ اور اگر وہ سامنے کے رُخ نیچے کودا تو ہوسکتا ہے کہ وہ نشانہ بن جائے اور کھلی جگہ پر وہ آسانی سے نشانہ بن سکتا تھا۔ اس لئے بجائے نیچے کودنے کے وہ پچھلی طرف گیا۔ اور پھر عمارت شروع ہونے کے تھوڑے ہی فاصلے پر وہ جان بوجھ کر سائیڈ گلی میں زور سے کود گیا۔ اس کے اس طرح کودنے سے اچھا خاصا دھماکہ ہوا اور عمران چاہتا بھی یہی تھا۔ چنانچہ کودنے کے بعد وہ کندھے سے گن اتار کر تیزی سے عمارت کی دیوار کے ساتھ چپک گیا۔ چونکہ یہ سائیڈ گلی سامنے اور پچھلے لان دونوں طرف کھلتی تھی۔ اس لئے وہ فیصلہ نہ کر پا رہا تھا کہ اُسے پچھلے لان سے چیک کیا جائے گا یا سامنے سے۔ اس لئے وہ دیوار سے چپکا ہوا دونوں طرف بڑے چوکنے انداز سے دیکھ رہا تھا۔

اسی لمحے اس کے حساس کانوں میں عمارت کے سامنے کے رُخ کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ وہ جلدی سے آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر عمارت کے کونے پر جا کر رُک گیا۔ چند لمحوں بعد ایک آدمی کے سامنے کے رُخ سے سائیڈ پر آنے کی آہٹ سنائی دی۔ پھر ایک غیر ملکی نے سر باہر نکال کر سائیڈ گلی میں جھانکا ہی تھا کہ عمران نے ریز گن کا ٹریگر دبا دیا۔ ریز گن سے سُرخ رنگ کی شعاع نکلی اور جھانکتے ہوئے غیر ملکی کے چہرے پر پڑی دوسرے لمحے ایک چیخ کے ساتھ ہی اس غیر ملکی کے گرنے کا دھماکہ سنائی دیا اور عمران اچھل کر آگے آیا۔ وہ غیر ملکی بجلی کی سی تیزی سے اُٹھ ہی رہا تھا کہ عمران نے دوبارہ

ٹریگر دبا دیا۔ اور اس بار گن سے نکلنے والی شعاع اس کے جسم سے ٹکرائی اور وہ دوبارہ زمین پر گر کر ساکت ہو گیا۔

عمران چند لمحے خاموش کھڑا رہا۔ پھر آگے بڑھا اور آہستہ آہستہ سائیڈ سے ہو کر سامنے والے برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن برآمدہ خالی پڑا تھا۔ عمران برآمدے میں داخل ہوا۔ وہ بے حد چوکنا اور محتاط تھا۔ لیکن پھر اُسے معلوم ہو گیا کہ کوٹھی خالی پڑی تھی تو وہ تقریباً پوری کوٹھی گھوم گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اچانک کوئی چھپا ہوا آدمی نکل آئے۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ آسانی سے ہٹ ہوسکتا تھا۔ لیکن جب پوری کوٹھی چھان مارنے کے بعد اُسے یقین ہو گیا تھا کہ کوٹھی میں سوائے اس آدمی کے جو گن کا شکار ہو کر سامنے کے رُخ مفلوج ہوا پڑا تھا اور کوئی آدمی نہیں ہے تو وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھولی اور پھر باہر نکل کر اس نے صفدر اور اپنے ساتھیوں کو ہاتھ اٹھا کر لائن کلیئر ہونے کا مخصوص اشارہ کیا اور اسی لمحے سامنے موجود ایک بڑے درخت کی اوٹ سے صفدر نکل کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"میں پھاٹک کھول رہا ہوں ــــ تم ان چاروں آدمیوں کو کار میں ڈال کر یہاں لے آؤ ــــ اور صدیقی اور کیپٹن شکیل کو بھیج کر ملحقہ کوٹھی سے مادام لوسیا اور اس کے چیف باس کو بھی اٹھا کر یہاں لے آؤ" ــــ عمران نے صفدر کو ہدایات دیں اور پھر صفدر کے واپس مڑ جانے پر وہ واپس اندر آیا اور اس نے پھاٹک کا بڑا پھاٹک کھول دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس کوٹھی میں چلا گیا۔ اسے اب اس جیولری کی تلاش تھی

جو مادام لوسیا گھاٹ سے واپس لے آئی تھی۔ اور پھر جب تک اس کے ساتھی اکٹھے ہوتے، اس نے ایک الماری کی خفیہ دراز سے وہ جیولری برآمد کر لی۔

"اب ان کا کیا کرنا ہے" ——— صفدر نے لوسیا۔ چیف باس اور مفلوج ہوئے آدمی کے متعلق پوچھا۔

"بس کھیل ختم اور پیسہ ——— اوہ سوری! ——— یہ جیولری ہضم ——— انہیں دانش منزل پہنچا دو ——— اور اپنے باس کو رپورٹ دے کر تم فارغ" ——— عمران نے کہا۔

"لیکن تم" ——— جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے کہا تو ہے کہ جیولری ہضم ——— اور میں یہاں سے سیدھا صرافہ بازار جاؤں گا ——— وہاں اس جیولری کو مکمل طور پر ہضم کرنے کا بندوبست کروں گا ——— سلیمان نے مجھے آج ہی ایک لمبی، چوڑی فہرست دی ہے قرضوں کی کہ اتنا قرضہ چڑھ گیا ہے ——— چلا کم از کم کچھ تو قرضہ اترنے کی سبیل پیدا ہو گئی" ——— عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ——— جیولری کا لفافہ انہیں دکھاتے ہوئے کہا۔

"یہ سرکاری مال ہے ——— ادھر دو" ——— جولیا نے یکلخت اس کے ہاتھ سے لفافہ چھینتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے وہ قرضہ ——— وہ سلیمان تو ———" عمران نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سڑک پر بھیک مانگ لینا ——— سمجھے" ——— جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن پھر تم نے محسوس کر لیا تو" ——— عمران نے مسکرا کر کہا۔

"میری بلا سے ——— میں کیوں محسوس کروں گی ——— تم جو چاہے کرتے پھرو ——— ہونہہ! ——— میں محسوس کرونگی" ——— جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور جیولری کا لفافہ اٹھاتے کار کی طرف اس طرح بڑھ گئی جیسے اس سارے کھیل کی ہیروئن وہی ہو۔

"یار! ——— تم ہی کچھ سفارش کر دو ——— وہ سلیمان کا قرضہ ———" عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"سلیمان سے ہی قرضہ لینا شروع کر دیں ——— وہ یقیناً آپ سے زیادہ امیر ہو گا" ——— صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— واقعی اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا ——— میں نے ایک روز اس کی بنک اکاؤنٹ سلپ دیکھی تھی۔ ایک پرانی کیتلی میں چھپی پڑی تھی ——— دس لاکھ روپے جمع تھے ——— کمال ہے ——— میرا باورچی ہو کر مجھے قرضہ نہ دے ——— اس کی جرأت ہے" ——— عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور صفدر اور باقی ساتھی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

ختم شد

ایڈونچر کہانی

مکمل ناول

ایڈونچر مشن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

☼ تبت کے انتہائی دشوار گزار پہاڑی جنگلوں میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک ایسا مشن جہاں ہر طرف یقینی اور خوفناک موت کے جبڑے کھلے ہوئے تھے۔

مارسیلا جنگل کوئین ایک نیا حیرت انگیز اور انتہائی دلچسپ کردار۔

☼ عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان بدھ بھکشوؤں کے روپ میں جب تبت کے جنگلوں میں داخل ہوئے تو۔۔ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز چوئشنز۔

☼ جولیا کو خوفناک جنگل میں جبراً اغوا کر لیا گیا اور سیکرٹ سروس کے ارکان سر پٹخنے کے باوجود جولیا کو تلاش نہ کر سکے۔ جولیا کا کیا حشر ہوا ——؟

☼ عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان اور خوفناک یوگیوں اور بدھ بھکشوؤں کے درمیان ہونے والی ایک ایسی جنگ جس کا ہر راستہ موت پر ختم ہوتا تھا۔

جوزف جنگلوں کا بادشاہ ایک نئے اور انوکھے روپ میں۔

☼ ایک ایسا مشن جس کے مکمل ہوتے ہی عمران نے سیکرٹ سروس سے بغاوت کر دی اور پھر خوفناک جنگلوں میں عمران اور جولیا دشمنوں کی طرح ایک دوسرے کے مقابلے پر ڈٹ گئے۔ وہ مشن کیا تھا ——؟

دلچسپ، حیرت انگیز، تیز رفتار ایکشن اور سنسنی خیز سسپنس

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور تیز رفتار کہانی

جوانا اِن ایکشن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ماسٹر کلرز کا جوانا عمران کا ساتھی۔ ایک ایسے مجرم کی بو سونگھتا ہے جو اس کی مائن کا مجرم ہے۔

جوڈش جوانا کا ہم پلہ اور شیطان کی طرح مشہور بین الاقوامی پیشہ ور قاتل جو آج تک اپنے کسی مشن میں ناکام نہ ہوا تھا۔

وائٹ پینتھرز ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو پاکیشیا سمیت تمام اسلامی ممالک کے دفاع کو تہس نہس کرنے کا مشن لے کر میدان میں اتری اور جس نے پاکیشیا کے معروف سائنسدان سرداور کے قتل کے لئے جوڈش کو تعینات کر دیا۔

✠ بغداد میں ہونے والی ایک ایسی خفیہ میٹنگ جس میں پاکیشیا کی طرف سے سرداور نے شریک ہونا تھا اور ان کے فارمولے پر پاکیشیا سمیت پوری اسلامی دنیا کے دفاع کا انحصار تھا۔

✠ سرداور کی حفاظت کے لئے پاکیشیا کی طرف سے جوانا کو سرکاری طور پر تعینات کر دیا گیا۔ جوانا جب اپنے مخصوص ایکشن میں آیا تو جوڈش اور وائٹ پینتھرز دونوں کو کہیں بھی جائے پناہ نہ مل سکی۔

روح کو منجمد کر دینے والے سسپنس سے بھرپور یادگار کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان